BNPS401DET

ہندوستان میں قانون سازی کا عمل

(Legislative Procedure in India)

بی۔اے۔(آنرس)

چار سالہ پروگرام

چوتھا سمسٹر (سیاسیات)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

Copyright © 2026, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : **978-81-689177-0-5**
Course : Legislative Procedure in India
First Edition : July 2026
Copies : 1200
Price : ₹80/- only (Included in the admission fee of distance mode students)

Course Coordinator

Dr. Ishtiyaq Ahmad, Asso. Prof. (Political Science), CDOE, MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Mohd Umar
Former Head, Dept. of Pol. Sci., DBAMU, Chhatrapati Sambhajinagar, Maharashtra

Prof. Mehtab Manzar
Professor (Retd.), Dept. of Political Science, Jamia Millia Islamia, New Delhi

Dr. Ishtiyaq Ahmad (Course Coordinator)
Asso. Prof., Public Administration, CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Mohammed Ghouse
Head, Dept. of Pol.Sc., Govt. Degree College for Women, Hussainialam, Hyderabad, TG

Dr. Md. Shahid Alam
Asst. Prof. (Contratctual), Pol. Sci., CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana

Prof. Mirza Asmer Beg
Former Chairperson, Dept. of Pol. Sci., AMU, Aligarh, Uttar Pradesh

Prof. A. Nageswara Rao
Professor and Head, Dept. of Political Science, MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Dastagirbasha Chabnur
Assistant Professor, Political Science, CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Naved Ashrafi
Assistant Professor (Contractual), CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana

Dr. Mohd Akmal Khan (Language Editor)
Assistant Professor (Contractual), CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana

Production

Prof. Nikhath Jahan, Professor (Urdu), CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla, Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan, Asst. Prof. (Contractual), CDOE MANUU

Mohd Abdul Naseer, Section Officer, CDOE MANUU

Shaik Ismail, UDC, CDOE, MANUU

Syed Faheemuddin, LDC, Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
Director: dir.dde@manuu.edu.in *Publication:* ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in
CRC prepared by **Dr. Md. Shahid Alam**, CDOE, MANUU, Hyderabad, Telangana
Printed at: **Print Time & Business Enterprises**, Hyderabad, Telangana

فہرست

پیغام		وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی	5
پیغام		ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم	6
کورس کا تعارف		کورس کوآرڈی نیٹر (سیاسیات)	7
اکائی	**اکائی کا نام**	**مصنف**	**صفحہ**
1۔	یونین پارلیمنٹ: اختیارات اور فرائض	ڈاکٹر رضوان اللہ خان	9
2۔	ریاستی اسمبلی: اختیارات اور فرائض	ڈاکٹر محمد شاہد عالم	23
3۔	مرکز-ریاست قانونی تعلقات	ڈاکٹر محمد اکبر لقادری	38
4۔	ایوان میں بلوں کی اقسام	ڈاکٹر نعمان حیدر	52
5۔	ایوان میں حرکات اور سوالیہ وقفہ	ڈاکٹر نعمان حیدر	66
6۔	پارلیمانی کمیٹیاں	ڈاکٹر محمد شاہد عالم	83
	نمونہ امتحانی پرچہ		98

مصنفین کی تفصیلات (Writers' Details)

ڈاکٹر محمد شاہد عالم، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول)، مرکز برائے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم، مانو، حیدر آباد، تلنگانہ

ڈاکٹر اکبر القادری، الحسن ٹیچرس ٹریننگ کالیج، سمستی پور، بہار

ڈاکٹر رضوان اللہ خان، رفیق ذکریا کالیج، فارویمن، اورنگ آباد مہاراشٹرا

ڈاکٹر نعمان حیدر، اسسٹنٹ پروفیسر، اراریہ کالیج اراریہ، بہار

پروف ریڈرز:

اول	:	ڈاکٹر محمد شاہد عالم
دوم	:	ڈاکٹر محمد نہال افروز
فائنل	:	ڈاکٹر اشتیاق احمد

ٹائٹل پیج : ابراہیم اکرم صدیقی

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ A+ حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثرانداز ہوگا۔

فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
وائس چانسلر، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی اوای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدر آباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی اوای، مانو

کورس کا تعارف

عزیز طلبا،

'ہندوستان میں قانون سازی کا عمل' سیاسیات کا ایک بنیادی مضمون ہے۔ یہ کتاب خاص طور پر ہندوستانی سیاست کے فلسفیانہ، نظریاتی اور فعال پہلوؤں کے علاوہ ہندوستانی پارلیمنٹ اور ریاست اسمبلی کے کام کرنے کہ طریقے کیا ہیں؟ طلبہ کی سمجھ کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے اور سیاسی عمل اور سیاسی نظام کے اصل کام پر تفصیل سے توجہ مرکوز کرتی ہے۔

یہ کتاب قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق بی اے چار سالہ پروگرام کے چوتھے سمسٹر کا ایک بنیادی پرچہ ہے جو 6 اکائیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تیاری میں UGC-DEB کے تمام احکامات اور رہنمایاں اصولوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ پیش کردہ کتاب میں یونین پارلیمنٹ: اختیارات اور فرائض، ریاستی اسمبلی: اختیارات اور فرائض، مرکز-ریاست قانونی تعلقات، ایوان میں بلوں کی اقسام، ایوان میں حرکات اور سوالیہ وقفہ، پارلیمانی کمیٹیاں وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں ہر اکائی کو چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر اکائی کے تحت خود اکتسابی نتائج، تجویز کردہ کتابیں، اپنی معلومات کی جانچ کے لیے سوالات بھی دئے گئے ہیں تاکہ طلبہ وطالبات کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ اپنی معلومات کو ہر اکائی کے متعلق جانچ سکے۔ اس کتاب کے آخری صفحے پر نمونہ امتحانی پرچہ بھی دیا گیا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر سماجی علوم خاص طور سے سیاسیات کا مطالعہ کرنے والے طلباء وطالبات کی رہنمائی کرے گی اور ان کے لیے مفید ثابت ہو گی اور ان کی لیاقت وصلاحیت میں اضافہ کرے گی۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد
کورس کوآرڈی نیٹر



مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी

MAULANA AZAD NATIONAL
URDU UNIVERSITY

(Accredited Grade "A+" by NAAC)

اکائی 1۔یونین پارلیمنٹ: اختیارات اور فرائض

(Union Parliament: Powers and Functions)

اکائی کی اجزاء

1.0 تمہید

1.1 مقاصد

1.2 بھارت کی پارلیمنٹ

1.3 لوک سبھا

1.4 راجیہ سبھا

1.5 پارلیمنٹ کے اختیارات اور فرائض

1.6 پارلیمنٹ کی مختلف کمیٹیاں

1.7 مسودہ قانون یا بل کی قسمیں

1.8 قانون سازی کا طریقہ

1.9 اکتسابی نتائج

1.10 کلیدی الفاظ

1.11 نمونہ امتحانی سوالات

1.11.1 معروضی سوالات کے حامل جوابات

1.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

1.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

1.0 تمہید (Introduction)

یونین پارلیمنٹ بھارت کا اعلیٰ ترین قانون ساز ادارہ ہے جو ملک کے وفاقی ڈھانچے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ پارلیمنٹ تین حصوں پر مشتمل ہوتی ہے: صدرِ جمہوریہ، راجیہ سبھا (ایوانِ بالا)، اور لوک سبھا (ایوانِ زیریں)۔ آئینِ ہند کے مطابق، یونین پارلیمنٹ کو وسیع تر اختیارات حاصل ہیں جو قانون سازی، مالیاتی امور، اور نگرانی جیسے اہم قومی معاملات پر محیط ہوتے ہیں۔

پارلیمنٹ کا بنیادی فریضہ قانون سازی ہے۔ یہ ادارہ قومی اہمیت کے حامل تمام معاملات، جیسے دفاع، خارجہ پالیسی، کرنسی، بین الاقوامی تجارت، اور مواصلاتی نظام وغیرہ پر قانون سازی کا اختیار رکھتا ہے۔ یونین فہرست میں شامل موضوعات پر صرف یونین پارلیمنٹ ہی قوانین بنا سکتی ہے، جبکہ بسا اوقات ریاستی فہرست میں شامل معاملات پر بھی ایمرجنسی یا خصوصی حالات میں مرکزی پارلیمنٹ قانون سازی کر سکتی ہے۔

مالیاتی اختیارات کے تحت پارلیمنٹ کو بجٹ منظور کرنے، ٹیکس عائد کرنے، اور سرکاری اخراجات کی منظوری دینے کا اختیار حاصل ہے۔ تمام مالیاتی بل سب سے پہلے لوک سبھا میں پیش کیے جاتے ہیں اور راجیہ سبھا کو ان پر محدود اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، پارلیمنٹ کو صدر، نائب صدر، اور ججوں کے مواخذے جیسے اہم آئینی عمل کا بھی اختیار حاصل ہے۔

پارلیمنٹ کا ایک اہم کردار حکومت پر نگرانی رکھنا بھی ہے۔ سوالات، تحریکِ التواء، تحریکِ اعتماد یا عدم اعتماد جیسے طریقوں کے ذریعے ارکانِ پارلیمنٹ حکومت کی کارکردگی پر نظر رکھتے ہیں۔ یہ نگرانی جمہوریت کی روح ہے، جو حکومت کو جواب دہ بناتی ہے۔ یوں، یونین پارلیمنٹ نہ صرف قانون سازی کا مرکز ہے بلکہ جمہوری نظام کے توازن و نگہبانی کی ضامن بھی ہے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد طلباء اس لائق ہو جائیں گے کہ،

- بھارت کی پارلیمنٹ کی معلومات حاصل کریں گے۔
- لوک سبھا اور راجیہ سبھا کو سمجھیں گے۔
- پارلیمنٹ کے اختیارات اور فرائض سے رُوبرو ہوں گے۔
- مختلف کمیٹیاں یا بل کی قسمیں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔
- مختلف مسودہ کو بھی جان پائیں گے۔

1.2 بھارت کی پارلیمنٹ (Parliament of India)

بھارت کی پارلیمنٹ دوایوانی ہے اس کا ایوان زیریں لوک سبھا اور ایوان بالا راجیہ سبھا ہے دونوں ایوانوں سے مسودہ قانون یا بل پاس ہونے کے بعد صدر جمہوریہ کے دستخط سے قانون کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اسلئے پارلیمنٹ لوک سبھا، راجیہ سبھا اور صدر جمہوریہ پر مشتمل ہے جو مرکزی فہرست کے موضوعات پر قانون بناتی ہے۔ بہ وقت ضرورت جب کسی ریاست میں صدر راج ہو۔ وہ ریاستی فہرست کے موضوعات پر بھی

قانون بناسکتی ہے۔ وہ مشترکہ فہرست کے موضوعات پر ریاستوں کے ساتھ مل کر قانون سازی کرتی ہے۔ نئے قانون بناتی ہے پرانے قوانین میں ترمیم کرتی ہے اور جو قانون وقت اور حالات کے مطابق نہ ہوں اُنھیں منسوخ کرتی ہے۔

1.3 لوک سبھا (Lower House)

پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہے اِس کے ایوان زیریں کا نام لوک سبھا ہے۔ یہ پارلیمنٹ کا طاقتور ایوان ہے جس میں ممبران عوام کی جانب سے براہِ راست منتخب کیئے جاتے ہیں اور یہ ایوان عوام کی نمائندگی کرتا ہے۔ لوک سبھا کے ممبران کا انتخاب بالغ رائے دہی کی بنیاد پر خفیہ طریقہ سے ہوتا ہے۔ جس میں بھارت کا وہ شہری جس کی عمر 18 سال یا اُس سے زیادہ ہو ووٹ دیتا ہے۔

(a) لوک سبھا کی تشکیل (Composition)

لوک سبھا پارلیمنٹ کا ایوان زیریں ہے جس میں عوام کی جانب سے براہِ راست ممبران منتخب کیئے جاتے ہیں۔ لوک سبھا کے ممبران کی تعداد 552 ہیں جو مندرجہ ذیل طریقے سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

- 530 ممبران 28 ریاستوں کے حلقۂ انتخاب سے منتخب کیئے جاتے ہیں۔
- 20 ممبران مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے منتخب ہوتے ہیں۔
- 2 ممبران اینگلوانڈین فرقے سے صدر جمہوریہ ہند نامزد کرتا ہے۔
- درج فہرست ذاتوں، قبائلیوں کے لئے لوک سبھا میں محفوظ نشستیں ہیں۔

(b) لوک سبھا کی ممبر کے لئے شرائط (Qualifications)

- بھارت کا شہری ہونا۔
- اسکی عمر 25 سال سے کم نہ ہو۔
- پارلیمنٹ نے لوک سبھا کی ممبری کے لئے جو شرائط منظور کی ہیں اُن پر پورا اُترتا ہو / قابلیت
- امیدوار کا نام ملک کے کسی بھی حلقہ انتخاب کی فہرست میں ہونا ضروری ہے۔

(c) وہ شرائط جن کی بنیاد پر لوک سبھا کا اُمیدوار نااہل قرار پاتا ہے (Disqualifications)

- اگر وہ پاگل ہو یا
- مرکزی یا ریاستی حکومت کا ملازم ہو یا
- حکومت کا ٹھیکیدار ہو یا
- بھارت کی شہریت چھوڑ چکا ہو۔

(d) وہ اسباب جن کی بناء پر کوئی شخص نااہل قرار دیا جاسکتا ہے

- کسی عدالت نے خیانت یا رشوت خوری میں مجرم قرار دیا ہو۔
- بھارت کی کسی عدالت نے دو سال سے زیادہ مدت کی قید کی سزا دی ہو۔
- رشوت خوری یا حکومت کی نافرمانی کے جرم میں سرکاری ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہو۔
- اشیاء کی ذخیرہ اندوزی یا نفع خوری میں چھ ماہ کی قید بھگت چکا ہو۔
- الیکشن کا حساب مُعینہ مدّت کے اندر الیکشن کمیشن کو پیش نہ کیا ہو۔

(e) لوک سبھا کی میعاد یا مدّت (Duration or Tenure)

عام طور پر لوک سبھا کی میعاد پانچ سال ہوتی ہے۔ جسکی شروعات اسکی پہلی میٹنگ سے ہوتی ہے۔ صدرِ جمہوریہ لوک سبھا کو پانچ سال سے قبل بھی تحلیل کر سکتا ہے۔ یا ملک میں ناگہانی حالات پیدا ہو جائے تو اس کی میعاد ایک وقت میں ایک سال کے لئے بڑھائی جاسکتی ہے۔ ناگہانی حالات ختم ہونے کی صورت میں یہ میعاد صرف چھ مہینے ہو گی۔

(f) لوک سبھا کے اِجلاس (Sessions of Lok Sabha)

دستور کے مطابق لوک سبھا کے سال میں کم سے کم دو اِجلاس ہونا ضروری ہے دونوں اِجلاسوں کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ کا وقفہ نہیں ہونا چاہئے۔ اِجلاس طلب کرنا صدرِ جمہوریہ ہند کا کام ہے۔ وہ کسی بھی وقت لوک سبھا کا اِجلاس بُلا سکتا ہے۔ اِجلاس کی صدارت لوک سبھا کا اِسپیکر کرتا ہے۔ اِجلاس کی کاروائی جاری رکھنے کے لئے کورم کا ہونا ضروری ہے۔ 10 فی صد ممبران کی حاضری کو کورم یا ممبران کی مقررہ تعداد کی موجودگی کو کہتے ہے۔ کورم پورا ہو تب ہی لوک سبھا کے اِجلاس کی کاروائی شروع رہتی ہے نہیں تو اِجلاس ملتوی کر دیا جاتا ہے۔

(g) لوک سبھا کا اسپیکر (Speaker of Lok Sabha)

لوک سبھا کے ممبران اپنے میں سے کسی ایک کو الیکشن کے ذریعہ اِسپیکر بناتے ہیں۔ اِسپیکر کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوک سبھا کا ممبر ہو کسی باہر کے شخص کو اِسپیکر نہیں بنایا جاسکتا۔ اِسپیکر پر جب تک لوک سبھا کے ممبران کا اعتماد رہتا ہے۔ وہ اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ اگر لوک سبھا کے ممبران اسپیکر کے کاموں سے مطمئن نہ ہو تو اُس کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد منظور کر کے اُسے برطرف کر سکتے ہیں۔ یا وہ خود اپنی مرضی سے اِستعفیٰ دے سکتا ہیں۔

(h) لوک سبھا کے اسپیکر کے فرائض (Functions of Lok Sabha Speaker)

دستور کے مطابق لوک سبھا کے اسپیکر کے مندرجہ ذیل فرائض ہیں۔

- لوک سبھا کی صدارت کرنا۔
- ایوان میں نظم وضبط قائم رکھنا۔
- ایوان کے ممبران کو تقریر اور سوالات پوچھنے کی اجازت دینا۔

- بِل مالیاتی ہے یا نہیں اس کے متعلق فیصلہ کرنا۔
- لوک سبھا کی رائے شماری میں برابر برابر ووٹ ہوں تو اپنا فیصلہ کن یا کاسٹنگ ووٹ دینا۔
- دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کی صدارت کرنا۔
- پارلیمنٹ کی مختلف کمیٹیاں بنانا اور اُن کمیٹیوں کے چیرمین اور ممبران کو نامزد کرنا۔
- لوک سبھا کے ممبران کے حقوق کی حفاظت کرنا۔
- ایوان میں نظم وضبط قائم نہ رہے یا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ایوان کی کاروائی کو ملتوی کرنا۔

(i) لوک سبھا کا نائب اسپیکر(Deputy Speaker of Lok Sabha)

لوک سبھا کے اِسپیکر کی غیر موجودگی میں اُس کے فرائض انجام دینے کے لئے نائب اسپیکر ہوتا ہے۔ جس کا انتخاب بھی لوک سبھا کے ممبران اپنے میں سے ہی کرتے ہیں۔ نائب اسپیکر، اسپیکر کی غیر موجودگی لوک سبھا کی صدرارت کرتا ہے نائب اِسپیکر پر جب تک ایوان کا اعتماد رہتا ہے۔ وہ اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ ایوان کے ممبران اُسے عدم اعتماد کے ذریعے برطرف کر سکتے ہیں یا وہ خود استعفیٰ دے سکتا ہے۔ یہ رسم ہے اِسپیکر حکمراں جماعت کا ہو اور نائب اِسپیکر حزبِ مخالفت سے تعلق رکھتا ہو۔

1.4 راجیہ سبھا (Upper House)

راجیہ سبھا پارلیمنٹ کا ایوان بالا ہے جو ریاستوں کی نمائندگی کرتا ہے یہ ایک کمزور ایوان ہے۔

(a) راجیہ سبھا کی تشکیل(Composition of Rajya Sabha)

پارلیمنٹ کا ایوان بالا راجیہ سبھا ہے۔ جس کے ممبران کی تعداد 250 ہے۔ جس میں 238 ممبران مختلف ریاستوں کی ودھان سبھاؤں سے اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ 12 ممبران کو صدرِ جمہوریہ نامزد کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو علمِ وادب، سائنس، سماجی خدمات یا علوم وفنون میں غیر معمولی خدمات انجام دے چکے ہوں۔

(b) راجیہ سبھا کی ممبری کے لئے شرائط(Terms and Conditions of Membership of Rajya Sabha)

دستور کے مطابق راجیہ سبھا کی ممبری کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

- وہ بھارت کا شہری ہو۔
- اُس کی عمر 30 سال سے کم نہ ہو۔
- پارلیمنٹ نے راجیہ سبھا کی جو معیارِ رکنیت طئے کی ہیں اُن پر پُورا اُترتا ہو۔

(c)راجیہ سبھاکاالیکشن(Election of Rajya Sabha)

دستور کے IV جدول کے مطابق ریاستوں کے لئے راجیہ سبھا کی سیٹیں مختص ہیں۔ مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے پارلیمنٹ کے بنائے گئے قانون کے مطابق ممبران کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ریاستوں میں ریاستی مجلس قانون ساز کے ایوان زیریں ودھان سبھا کے ممبران بالراست طریقے سے راجیہ سبھا کے ممبران کا انتخاب کرتے ہیں۔ الیکشن متناسب طریقہ انتخاب کے سنگل ممبر ٹرانسفرایبل ووٹ کے مطابق ہوتا ہے راجیہ سبھا کے امیداوار کے لئے لازم ہے کہ جس ریاست سے وہ الیکشن میں کھڑا ہے وہاں کی ووٹر لسٹ میں اُس کا نام ہو۔ جن اسباب کی بناء پر لوک سبھا کا امیدوار نہ اہل قرار دیا جاتا ہے اُن ہی اسباب کی بناءپر راجیہ سبھا کا امیداوار بھی نااہل قرار دیا جاسکتا ہے

(d)راجیہ سبھا کی میعادیامدّت (Tenure of Rajya Sabha)

دستور کے مطابق راجیہ سبھا ایک مستقل ایوان ہے جو کبھی برخاست نہیں ہوتا ہر دو سال بعد راجیہ سبھا کے کل ممبران میں سے ایک تہائی ممبران ریٹائر ہوتے ہیں اور اُتنی ہی تعداد میں نئے ممبران خالی سیٹوں پر منتخب کئے جاتے ہیں۔ راجیہ سبھا کے ممبر کی میعاد چھ سال ہوتی ہے۔

(e)راجیہ سبھا کے اجلاس (Meeting of Rajya Sabha)

دستور کے مطابق راجیہ سبھا کے سال میں کم سے کم دو اجلاس ہونا ضروری ہے۔ دونوں اجلاسوں کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ کا وقفہ نہیں ہونا چاہئے۔ راجیہ سبھا کا اجلاس صدر جمہوریہ طلب کرتا ہے۔ اور اجلاس کی صدرت راجیہ سبھا کا چیرمین یا نائب صدر ہند کرتا ہے۔ اجلاس کی کاروائی کے لئے کورم کا پورا ہونا ضروری ہے کورم دس فی صد ممبران کی حاضری کو کہا جاتا ہے۔ اِجلاس میں کورم پورا نہ ہو تو اِجلاس کی کاروائی ملتوی کردی جاتی ہے۔

(f)راجیہ سبھا کا چیرمین (Chairman of Rajya Sabha)

بھارت کا نائب صدر راجیہ کا چیرمین ہوتا ہے۔ یہ ایک بربنائے عہدہ ہے کیونکہ راجیہ سبھا کے چیرمین کا انتخاب راجیہ سبھا کے ممبران نہیں کرتے۔ بلکہ جو بھی بھارت کا نائب صدر ہوتا ہے۔ وہ راجیہ سبھا کی صدارت کرتا ہے۔ چونکہ وہ راجیہ سبھا کا ممبر نہیں ہوتا اس لئے وہ ایوان کی رائے شماری میں ووٹ نہیں دے سکتا اور نہ ہی اُسے راجیہ سبھا کے ممبران ہٹا سکتے ہیں اگر اُسے برطرف کرنا ہو تو نائب صدر کو برطرف کرنے کا جو طریقہ ہے اس کے ذریعہ برطرف کیا جاتا ہے۔

(g)راجیہ سبھا کے چیرمین کے فرائض (Functions of Chairman of Rajya Sabha)

دستور کے مطابق راجیہ سبھا کے چیرمین کے حسبِ ذیل فرائض ہیں۔

- راجیہ سبھا کی صدارت کرنا۔
- ایوان میں نظم وضبط قائم رکھنا۔
- ایوان کے ممبران کو تقریر اور سوالات پوچھنے کی اجازت دینا۔
- ایوان کی رائے شماری میں برابر برابر ووٹ ہوں تو اپنا فیصلہ کن یا کاسٹنگ ووٹ دینا۔

- راجیہ سبھا کے ممبران کے حقوق کی حفاظت کرنا۔
- راجیہ سبھا میں نظم وضبط قائم نہ رہے یا کورم پورا نہ ہو تو ایوان کی کاروائی ملتوی کرنا۔

(h) راجیہ سبھا کا نائب چیرمین (Deputy Chairman of Rajya Sabha)

راجیہ سبھا کے چیرمین کی غیر موجودگی میں اُسکے فرائض انجام دینے کے لئے نائب چیرمین ہوتا ہے۔ جس کا تقرر راجیہ سبھا کے ممبران اپنے میں سے ہی کرتے ہیں۔ چونکہ وہ راجیہ سبھا کا ممبر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ راجیہ سبھا کی رائے شماری میں ووٹ دے سکتا ہے۔ غیر دستوری کام کرنے کی صورت میں راجیہ سبھا کے ممبران اُسے نائب چیرمین کے عہدے سے ہٹا سکتے ہیں۔

پارلیمنٹ کے ممبران کے حقوق ومراعات:

- ممبران کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی ہے۔
- اگر کوئی ممبر پارلیمنٹ میں تقریر کرتا ہے یا کوئی تحریری خط پیش کرتا ہے تو اُسکے خلاف عدالت میں قانونی کاروائی نہیں کی جاسکتی۔
- پارلیمنٹ کے اِجلاس کے دوران پارلیمنٹ کے ممبر کو جیل میں قید نہیں رکھا جاسکتا۔
- اگر کوئی ممبر کوئی فوجداری جُرم کرے تو اُسے اُس وقت تک گرفتار نہیں کیا جاسکتا جب تک لوک سبھا کا ممبر ہونے کی صورت میں اسپیکر سے یا راجیہ سبھا کا ممبر ہونے کی صورت میں چیرمین سے اجازت نہ لی جائے۔
- گرفتاری کے بعد پارلیمنٹ کا ممبر جیل سے اِسپیکر یا چیرمین سے خط وکتابت کر سکتا ہے۔

1.5 پارلیمنٹ کے اختیارات وفرائض (Powers and Functions of Parliament)

پارلیمنٹ کے اختیارات وفرائض دستور کے مطابق حسب ذیل ہیں۔

(a) قانون سازی کے اختیارات (Legislative Powers , Law Making)

بھارت کی پارلیمنٹ مرکزی فہرست کے تمام موضوعات پر قانون سازی کرتی ہے۔ اُسے مشترکہ فہرست کے موضوعات پر ریاستوں کے ساتھ مل کر قانون سازی کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر کسی ریاست میں وِدھان سبھا تحلیل کردی گئی ہو تو اُس ریاست کے لئے پارلیمنٹ کی ریاستی فہرست کے موضوعات پر قانون سازی کرتی ہے۔ بھارت کی پارلیمنٹ ملک کے لئے قانون سازی کرتی ہے۔ قانون بنانا اُس کا بُنیادی مقصد ہے۔ وہ وقت اور حالات کے مطابق نئے قوانین بناتی ہے۔ پُرانے قوانین میں ترمیم کرتی ہے۔ ایسے قانون جو وقت اور حالات کے مطابق نہ ہوں اُنھیں منسوخ کرتی ہے۔

(b) انتظامیہ پر کنٹرول کا اختیار (Control Over Executive)

سیاسی انتظامیہ وزیروں کی کونسل ہوتی ہے۔ جس کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے۔ وزیروں کی کونسل کی تشکیل پارلیمنٹ سے ہوتی ہے۔ وزیروں کی کونسل میں زیادہ تر وزیر لوک سبھا سے لیئے جاتے ہیں۔ لوک سبھا کے عام الیکشن کے بعد جس جماعت کو لوک سبھا میں اکثریت حاصل ہوتی ہے۔ اُسے وزیروں کی کونسل بنانے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اور وزیروں کی کونسل کو اپنے تمام کاموں کے لئے لوک سبھا کے سامنے جوابدہ رہنا پڑتا

ہے۔ اگر لوک سبھا کے ممبران وزیروں کی کونسل یا کسی وزیر کے کاموں سے مطمئن نہ ہوں تو اُن کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پاس کر کے انہیں برطرف کر سکتے ہے۔ پارلیمنٹ مندرجہ ذیل طریقے سے حکومت یا انتظامیہ پر کنٹرول رکھتی ہے۔

(i) تحریک عدم اعتماد لوک سبھا میں منظور کر کے مرکزی حکومت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

(ii) تحریک التواء کے ذریعہ لوک سبھا میں عارضی طور پر طے شدہ کاروائی کو روک کر کسی موضوع یا مسئلہ پر بحث کروائی جاسکتی ہے۔

(iii) تحریک متوجہ کے ذریعہ وزیروں سے پارلیمنٹ کے ممبران سوالات پوچھ سکتے ہیں اور وزیروں کو اطمنان بخش جواب دینا ہوتا ہے۔

(iv) سرکاری بل کو لوک سبھا کے ممبران مسترد کر سکتے ہیں۔

(v) مالیاتی بل یا تخمینہ میں جو پیش کش وزیروں کی جانب سے کی جاتی ہیں اُن میں کٹوتی کر کے حکومت کی گرفت کی جاسکتی ہے۔

(c) مالیاتی اختیارات (Financial Powers)

پارلیمنٹ کو ملک میں مالیاتی اختیارات حاصل ہیں۔ ملک کے مالیات کو کنٹرول کرنے کے لئے پارلیمنٹ سالانہ بجٹ منظور کرتی ہے۔ دستور نے لوک سبھا کو تمام مالیاتی اختیارات عطا کئے ہیں۔ مالیاتی بل سب سے پہلے لوک سبھا میں پیش کیا جاتا ہے۔ لوک سبھا کی منظوری کے بغیر خزانہ سے پیسہ نہیں نکالا جاسکتا اور نہ ہی اس کی منظوری کے بغیر کسی قسم کا ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔ وزیر اپنے محکموں کے لئے جو رقمی مطالبات کرتے ہیں۔ اُن پر لوک سبھا کے ممبران ہی بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور اُن کے مطالبات میں کمی و زیادتی کر سکتے ہیں۔

مالیاتی بل لوک سبھا سے منظوری کے بعد راجیہ سبھا کو بھیجا جاتا ہے۔ راجیہ سبھا اس بل کو اپنے پاس چودہ دنوں تک رُوک سکتی ہیں۔ راجیہ سبھا اپنی سفارشات کے ساتھ اُس بل کو لوک سبھا کو لوٹا سکتی ہے۔ راجیہ سبھا کی سفارشات کو منظور کرنا یا مسترد کرنا لوک سبھا کی مرضی پر منحصر ہے۔ اگر راجیہ سبھا مالیاتی بل کو نہ لوٹائے تو اُسے راجیہ سبھا سے منظور سمجھا جاتا ہے۔

(d) عدالتی اختیارات (Judicial Powers)

(i) پارلیمنٹ صدرِ جمہوریہ کو مواخذہ کے ذریعے برطرف کر سکتی ہے۔

(ii) نائب صدر کو عہدے سے ہٹا سکتی ہے۔

(iii) سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں کو ہٹانے کی قرارداد دو تہائی اکثریت سے منظور کر کے صدر سے اس بات کی سفارش کر سکتی ہے۔

(iv) چیف الیکشن کمشنر کو برطرف کر سکتی ہے۔

(v) کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل کو ہٹا سکتی ہے۔

(vi) لوک سبھا کے ممبران وزیر اعظم یا مجلس وزراء کو عدم اعتماد کے ذریعے ہٹا سکتے ہیں۔

(vii) لوک سبھا کے ممبران اسپیکر اور نائب اسپیکر کو برطرف کر سکتے ہیں۔

(viii) راجیہ سبھا کے ممبران، راجیہ سبھا کے نائب چیرمین کو ہٹا سکتے ہیں۔

(e)پارلیمنٹ کے دیگر اختیارات (Miscellaneous Powers of Parliament)

(i)پارلیمنٹ قومی ہنگامی حالات کے دوران لوک سبھا کی میعاد ایک سال بڑھا سکتی ہے۔

(ii)پارلیمنٹ کے ممبران صدرِ جمہوریہ اور نائب صدر جمہوریہ کے الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔

(iii)لوک سبھا کے ممبران اسپیکر اور نائب اسپیکر کا انتخاب کرتے ہیں۔

(iv)راجیہ سبھا کا نائب چیرمین راجیہ سبھا کی جانب سے منتخب ہوتا ہے۔

(v)ملک کی خارجہ پالیسی کے تعلق سے پارلیمنٹ ہی فیصلہ کرتی ہے۔

(vi)آرڈیننس کو پارلیمنٹ منظوری دیتی ہے۔

(vii)ملک کے اہم معاملات، حالات وواقعات پر پارلیمنٹ میں بحث ومباحثہ ہوتا ہے۔

(f)دستور میں ترمیم (Amendment in Constitution)

دستور کی دفعہ 368 کے تحت پارلیمنٹ دستور میں ترمیم کر سکتی ہے۔ دستور میں کچھ اُمور ایسے ہیں جن میں ترمیم کرنے کے لئے پارلیمنٹ کو نصف ریاستوں کی منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے۔

1.6 پارلیمنٹ کی مختلف کمیٹیاں (Different Committee of Parliament)

(a)تخمینہ کمیٹی(Estimate Committee)

تخمینہ کمیٹی میں تیس ممبران ہوتے ہیں جن کا چناؤ تناسبی طریقہ انتخاب کے ذریعے ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ کے سال کے پہلے اجلاس میں اس کی تشکیل ہوتی ہے۔ لوک سبھا کا نائب اسپیکر اس کمیٹی کا چیرمین ہوتا ہے۔

کمیٹی کے فرائض

یہ کمیٹی ہر سال بجٹ کا بہ غور جائزہ لیتی ہے اخراجات میں کمی کرنے کی صلاح ایوان کو دیتی ہے روپیہ کو خاص مقصد کے لئے متعین کرنا کمیٹی کا کام ہیں کمیٹی اپنی رپورٹ لوک سبھا اور حکومت کو پیش کرتی ہے۔ بجٹ پیش ہونے کے بعد بھی اس کمیٹی کا کام ختم نہیں ہوتا یہ کمیٹی سال بھر اپنے فرائض انجام دیتی ہے۔ اور بہ وقت ضرورت مختلف اداروں پر نظر رکھتی ہے۔

(b)پبلک اکاونٹ کمیٹی (Public Account Committee)

پبلک اکاونٹ کمیٹی میں بائیس ممبران ہوتے ہیں جن میں پندرہ لوک سبھا سے اور سات راجیہ سبھا سے لیے جاتے ہیں۔ ممبران کا چناو تناسبی طریقہ انتخاب سے ہوتا ہے۔ وزیر اس کمیٹی کے ممبر نہیں بن سکتے۔ کوئی اعلیٰ سرکاری افسر اس کمیٹی کا صدر ہوتا ہے جس کا تقرر لوک سبھا کا اسپیکر کرتا ہے۔

پبلک اکاونٹ کمیٹی کے فرائض (Functions of Public Account Committee)

(i) کمیٹی حکومت کے حسابات کا معائنہ کرتی ہے اور حکومت ہند کے سالانہ مالی حسابات کی جانچ کرتی ہے۔

(ii) کمیٹی حکومت کے اخراجات پر کڑی نظر رکھتی ہے اور یہ دیکھتی ہے حکومت غیر قانونی اخراجات تو نہیں کر رہی ہے۔

(iii) اس کمیٹی کو کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل رپورٹ پیش کرتا ہے اور کمیٹی اُس رپورٹ کی جانچ کرتی ہے۔

(iv) کمیٹی اسٹیٹ کارپوریشن، خود مختار، نیم خود مختار اداروں کی انکم اور اخراجات کی جانچ کرتی ہے۔

(v) کمیٹی پارلیمنٹ کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرتی ہے اس طرح عوام کے پیسوں پر پارلیمنٹ کا کنٹرول رہتا ہے۔

(c) منتخبہ کمیٹی (Select Committee)

مسودہ قانون کی چھان بین کے لئے منتخبہ کمیٹی ہوتی ہے جو بل کے ہر پہلو کا بغور جائزہ لیتی ہے اور ضرورت کے مطابق مسودہ قانون میں ترمیم کرتی ہے۔ منتخبہ کمیٹی کے ممبران کا چناو لوک سبھا سے ہوتا ہے۔ اسپیکر کمیٹی کے ممبران کو نامزد کرتا ہے۔ کمیٹی کا ایک صدر اور ایک نائب صدر ہوتا ہے جس کا تقرر اسپیکر کرتا ہے۔ ایک تہائی ممبران کی تعداد کورم ہوتی ہے۔ اور کمیٹی اکثریت سے فیصلہ کرتی ہے۔ کمیٹی اپنے لیے ضمنی کمیٹی بھی بنا سکتی ہے۔ کسی کو بھی گواہی کو بلا سکتی ہے۔ اور کسی بھی ضروری کاغذ کی جانچ کر سکتی ہے۔ کمیٹی کے صدر کو کمیٹی کے کاموں کے لئے حکم دینے کا حق حاصل ہے۔

(d) جوائنٹ کمیٹی (Joint Committee)

کبھی ایسا ہوتا ہے کوئی مسودہ قانون دونوں ایوانوں میں الگ الگ پیش نہ کرتے ہوئے ایک ساتھ دونوں ایوانوں میں رکھا جاتا ہے ایسے مسودہ قانون کی چھان بین کے لئے جوائنٹ کمیٹی ہوتی ہے اُس مسودہ قانون کی جانچ کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں لوک سبھا سے دو اور راجیہ سبھا سے ایک اس تناسب ممبر لیے جاتے ہیں۔ اس کمیٹی سے دونوں ایوانوں میں خوشگوار تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے۔

1.7 مسودہ قانون یا بل کی قسمیں (Kinds of Bills)

قانون سازی کے لئے جو مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اُسے بل کہا جاتا ہے۔ بل مندرجہ ذیل تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(i) عام بل

(ii) مالیاتی بل

(iii) دستوری ترمیمی بل

(i) عام بل (Ordinary Bill)

جو بل مالیات سے تعلق نہیں رکھتے عام بل کہلاتے ہیں۔ یہ پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔

(ii)مالیاتی بل(Financial Bill)

ایسے بل جو ٹیکس ،قرض اور اخراجات سے متعلق ہوتے ہیں مالیاتی بل کہلاتے ہے اس کے لئے ضروری ہے صدر جمہوریہ کی سفارش سے لوک سبھامیں پیش ہوں۔لوک سبھاہی اسے منظور کرتی ہے۔

(iii)دستوری ترمیمی بل(Constitutional Amendment Bill)

ایسے بل جو دستور میں ترمیم کے لئے رکھے جاتے ہیں انہیں دستوری ترمیمی بل کہتے ہیں۔یہ بھی کسی بھی ایوان میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔
جو بل وزیر کی جانب سے پیش ہوتے ہیں انہیں سرکاری بل کہتے ہے۔ایسے بل جو کوئی پارلیمنٹ کا ممبر پیش کریں اُسے غیر سرکاری بل کہتے ہے۔

1.8 قانون سازی کاطریقہ (Methods of Law Making)

مسودہ قانون یابل پارلیمنٹ میں تین خواندگیوں سے گذر کر صدر جمہوریہ کی دستخط سے قانون کی شکل اختیار کرتا ہے قانون بننے کے لئے بل مندرجہ ذیل مراحل سے گزرتاہے۔

(i) پہلی خواندگی (First Reading)

ایوان کا کوئی بھی ممبر ایک مہینہ پہلے نوٹس دیکر ایوان کے صدر کی اجازت سے ایوان میں بل پیش کر سکتا ہے۔اجازت کے لئے بل کی کاپی و جوہات اور فوائد تحریری شکل میں ایوان میں پیش کرنا ہوتاہے۔ایوان کے صدر کی اجازت سے ممبر ایوان میں بل کی ہیڈنگ پڑھتاہے اور اُسے گیزٹ میں شائع کردیاجاتاہے یہ بل کی پہلی خواندگی ہے۔

(ii) دوسری خواندگی (Second Reading)

ایک طے شدہ تاریخ کو ایوان میں بل کی دوسری خواندگی شروع ہوتی ہے جس میں بل کی ہر لائن پر بحث ومباحثہ ہوتاہے اس میں بل پر کھل کر بحث ہوتی ہے بل میں نئی سفارشات ،ترمیمات اور بل کی دفعات پر غور کیاجاتاہے۔اور اس کے بعد بل پارلیمنٹ کی کمیٹی کو سونپ دیاجاتا ہے۔

(iii) کمیٹی اسٹیج (Committee Stage)

اس مرحلہ میں بل پارلیمنٹ کی منتخبہ کمیٹی یاجوائنٹ کمیٹی کو سونپاجاتاہے جو بل پر غوروخوص کرتی ہے اور بوقت ضرورت اُس میں ترمیمات کرتی ہے بل کے بنیادی ڈھانچہ کو نہیں بدل سکتی قانونی نقطہ نظر سے اُس کی جانچ کرتی ہے اور ایسی بات جو قانون کے مطابق نہ ہواُسے بل سے ہٹاتی ہے۔اس دوران عوام اور ذرائع ابلاغ بھی اُس بل کے تعلق سے اپنے خیالات واضح کر سکتی ہے۔ایک طے شدہ تاریخ کو مناسب ترمیمات اور شفارشات کے ساتھ اُس بل کو پارلیمنٹ کے ایوان کے سامنے رکھاجاتاہے۔

(iv) تیسری خواندگی (Third Reading)

مقررہ تاریخ کو ایوان میں بل پیش ہونے کے بعد اُسی کی تیسری خواندگی شروع ہوتی ہے اس میں بل پر ممبران کی عام رائے لی جاتی ہے۔ اگر بل کو ایوان اکثریت سے پاس کردے تو ایک ایوان میں بل منظور سمجھا جاتا ہے اور دوسرے ایوان کو بھیجا جاتا ہے۔

دوسرے ایوان میں بھی بل ان تمام مراحل سے گذرتا ہے اگر دوسرا ایوان بھی اُس بل کو اکثریت سے پاس کردے تو صدر جمہوریہ کے پاس منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

(v) صدر جمہوریہ کی منظوری (Assent of President of India)

دونوں ایوانوں سے بل پاس ہونے کے بعد صدر کو دستخط کے لئے بھیجا جاتا ہے صدر اگر اس پر دستخط کردے تو وہ بل قانون کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

صدر اُس بل کو واپس پارلیمنٹ کو لوٹا سکتا ہے اگر پارلیمنٹ اُسے دوبارہ منظور کردے تو پھر صدر کو اس پر دستخط کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اگر صدر بل کو اپنے پاس روک کر رکھ لے جسے پاکٹ ویٹو کہا جاتا ہے اور پارلیمنٹ اُس بل کو پھر سے پاس کردے تو صدر کو اُس پر دستخط کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اگر صدر دستخط نہ کرے اور اُسی اثنا میں لوک سبھا تحلیل ہو جائے تو وہ بل ختم سمجھا جاتا ہے۔

1.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد طلباء نے

- بھارت کی پارلیمنٹ کی معلومات حاصل کیا۔
- لوک سبھا اور راجیہ سبھا کو سمجھا۔
- پارلیمنٹ کے اختیارات اور فرائض سے رُوبرو ہوئے۔
- مختلف کمیٹیاں یا بل کی قسمیں کے بارے میں معلومات حاصل کیا۔
- مختلف مسودہ کو بھی جان پایا۔

1.10 کلیدی الفاظ (Keywords)

آئین/دستور

آئین/دستور کسی بھی ملک کا بنیادی قانون ہے جو حکومت کے مختلف اعضاء کی شکل اور اس کی کارکردگی کی تعین کرتا ہے۔

بنیادی حقوق

شروعاتی انسان حقوق جو ہندوستان کے آئین میں توضع کی گئی اور سبھی بہتری کو اس کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔

1.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.11.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ لوک سبھا میں..... ممبران صدر جمہوریہ نامزد کرتا ہے۔

2(a) 10(b)

12(c) 15(d)

2۔ راجیہ سبھا کا بر بنائے عہدہ.....ہے۔

(a)اسپیکر (b)گورنر

(c)صدر (d)نائب صدر

3۔ لوک سبھا کی رائے شماری میں برابر برابر ووٹ ہو تو.....اپنا فیصلہ کن ووٹ دیتا ہے

(a)اسپیکر (b)وزیر اعظم

(c)صدر نشین (d)صدر جمہوریہ

4۔ مرکزی مجلس وزراء کو برطرف کرنے کا حق.....کو ہے۔

(a)لوک سبھا (b)ودھان سبھا

(c)راجیہ سبھا (d)ودھان پریشد

5۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی صدارت.....کرتا ہے۔

(a)اسپیکر (b)وزیر اعظم

(c)صدر نشین (d)صدر جمہوریہ

6۔ لوک سبھا، راجیہ سبھا اور.....پر پارلیمنٹ مشتمل ہے۔

(a)اسپیکر (b)وزیر اعظم

(c)صدر نشین (d)صدر جمہوریہ

7۔ راجیہ سبھا کے نائب چیرمین کو برطرف.....کرتی ہے۔

(a)لوک سبھا (b)پارلیمنٹ

(c)راجیہ سبھا (d)ودھان پریشد

8۔ پارلیمنٹ کے ایوان زیریں.....ہے۔

(a)لوک سبھا (b)ودھان سبھا

(c)راجیہ سبھا (d)ودھان پریشد

9۔ .....کے دستخط کے بعد بل قانون کی شکل اختیار کرتا ہے۔

(a)اسپیکر (b)وزیر اعظم

(c)صدر نشین (d)صدر جمہوریہ

10۔ لوک سبھا کے اسپیکر کو.....برطرف کرتی ہے۔

(a)لوک سبھا (b)راجیہ سبھا

(c)دونوں (d)ان میں سے کوئی نہیں

1.11.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. لوک سبھا کے اسپیکر پر نوٹ لکھ کر اُس کے اختیارات تحریر کیجئے۔
2. لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں فرق واضح کیجئے۔
3. پارلیمنٹ کے ممبر کے حقوق و مراعات پر روشنی ڈالے۔
4. راجیہ سبھا کے چیرمین پر تفصیل سے نوٹ لکھئے۔
5. لوک سبھا کی تشکیل، ممبران کے لئے شرائط اور ایوان کے صدر پر نوٹ لکھئے۔

1.11.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. پارلیمنٹ کے اختیارات و فرائض تفصیل سے تحریر کیجئے۔
2. ثابت کیجئے لوک سبھا ایک طاقتور ایوان ہے۔
3. راجیہ سبھا ایک کمزور ایوان ہے اپنے خیالات قلمبند کیجئے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(c)	2۔	(d)	3۔	(a)	4۔	(a)	5۔	(d)
6۔	(d)	7۔	(b)	8۔	(a)	9۔	(d)	10۔	(a)

اکائی 2۔ ریاستی اسمبلی: اختیارات اور فرائض

(State Assembly: Powers and Functions)

اکائی کے اجزاء

2.0 تمہید

2.1 مقاصد

2.3 ریاستی اسبلی

2.4 یک ایونی اور دو ایوانی ریاستیں

2.5 ریاستی مقننہ قانون ساز کونسل

2.6 اسپیکر اور نائب اسپیکر

2.7 ریاستی مقننہ کے اختیارات اور افعال

2.8 ریاستی مقننہ کے اختیارات کی حد بندی

2.9 اکتسابی نتائج

2.10 کلیدی الفاظ

2.11 نمونہ امتحانی سوالات

2.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

2.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

2.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

2.0 تمہید (Introduction)

ریاستی اسمبلی، جسے ریاستی مقننہ بھی کہا جاتا ہے، وفاقی نظام میں ریاستی سطح پر حکومت کا ایک اہم ادارہ ہے۔ ہندوستان، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور دیگر وفاقی جمہوریتوں جیسے ممالک میں، ریاستی اسمبلیاں ریاستی پالیسی کی تشکیل، شہریوں کی نمائندگی کرنے اور عاملہ کے کاموں کی نگرانی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ریاستی اسمبلی کے اختیارات اور افعال میں قانون سازی سے باہر ہیں۔ ان میں مالیاتی کنٹرول، انتظامی نگرانی، عوامی نمائندگی، حکومت کی عوام کے سامنے جوابدہی شامل ہیں۔

2.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کہ بعد طلبہ اس لائق ہو جایئں گے کہ ،

- ریاستی مقننہ کیا ہے ؟اُس کو جان پایئنگے۔
- یک ایون نظام ریاست اور دوایون نظام ریاست کی بھی معلومات حاصل کر پائینگے۔
- ریاستی مقننہ اور قانون ساز کونسل سے طلبہ واقف ہو جائیں گے۔
- اسپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے فرائض اور کارکردگی کو سمجھیں گے۔
- ریاستی مقننہ کے اختیارات اور افعال سے واقفیت حاصل کریں گے۔
- ریاستی مقننہ کے اختیارات کی حد بندی کی بھی معلومات حاصل کریں گے۔

2.2 ریاستی مقننہ کیا ہے؟(What is State Legislature)

ریاستی مقننہ کو ریاست اسمبلی بھی کہا جاتا ہے. ریاستی مقننہ ہندوستان میں کسی ریاست کا قانون ساز ادارہ ہوتا ہے۔ یہ دو ایوانوں پر مشتمل ہے: قانون ساز اسمبلی(Vidhan Sabha)اور قانون ساز کونسل(Vidhan Parishad) قانون ساز اسمبلی کو ایوان زیریں کہا جاتا ہے اور قانون ساز کونسل ایوان بالا بھی کہا جاتا ہے۔ قانون ساز اسمبلی کو ریاست کے عوام براہ راست منتخب کرتے ہیں۔ ریاست کی آبادی کے لحاظ سے قانون ساز اسمبلی کی نشستوں کی تعداد ایک ریاست سے دوسرے ریاست میں مختلف ہوتی ہے۔

لیکن قانون ساز اسمبلی میں 500 نشستیں سے زیادہ نہیں ہونی چاہئیں اور کسی بھی ریاست میں 60 سے کم نہیں ہونی چاہئیں۔ اس کے علاوہ، کچھ ریاستوں جیسے گوا، اروناچل پردیش اور سکم میں غیر معمولی معاملات ہیں۔ قانون ساز کونسل کا انتخاب بالواسطہ طور پر قانون ساز اسمبلی، مقامی حکومتی اداروں اور دیگر تعلیمی اور پیشہ ورانہ اداروں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

ریاستی مقننہ کو ان تمام معاملات پر قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے جن کا خاص طور پر یونین لسٹ یا آئین ہند کی ہم آہنگی فہرست میں ذکر نہیں

کیا گیا ہے۔ یونین لسٹ میں ایسے معاملات ہوتے ہیں جو خصوصی طور پر مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہوتے ہیں، جبکہ مشترکہ فہرست (Concurrent List) میں ایسے معاملات ہوتے ہیں جو مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں دونوں کے دائرہ اختیار میں ہوتے ہیں۔

ریاستی مقننہ کو ریاست کے مالی معاملات کو کنٹرول کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ یہ ریاستی حکومت بجٹ کو منظور کر سکتی ہے اور ٹیکس بھی لگا سکتی ہے۔ ریاستی مقننہ کو ریاستی حکومت میں دفاتر بنانے اور ختم کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ ریاستی مقننہ ہندوستان میں وفاقی نظام حکومت کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ ریاست کے لیے مخصوص قوانین بنانے کا ذمہ دار ہے اور اسے ریاست کے مالیات کو کنٹرول کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ ریاستی مقننہ ہندوستان کے صدر کے انتخاب کے لیے بھی ذمہ دار ہے۔

ہمارے دستور نے ہندوستان کو خود مختار ریاستوں کی یونین قرار دیا ہے۔ وفاقی طرز کی حکومت بھارت جیسے ملک کے لیے نہایت موزوں ہے یہ ایسا ملک ہے جس میں مذہب، زبان اور تمدّن کا تنوع ہے آئین نے دو طرح کی حکومتوں کو قائم کیا ہے۔ مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت آگے چل کر مقامی حکومت بھی اس میں شامل ہو گئے۔ لہذا ان کے حدود و اختیارات کو اچھی طرح واضح کر دینا ضروری تھا۔ اس لیے دستور میں اس کی پوری اور واضح تصویر ملتی ہے۔ ہندوستان میں بااختیار عدلیہ سپریم کورٹ ہے۔ یہ دستور کی تصریح اور تحفظ کا ضامن ہے۔ ایسی حکومت جس میں مرکز اور ریاست کے اختیار تقسیم ہوتے ہیں اس قسم کی حکومت وفاقی کہلاتی ہے۔

ملک کے اتحاد کو قائم رکھنے کے لیے کچھ ایسا اصول ہے جس سے ملک وفاقی سے زیادہ وحدانی ہو گیا ہے۔ یہاں واحد شہریت ہے۔ امریکہ کی طرح دوہری شہریت نہیں ہے۔ عام حالات میں بھی صدر مملکت وحدانی حکومت قائم کر دیتا ہے ہنگامی حالات کے بغیر ہی مرکز کو بہت ہی مضبوط بنایا گیا ہے۔ چوں کہ بیشتر اختیارات مرکز کو حاصل ہیں۔ اسی وجہ سے مرکز بہت مضبوط اور مستحکم ہو گیا ہے۔ اس لیے بھارت کا آئین بہت حد تک کناڈا (Canada) کی وفاقی حکومت سے مشابہت رکھتا ہے اور یہ امریکہ کی طرح نہیں ہے۔

2.3 یک ایوانی اور دو ایوانی قانون ساز (Unicameral and Bicameral Legislative)

یک ایوانی اور دو ایوانی نظام

یک ایوانی نظام اور دو ایوانی نظام حکومت کے مختلف ماڈلز (Models) ہیں جو کسی ملک یا ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ڈھانچے کو بیان کرتے ہیں۔ ان دونوں نظاموں میں اہم فرق ایوانوں کی تعداد اور ان کے کام کرنے کے طریقہ کار میں ہوتا ہے۔ ان دونوں کا مقصد قانون سازی، حکومتی نگرانی، اور عوام کی نمائندگی کو بہتر بنانا ہوتا ہے، مگر مختلف طریقوں سے یہ اہداف حاصل کرتے ہیں۔

یک ایوانی قانون ساز(Unicameralism Legislative)

یک ایوانی نظام میں ایک ہی قانون ساز ایوان ہوتا ہے جس کے ذریعے تمام قوانین منظور کیے جاتے ہیں۔اس میں تمام ارکان ایک ہی ایوان میں بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں اور کسی دوسری مجلس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ نظام عموماً چھوٹے یا کم پیچیدہ سیاسی نظاموں کے لئے مناسب ہوتا ہے، جہاں فیصلہ سازی کی رفتار کو تیز کرنا مقصد ہوتا ہے۔

یک ایوانی نظام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عوامی نمائندے ایک ہی ایوان میں کام کرتے ہیں، جس سے قانون سازی کا عمل زیادہ آسان اور تیز تر ہو جاتا ہے۔اس نظام میں حکومت کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے صرف ایک ایوان میں متنازعہ امور پر بحث کی جاتی ہے،اور فیصلے تیزی سے کیے جا سکتے ہیں۔

اس نظام کے فوائد میں آسانی اور تیز فیصلہ سازی شامل ہیں، کیونکہ ایک ہی ایوان میں تمام امور پر بحث ہوتی ہے اور اسے منظور یا مسترد کرنے کا عمل پیچیدہ نہیں ہوتا۔اس کے علاوہ، یک ایوانی نظام میں کم خرچ اور کم عملداری کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ ایک ہی ایوان کے ارکان پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔ لیکن اس کا ایک بڑا نقص یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ایوان کی غیر متوازن اکثریت کسی بھی قانون کو بغیر کسی چیلنج کے منظور کر سکتی ہے، جس سے حقوق کی حفاظت پر سوالات اٹھ سکتے ہیں۔

دو ایوانی قانون ساز(Bicameralism Legislative)

یہ ایک قانون ساز ادارہ ہے جس کے دو ایوان ہیں۔ ہندوستان اس کی ایک بہترین مثال ہے جہاں یونین میں دو ایوان ہیں اور اس کی 28 ریاستوں میں سے 6 میں بھی دو ایوان موجود ہے۔ دو ایوانوں والی مقننہ میں، قوانین کا نظم و نسق اور نفاذ کا کام دونوں ایوانوں کے درمیان مشترکہ طور پر ہوتا ہے۔اگرچہ کہ ریاستوں کے لیے حکومت کا یکساں نمونہ تجویز کیا گیا ہے، لیکن مقننہ کی تشکیل کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔ ہر ریاست کی مقننہ گورنر اور ریاستی مقننہ پر مشتمل ہو گی، کچھ ریاستوں میں، مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہو گی، یعنی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل باقی میں، صرف ایک ایوان ہو گا، یعنی قانون ساز اسمبلی ہو گی۔

آئین ریاست میں دوسرے چیمبر کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ جہاں فی الحال کچھ نہیں ہے وہاں ایک چیمبر کے قیام کا انتظام کرتا ہے۔اگر کوئی ریاستی مقننہ مطلق اکثریت (Absolute majority) سے کوئی قرارداد پاس کرتی ہے، جس میں دو تہائی سے کم ارکان موجود ہوتے ہیں اور دوسرے ایوان کی تشکیل کے حق میں ووٹ ڈالتے ہیں پارلیمنٹ ایسی قرارداد کو منظوری دیتی ہے، تو متعلقہ ریاست میں مقننہ کے دو ایوان تشکیل دے سکتی ہے۔

ایوان بالا کے خاتمے کا طریقہ کار بھی ایسا ہی ہے۔ مثال کے طور پر ریاست پنجاب اور مغربی بنگال نے بالترتیب 1969 اور 1970 میں دوسرے ایوانوں کو ختم کر دیا۔ تمل ناڈو میں قانون ساز کونسل کو 1986 میں ختم کر دیا گیا تھا۔

ریاستی مقننہ جس کا صرف ایک ایوان ہوتا ہے اسے قانون ساز اسمبلی(Vidhan Sabha) کہا جاتا ہے اور ریاست میں جس کے دو ایوان ہوتے ہیں، ایوان بالا کو قانون ساز کونسل(Vidhan Parishad) اور ایوان زیریں کو قانون ساز اسمبلی(ودھان سبھا) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آئین کے افتتاح کے بعد سے متعارف کرائی گئی تبدیلیوں کی وجہ سے، دفعہ 169 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق، دو ایوانوں والی ریاستیں بہار، مہاراشٹر، کرناٹک، آندھرا پردیش، تلنگانہ اور اتر پردیش ہیں۔

ریاستی مقننہ - قانون ساز اسمبلی(State Legislature- Legislative Assembly)

قانون ساز اسمبلی عوام کا منتخب ایوان ہے اور ریاست میں طاقت کا اصل مرکز ہے۔ اسمبلی کی زیادہ سے زیادہ تعداد 500 سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے یا اس کی کم از کم 60 سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن کچھ ریاستوں کو چھوٹی قانون ساز اسمبلیاں رکھنے کی اجازت دی گئی ہے جو غیر معمولی ہے جیسے۔ سکم، ارونا چل پردیش، گوا، وغیرہ۔

علاقائی حلقوں کی حد بندی (Delimitation) جہاں تک ممکن ہو اس طرح کی جانی چاہیے کہ ہر حلقے کی آبادی اور اسے الاٹ کی گئی نشستوں کی تعداد کے درمیان تناسب کے اعتبار سے پوری ریاست میں یکساں دیکھی جاتی ہے۔

ان عمومی دفعات کے علاوہ، حال ہی میں 104 آئین ترمیم کے ذریعہ دفعہ 334 کے تحت ایس سی اور ایس ٹی کی نمائندگی کو پارلیامنٹ اور ریاست اسمبلی کے لئے 2030 تک توسیع کر دیا گیا ہے۔ اگر گورنر کو لگتا ہے کہ اینگلو انڈین کمیونٹی کی مناسب نمائندگی نہیں ہے تو وہ اس کمیونٹی کے ایک ممبر کو اسمبلی میں نامزد کر سکتا ہے لیکن اب اس توضیعات کو بھی اوپر بتائے گئے ترمیم کے تحت ہی ختم کر دیا گیا ہے۔

2.4 ریاستی مقننہ اور قانون ساز کونسل(State Legislature and Legislative Assembly)

کسی ریاست کی قانون ساز کونسل ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد کے ایک تہائی سے زیادہ اور کسی بھی صورت میں 40 سے کم نہیں ہوتی۔۔ کونسل کی تشکیل کا نظام جیسا کہ آئین میں فراہم کیا گیا ہے، حتمی نہیں ہے۔ حتمی اختیار یونین کی پارلیمنٹ کو دیا گیا ہے۔ لیکن جب تک پارلیمنٹ اس موضوع پر قانون سازی نہیں کر لیتی، یہ عمل آئین کے مطابق ہوگا، جس کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے:

قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کی مدت (Tenure of State Legislature and Legislative Assembly)

یہ ایک جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ادارہ ہوگا، انتخابات بالواسطہ ہوں گے اور متناسب نمائندگی کے اصول کے مطابق واحد منتقلی ووٹ کے ذریعے ہوں گے۔ مختلف ذرائع سے حاصل کیے جانے والے اراکین، کونسل کی مختلف ساخت ہوگی۔ مجموعی طور پر کونسل کے ارکان کی کل تعداد کا 6/5 بالواسطہ طور پر منتخب کیا جائے گا اور 1/6 کو نامزد کیا جائے گا۔

قانون ساز اسمبلی کی مدت پانچ سال ہے۔ گورنر کو اسمبلی کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی تحلیل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ پانچ سال کی مدت کے ختم سے پہلے ہنگامی حالات کا اعلان ہو تو قانون کے ذریعے اس مدت کے لیے توسیع کر سکتی ہے جو ایک وقت میں ایک سال سے زیادہ نہ ہو اور اعلان کے بعد چھ ماہ کی مدت سے زیادہ کسی صورت میں توسیع نہ کی جائے (دفعہ (1)172)۔ قانون ساز اسمبلی کے برعکس، قانون ساز کونسل تحلیل کے تابع نہیں ہے۔ یہ ایک مستقل ادارہ ہے جب تک کہ قانون ساز اسمبلی اور پارلیمنٹ مناسب طریقہ کار سے ختم نہ کر دے اس کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔ لیکن کوئی بھی شخص کونسل کا مستقل رکن نہیں رہ سکتا کیونکہ کونسل کے ایک تہائی اراکین ہر دوسرے سال کی میعاد ختم ہونے پر ریٹائر ہو جاتے ہیں۔اس میں ہر رکن کے لیے چھ سال کی مدت طئے کی گئی ہے۔ کسی رکن کے اپنی مدت ختم ہونے پر اُس کا دوبارہ منتخب ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

(a) کونسل کے اراکین کی کل تعداد میں سے ایک تہائی کا انتخاب بلدیاتی اداروں اور ضلعی بورڈز کے اراکین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

(b) ارکان کا ایک بارھواں حصہ اس مخصوص ریاست میں رہنے والے تین سال کی مدت کے فارغ التحصیل افراد پر مشتمل ووٹرز کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔

(c) ممبران کا ایک بارھواں حصہ اُن انتخابی حلقوں کے ذریعہ منتخب کیا جائے گا جو اساتذہ پر مشتمل ہوں گے جو اس ریاست کے تعلیمی اداروں میں کم از کم 3 سال سے تدریسی پیشے سے وابستہ ہیں، جو معیار میں سیکنڈری اسکولوں سے نہ ہو۔۔

(d) ایک تہائی ممبران قانون ساز اسمبلی ان لوگوں میں سے منتخب کریں گے جو اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں۔

(e) باقی کو گورنر نامزد کرے گا جو سائنس، ادب، کوآپریٹو موومنٹ، آرٹ اور سماجی خدمات جیسے معاملات میں علم یا عملی تجربہ رکھتے ہوں۔ (عدالتیں گورنر کی نامزدگی کی صداقت یا حقیقت پر سوال نہیں اٹھا سکتیں۔)

قانون ساز اسمبلی کے ارکان کی اہلیت (Eligibility of Legislative Assembly Members)

کوئی شخص کسی ریاست کی مقننہ میں نشست حاصل کرنے کے لیے منتخب ہونے کا اہل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ

(a) ایک ہندوستانی شہری ہو مقروض اور ذہنی طور پر صحت مند ہو۔

(b) قانون ساز اسمبلی کے لیے 25 سال یا اس سے زیادہ، اور قانون ساز کونسل کے لیے 30 سال یا اس سے زیادہ، اور

(c) ایسی دیگر اہلیتوں کا حامل ہو جو پارلیمنٹ کی طرف سے تجویز کی گئی ہو۔

اس طرح، عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ کوئی شخص قانون ساز اسمبلی یا کونسل کے لیے اس وقت تک منتخب نہیں ہوگا جب تک کہ وہ خود اس ریاست کے کسی بھی قانون ساز اسمبلی حلقے کا رُکن نہ ہو۔ کسی شخص کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز

کونسل کا رکن منتخب ہونے اور اس کے لیے نااہل قرار دیا جا سکتا ہے اگر وہ/وہ

(a) حکومت ہند یا کسی ریاستی حکومت کے تحت منافع کا عہدہ رکھتا ہے، مرکز یا کسی ریاست کے وزیر کے علاوہ یا ریاست کے کسی قانون کے ذریعہ اس کے حاملین نااہل نہ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے (کئی ریاستوں نے ایسے قوانین پاس کیے ہیں جن میں بعض دفاتر کو دفاتر قرار دیا گیا ہے جس کے انعقاد سے اس کے حاملین کو ان ریاستوں کی مقننہ کے رکن ہونے کے لیے نااہل قرار نہیں دیا جاتا ہے)

(b) دماغی طور پر ناقص ہے جیسا کہ ایک مجاز عدالت نے قرار دیا ہے۔

(c) ایک غیر خارج شدہ دیوالیہ ہے۔

(d) ہندوستانی شہری نہیں ہے یا اسے رضاکارانہ طور پر شہریت ملی ہے۔

(e) پارلیمنٹ کے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت نااہل قرار دیا گیا ہے۔

اس طرح، عوامی نمائندگی ایکٹ 1951، (Peoples Representation Act, 1951) نے نااہلی کی کچھ بنیادیں رکھی ہیں، جیسے عدالت کی طرف سے سزا، انتخابی بددیانتی کا مجرم پایا جانا، کسی کارپوریشن کا منیجر یا ڈائریکٹر ہونا جس میں حکومت کا مالی مفاد ہے۔ دفعہ 192 کہتا ہے کہ اگر کوئی کسی ریاست کی مقننہ کے ایوان کا رکن ہو اور مذکورہ بالا نااہلی کا شکار ہو گیا ہو، تو معاملہ ریاست کے گورنر کو بھیجا جائے گا جو الیکشن کمیشن کی مشاورات کے مطابق طئے کیا جائے گا اور یہ فیصلہ حتمی ہوگا۔

2.5 اسپیکر اور نائب اسپیکر: (Speaker and Deputy Speaker)

ریاستی اسمبلی ریاست کی حکمرانی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، اور اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر اس قانون ساز ادارے کے اندر دو اہم شخصیات ہیں۔ اسپیکر ریاستی اسمبلی کا پریزائیڈنگ افسر ہوتا ہے، جو کارروائی کے دوران نظم و ضبط اور انصاف کو برقرار رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دوسری طرف، ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر کے لیے بیک اپ اور معاونت کا کام کرتا ہے، جب اسپیکر دستیاب نہ ہو یا اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر ہو تو ویسی صورت میں ڈپٹی اسپیکر بطور اسپیکر کا رول ادا کرتا ہے۔ اگر کوئی سپیکر اسمبلی کا رکن نہیں ہو تو وہ اس عہدہ کے قابل نہیں ہوگا۔ وہ کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ بھی دے سکتا ہے۔

چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین (Chairmen and Deputy Chairmen)

کونسل اپنے اراکین میں سے ایک کو چیئرمین اور ایک کو نائب چیئرمین کا منتخب کرتی ہے۔ دونوں اپنے دفاتر خالی کر دیتے ہیں اگر وہ کونسل کے رکن نہیں بنتے یا اس کی رکنیت سے مستعفی ہو جاتے ہیں۔ انہیں کونسل کی ایک قرارداد کے ذریعے بھی ہٹایا جا سکتا ہے جسے کونسل کے تمام ممبران کی اکثریت نے منظور کیا ہو، بشرطیکہ ہٹانے کی ایسی قرارداد پیش کرنے کے لیے چودہ دن کا نوٹس دیا جاتا ہے۔

جب چیئرمین یا ڈپٹی چیئرمین کے خلاف برطرفی کی قرارداد زیر بحث ہو تو، متعلقہ شخص کونسل کے اجلاس کی صدارت نہیں کرے گا، حالانکہ وہ ایسی نشست میں موجود ہو سکتا ہے اور اسے بولنے کا حق حاصل ہو گا۔

وہ صرف پہلی بار اس طرح کی قرارداد یا اس طرح کی کارروائی کے دوران کسی اور معاملے پر ووٹ دینے کا حقدار ہو گا۔ ووٹوں کی برابری کی صورت میں، وہ کاسٹنگ ووٹ کا استعمال نہیں کر سکتا جس کا وہ دفعہ 189 کے تحت حقدار ہے۔ چیئرمین کونسل کے تمام اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں ڈپٹی چیئرمین۔ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین دونوں کی غیر موجودگی کے دوران، ایسا کوئی دوسرا شخص جس کا تعین کونسل کے طریقہ کار کے قواعد سے کیا گیا ہو، صدارت کرے گا۔ یا، اگر ایسا کوئی شخص موجود نہیں ہے، تو ایسا کوئی دوسرا شخص جس کا تعین کونسل کے ذریعے کیا جائے، چیئرمین کے طور پر کام کرے گا۔

جبکہ چیئرمین کا عہدہ خالی ہے، اس کے دفتر کے فرائض ڈپٹی چیئرمین انجام دیتے ہیں۔ اگر ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ بھی خالی ہے تو کونسل کا ایسا رکن جیسا کہ گورنر مقرر کرے چیئرمین کے دفتر سے منسلک تمام فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔

اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے کردار (Role of Speaker and Deputy Speaker)

اسپیکر (Speaker)

بھارت کی ریاستی اسمبلی میں اسپیکر کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اسپیکر اسمبلی کا صدر ہوتا ہے اور وہ اسمبلی کی کارروائی کی صدارت کرتا ہے۔ اس کا بنیادی کام اسمبلی کے اجلاسوں کی باقاعدگی کو برقرار رکھنا اور تمام کارروائی کو اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق چلانا ہوتا ہے۔ اسپیکر کا کام یہ بھی ہے کہ وہ اسمبلی میں بحث ومباحثہ کو منظم کرے اور ہر رکن کو اپنی رائے پیش کرنے کا مناسب موقع دے۔
اسپیکر کی غیر جانبداری ضروری ہے کیونکہ وہ تمام اراکین اسمبلی کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور کسی بھی سیاسی جماعت یا فرد کے مفادات سے بالا ہو کر فیصلے کرتا ہے۔ اسپیکر اسمبلی کے کام کاج کو غیر جانبدارانہ طور پر چلاتا ہے اور اسمبلی کے تقدس کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری اس پر ہوتی ہے۔ اگر کسی رکن کی بات غیر پارلیمانی ہو، تو اسپیکر اسے روکتا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔

اسپیکر کا یہ بھی کام ہے کہ وہ اسمبلی کے اجلاس کی تاریخوں کا تعین کرے، سوالات کی اجازت دے، اور قراردادوں کی منظوری دے۔ اس کے علاوہ، وہ وزیر اعلیٰ یا کابینہ کے مشورے پر اسمبلی کی کارروائیوں کو معطل بھی کر سکتا ہے۔ اگر اسپیکر کسی فیصلے میں الجھ جائے تو وہ مسئلے کو اجلاس میں پیش کر سکتا ہے تاکہ اسمبلی رائے اُس مسئلے کو طئے کرے۔

ڈپٹی اسپیکر (Deputy Speaker)

ڈپٹی اسپیکر اسپیکر کا معاون اور نائب ہوتا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ وہ اسپیکر کی غیر موجودگی میں اسمبلی کی صدارت کرے۔ اگر اسپیکر کسی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہو سکے یا چھٹی پر ہو، تو ڈپٹی اسپیکر اس کی جگہ اسمبلی کی کارروائی چلائے گا۔ ڈپٹی اسپیکر کو بھی اسپیکر کے تمام اختیارات حاصل ہوتے ہیں اور وہ اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی کو مناسب طریقے سے جاری رکھنے کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے۔

ڈپٹی اسپیکر کا ایک اور اہم کردار یہ ہے کہ وہ اسپیکر کی مدد کرتا ہے اور اسمبلی کی کارروائی میں کسی قسم کی الجھن پیدا ہونے کی صورت میں اس کا حل نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ڈپٹی اسپیکر بھی غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتا ہے اور کسی بھی سیاسی وابستگی سے آزاد ہو کر فیصلے کرتا ہے۔

2.6 ریاستی مقننہ کے اختیارات اور فرائض (Power and Functions of State Legislature)

ریاستوں کی قانون ساز کونسل کے کام صرف مشاورتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔اگر کوئی بل قانون ساز اسمبلی سے منظور کر کے کونسل کو بھیجا جاتا ہے،اور کونسل اس کی منظوری دینے سے انکار کرتی ہے، تو اسمبلی کو اس پر دوبارہ غور کرنے کا حق حاصل ہے۔اسمبلی اسے کونسل کی تجویز کردہ ترامیم کے ساتھ یا اس کے بغیر پاس کر سکتی ہے،اور اسے دوبارہ کونسل کو بھیج سکتی ہے۔جب اسمبلی سے منظور شدہ بل پہلی بار کونسل کو بھیجا جاتا ہے تو وہ اسے تین ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکتا ہے، لیکن ایسی صورت میں جب اسے دوسری بار بھیجا جائے اور صرف ایک ماہ کے لیے کونسل میں رکھا جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ بل پاس ہو چکا ہے۔یہ واضح طور پر Legislative Ccouncil پر اسمبلی کی مکمل برتری کو ظاہر کرتا ہے۔رقمی بل کے معاملے میں، ریاستی اسمبلی کے اختیارات وہی ہیں جو لوک سبھا کے ہیں۔ظاہر ہے کہ ودھان پریشد کی پوزیشن بے حد کمزور ہے۔یہاں تک کہ اصولی طور پر اس کا راجیہ سبھا سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا کہ یونین مقننہ کا ایوان بالا ہونے کے باوجود اس کے پاس کچھ موثر اختیارات ہیں۔

1 قانون سازی کے کام (Law Making Power)

1.ریاستی اسمبلی کے قانون سازی کے اختیارات (Legislative Powers of the Legislative Assembly)

کسی بھی ریاستی اسمبلی یا ریاستی مقننہ کا بنیادی کام، یونین پارلیمنٹ کی طرح، قانون سازی ہے۔پارلیمنٹ اور قانون ساز اسمبلیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مشترکہ فہرست میں مذکور موضوعات پر قانون بنائیں۔لیکن اس موضوع پر یونین اور ریاستی قانون کے درمیان تضاد کی صورت میں پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون غالب ہوگا۔بل دو طرح کے ہوتے ہیں- عام بل اور رقمی بل۔عام بل کسی بھی ایوان میں پیش کیے جا سکتا ہے (اگر ریاستی مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہو)، لیکن رقمی بل سب سے پہلے ودھان سبھا میں پیش کیا جاتا ہے۔دونوں ایوانوں سے بل کی منظوری کے بعد اسے گورنر کے پاس بھیج دیا جاتا ہے۔

کسی بھی بل کو گورنر کے لئے کی رضامندی بل کو دوبارہ غور کرنے کے لیے واپس اسمبلی بھیج سکتا ہے۔جب یہ بل مقننہ سے دوبارہ منظور ہوتا ہے تو گورنر کو اس کی منظوری دینی پڑتی ہے۔آپ نے پڑھا ہے کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی خاص قانون کی ضرورت ہو تو صدر آرڈیننس (Ordinance) جاری کرتے ہیں۔اسی طرح جب مقننہ کا اجلاس نہ ہو تو گورنر ریاستی مضامین پر آرڈیننس جاری کر سکتا ہے۔آرڈیننس میں قانون کی طاقت ہوتی ہے۔جاری کردہ آرڈیننس ریاستی مقننہ کے سامنے رکھے جاتے ہیں جو۔یا چھ ہفتوں کی میعاد ختم ہونے کے بعد کام کرنا بند کر دیتا ہے، سوائے اس کے کہ مقننہ نے اسے پہلے مسترد نہ کیا ہو۔مقننہ ایک باقاعدہ بل پاس کرتی ہے، قانون بننے کے لیے،

آرڈیننس کی جگہ لے لیتی ہے۔ یہ عام طور پر مقننہ کی دوبارہ اسمبلی کے بعد چھ ہفتوں کے اندر کیا جاتا ہے۔

بلوں کی اقسام(Types of Bills)

رقمی بل(Money Bills): رقمی بلز کا تعلق ریاستی فنڈز کی تقسیم اور استعمال سے ہے۔ یہ بل صرف ریاستی اسمبلی میں پیش کیے جا سکتے ہیں اور اسے نافذ کرنے کے لیے اس سے منظور ہونا ضروری ہے۔ رقمی بلوں میں عام طور پر سالانہ بجٹ اور دیگر مالی معاملات شامل ہوتے ہیں۔

عام بل(Ordinary Bills): یہ سب سے عام قسم کے بل ہیں اور عام معاملات سے نمٹتے ہیں جو ریاست کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

پرائیویٹ ممبرز بلز(Private Member Bills): پرائیویٹ ممبر کا بل وہ ہوتا ہے جو مقننہ کے کسی ایسے ممبر کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے جو حکومت کا حصہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ بل بہت عام نہیں ہے لیکن عوامی خدشات کی عکاسی کر سکتے ہیں۔

آئینی ترمیمی بل:(Constitutional Amendment Bills) بعض صورتوں میں، ریاستی اسمبلی ریاست کے آئین میں ترامیم کی تجویز دے سکتی ہے، حالانکہ ان ترامیم کے لیے اضافی منظوری یا خصوصی عمل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

c)اسمبلی کی کمیٹیاں(Committees of Assembly)

قوانین اور پالیسیوں کی تفصیلی جانچ پڑتال کو یقینی بنانے کے لیے، ریاستی اسمبلی اکثر خصوصی کمیٹیاں تشکیل دیتی ہے۔ یہ کمیٹیاں بلوں اور حکومتی اقدامات کا جائزہ لینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اس سے پہلے کہ انہیں ووٹ کے لیے پوری اسمبلی میں پیش کیا جائے۔

کمیٹیوں کی کچھ عام اقسام یہ ہیں:

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی(Public Account Committee): سرکاری اخراجات کی جانچ پڑتال کے لیے ذمہ دار۔

منتخب کمیٹیاں(Select Committees): یہ کمیٹیاں مخصوص قانون سازی کا جائزہ لیتی ہیں اور سفارشات فراہم کرتی ہیں۔

قائمہ کمیٹیاں(Standing Committees): یہ مستقل کمیٹیاں ہیں جو جاری قانون سازی کے کاموں سے نمٹتی ہیں۔

مالیاتی اختیارات(Financial Powers)

ریاستی مقننہ ریاست کے مالیات پر کنٹرول رکھتی ہے رقمی بل پہلے صرف قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ رقمی بل میں حکومت کی طرف سے کیے جانے والے اخراجات کی اجازت، ٹیکس کا نفاذ یا خاتمہ، قرض لینا وغیرہ شامل ہیں۔ رقمی بل کو پرائیویٹ ممبر پیش نہیں کر سکتا۔ قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایک خاص بل رقمی بل ہے۔

قانون ساز اسمبلی(Legislative Assembly) سے رقمی بل پاس ہونے کے بعد اسے قانون ساز کونسل(Legislative

Council) کو بھیجا جاتا ہے۔ اسے اس بل کو 14 دنوں کے اندر اس کی سفارشات کے ساتھ یا اس کے بغیر واپس کرنا ہوگا۔ قانون ساز اسمبلی اس کی سفارشات کو قبول یا مسترد کر سکتی ہے۔ اگر طئے شدہ وقت پر قانون ساز کاونسل بل کو واپس نہیں کرتی ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بل منظور ہو گیا ہے۔ رقمی بل کے معاملے میں قانون ساز اسمبلی کو زیادہ اختیار حاصل ہے۔

دونوں ایوانوں کی طرف سے. اس مرحلے کے بعد بل کو گورنر کی منظوری کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ گورنر اپنی منظوری کو روک نہیں سکتا، کیونکہ منی بل اس کی پیشگی منظوری سے پیش کیے جاتے ہیں۔

عاملہ پر کنٹرول (Control Over the Executives)

یونین قانون سازادارہ (Union Legislature) کی طرح ریاستی قانون سازادارہ (State legislature) عاملہ پر کنٹرول رکھتی ہے۔ وزراء کی کونسل اجتماعی طور پر قانون ساز اسمبلی کے لیے ذمہ دار ہے اور جب تک اسے قانون ساز اسمبلی کا اعتماد حاصل ہے تب تک دفتر میں بنے رہتے ہیں۔ اگر قانون ساز اسمبلی کونسل کے لئے عدم اعتماد کا ووٹ منظور کرتی ہے تو کونسل کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ یا جب وہ کسی سرکاری بل کو مسترد کر دیتی ہے۔

تحریک التوا۔ کو یہ دلاونوٹس اور سوالات پوچھ کر مقننہ حکومت پر نظر رکھتی ہے

انتخابی افعال (Electoral Functions)

پارلیمنٹ کی طرح قانون ساز اسمبلی کے منتخب ممبران ہندوستان کے صدر کے انتخاب کے لیے الیکٹورل کالج کے ممبر ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ صدر جمہوریہ کے انتخاب میں حصہ لیتے ہیں۔

راجیہ سبھا کی اپنی اپنی ریاستوں سے۔ قانون ساز کاونسل کے ممبران بھی حصہ لیتے ہیں۔ ان تمام انتخابات میں، ودھان سبھا (اسمبلی) کے ممبران واحد منتقلی ووٹ کے نظام کے مطابق اپنے ووٹوں کا استعمال کرتے ہیں۔

آئینی افعال (Constitutional Functions)

آپ نے آئین میں ترمیم کے طریقہ کار کے بارے میں جان لیا ہے۔ ترمیم کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایوان کی خصوصی اکثریت اور وفاقی مضامین سے متعلق نصف سے کم ریاستوں سے توثیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ توثیق کی قرارداد کو ریاستی مقننہ سے سادہ اکثریت سے منظور کیا جاتا ہے۔ تاہم، ریاستی مقننہ میں آئینی ترمیم شروع نہیں کی جاسکتی۔

2.7 ریاستی مقننہ کے اختیارات کی حد بندی (Limitations of The Power of the States Legislature)

مقننہ کے ذریعہ قانون سازی کے اختیارات درج ذیل طریقے سے محدود ہیں: جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ریاستی مقننہ ریاستی فہرست اور ہم آہنگی فہرست میں درج مضامین پر قانون بنا سکتی ہے۔ لیکن اگر، مشترکہ فہرست میں کسی موضوع پر ریاستی قانون کا یونین کے قانون سے متصادم ہوتا ہے، تو پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون غالب ہوگا۔ ریاست کا گورنر ریاستی مقننہ کے پاس کردہ بل پر اپنی منظوری محفوظ رکھ سکتا ہے۔

ریاستی مقننہ (The State Legislature)

حکومت کے ڈھانچے کے اختیارات ہائی کورٹ کو کم کرنے کی صورت میں یہ لازمی ہے۔ کچھ دیگر معاملات میں جیسے کہ ریاست کے اندر یا دوسری ریاستوں کے ساتھ تجارت اور تجارت کی آزادی پر پابندی عائد کرنے کے لیے۔ قانون سازی میں بل پیش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ صدر کی پیشگی منظوری ہو۔ پارلیمنٹ کے پاس اس وقت پوری ریاستی فہرست پر مکمل کنٹرول ہوتا ہے جب قومی ایمرجنسی کا اعلان کیا گیا ہو (دفعہ 352 کے تحت)، حالانکہ ریاستی مقننہ وجود میں رہتا ہے اور اپنے افعال کو انجام دیتا رہتا ہے۔ ریاست میں مقبول حکومت کے خاتمے کے بعد آئینی مشینری (دفعہ 356 کے تحت) ناکام ہو جانے کی صورت میں صدر راج (President rule) نافذ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پارلیمنٹ آئینی ایمرجنسی کی مدت کے لیے اس ریاست کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل کر لیتی ہے۔

پارلیمنٹ اپنی بین الاقوامی ذمہ داری کو نبھانے کے لیے ریاستی فہرست کے کسی موضوع پر بھی قانون بنا سکتی ہے۔ اگر راجیہ سبھا اس مقصد کے لیے دو تہائی اکثریت سے قرارداد منظور کرتی ہے، خود یا دو یا دو سے زیادہ ریاستوں کی درخواست پر، پارلیمنٹ ریاستی فہرست کے ایک مخصوص موضوع پر قانون بنا سکتی ہے۔

بنیادی حقوق ریاستی مقننہ کے اختیارات پر بھی پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ وہ ایسے قوانین نہیں بنا سکتے جو عوام کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوں۔ ریاستی مقننہ کے ذریعہ منظور کردہ کوئی بھی قانون ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے ذریعہ کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے اگر یہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کے طور پر غیر آئینی پایا جاتا ہے۔

2.8 اکتسابی نتائج (Conclusion)

- ریاستی مقننہ کیا ہے؟ اُس کو جان پایا۔
- یک ایوان اور دو ایوان کی بھی معلومات حاصل کر پایا۔
- ریاستی مقننہ اور قانون ساز کونسل سے طلبہ واقف ہوئے۔
- اسپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے اختیارات اور فرائض سے روبرُو ہوئے۔

- ریاستی مقننہ کے اختیارات اور افعال سے واقفیت حاصل کیا۔
- ریاستی مقننہ کے اختیارات کی حد بندی کی بھی معلومات حاصل کیا۔

2.9 کلیدی الفاظ (Key Words)

- دوایوانیت : دوایوانی نظام، حکومت کا ایسا نظام جس میں مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہوتا ہے
- رقمی بل : ایک منی بل جیسا کہ ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 110 کے تحت بیان کیا گیا ہے ایک ایسا بل ہے جس میں مکمل طور پر ٹیکس لگانے، حکومت کی طرف سے رقم ادھار لینے، ہندوستان کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے اخراجات یا اس کی وصولی سے متعلق دفعات شامل ہیں۔ طور پر فیصلہ لیتے ہیں
- عدالتی نظر ثانی : پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے قانون کو جب اعلیٰ عدلیہ یہ نظر ثانی کرتی ہے کہ یہ قانون دستور کے تحت ہے یا نہیں۔
- دوایوانی : ایسا نظام حکومت جہاں پارلیمنٹ دو ہاوس پر مستمل ہوتا ہے۔
- اختیار : حکم دینے اور اس کو نافذ کرانے کا حق
- امداد باہمی وفاق : اس سے مراد مرکز اور ریاستوں کے درمیان کسی طرح کا تنازعہ کے بجائے دونوں کے درمیان تعاون ہونا چاہیے جو ملک کے فلاح و بہود کے لیے اہم ہے

2.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Answer Questions)

2.10.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Question)

1۔ آئین کے کس دفعہ میں ریاستی اسمبلی میں دوایوان کو ذکر ہے؟

(a) 169 (b) 179 (c) 189 (d) 199

2۔ کسی بھی ریاست کے قانون ساز اسمبلی میں، زیادہ سے زیادہ کتنی نشستیں نہیں ہونی چاہئیں؟

(a) 500 (b) 525 (c) 550 (d) 575

3۔ کسی بھی ریاست کے قانون ساز اسمبلی میں، کم سے کم کتنی نشستیں ہونی چاہئیں؟

(a) 40 (b) 50 (c) 60 (d) 70

4۔ریاستی مقننہ ہندوستان میں حکومت کا ایک اہم حصہ ہے۔

(a)وحدانی نظام (b) صدارتی نظام (c)وفاقی نظام (d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ایسی حکومت جس میں مرکزاور ریاست کے اختیار تقسیم ہوتے ہیں اس قسم کی حکومت کہلاتی ہے۔

(a)وحدانی (b)وفاقی (c)پارلیمانی (d)صدارتی

6۔ریاست میں قانون سازاسمبلی کی مدت کتنے سال کی ہوتی ہے؟

(a)تین سال (b)چار سال (c)پانچ سال (d)چھ سال

7۔ قانون سازاسمبلی میں منتخب ہونے کے لئے کم سے کم کتنے برس کا ہونالازمی ہے؟

20 (a) 23 (b) 25 (c) 28 (d)

8۔آئین کے کس دفعہ کے مطابق اگر کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی ریاست کی مقننہ کے ایوان کارکن مذکورہ بالا نااہلی کا شکار ہو گیا ہے، تو معاملہ ریاست کے گورنر کو بھیجا جائے گا

190 (a) 192 (b) 194 (c) 196 (d)

9۔رقمی بل ریاست اسمبلی کے کس ایوان میں پیش کیا جاتا ہے؟

(a)قانون سازاسمبلی (b) قانون ساز کونسل (c)دونوں میں سے کہیں بھی (d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔ قومی ایمرجنسی کا اعلان کس دفعہ کے تحت کیا جاتا ہے؟

352 (a) 356 (b) 360 (c) (d)ان میں سے کوئی نہیں

2.10.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ریاستی مقننہ کے قانون سازی کے کام کا مختصر جایئزہ لیجئے۔

2۔ریاستی مقننہ پر نوٹ لکھئے۔

3 ۔ قانون سازاسمبلی اور قانون ساز کونسل کی معیاد کو واضح کیجئے۔

4۔دوایونیت(Bicameralism) پر مختصر نوٹ لکھئے۔

5۔ قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے لئے ضروری قابلیت بیان کیجئے۔

2.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ریاستی مقننہ کے اختیارات اور افعال پر روشنی ڈالئے۔

2۔ ریاستی مقننہ کے اختیارات کی حد بندی کا جایئزہ لیجئے۔

3۔ ریاست اسمبلی میں اسپیکر اور نائب اسپیکر کے اختیارات و فرائض پر مضمون لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(a)	2۔	(b)	3۔	(c)	4۔	(c)	5۔	(b)
6۔	(c)	7۔	(c)	8۔	(b)	9۔	(a)	10۔	(a)

اکائی 3۔ مرکز-ریاست قانونی تعلقات

(Center- State Legislative Relations)

اکائی کے اجزاء

3.0	تمہید
3.1	مقاصد
3.2	مرکزاور ریاست کے درمیان قانونی تعلقات: ایک تعارف
3.3	مرکزاور ریاست کے درمیان قانونی تعلقات سے متعلق آئینی دفعات
3.4	خصوصی حالات میں مرکز کو ریاستی معاملات پر قانون بنانے کا اختیار
3.5	مرکزاور ریاستی قوانین میں ٹکراؤ: تضاد کا اصول (آرٹیکل 254)
3.6	قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم کی اہمیت
3.7	مرکزاور ریاست کے درمیان قانون سازی کے مسائل اور چیلنجز
3.8	مرکزاور ریاست کے تعلقات پر کمیشنز کی سفارشات
3.9	اکتسابی نتائج
3.10	کلیدی الفاظ.
3.11	نمونہ امتحانی سوالات
3.11.1	معروضی سوالات کے حامل جوابات
3.11.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
3.11.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

3.0 تمہید (Introduction)

فرض کریں کہ ایک بڑی کمپنی کے مرکزی دفتر اور اس کی شاخوں کے درمیان ذمہ داریاں تقسیم کی گئی ہیں۔ مرکزی دفتر پالیسی بناتا ہے، جبکہ شاخیں مقامی سطح پر فیصلے لیتی ہیں۔ اگر دونوں کے اختیارات واضح نہ ہوں، تو تنازعات اور غیر مؤثر حکمرانی پیدا ہو سکتی ہے۔ یہی اصول کسی وفاقی ملک میں بھی لاگو ہوتا ہے، جہاں مرکز اور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے اختیارات آئین کے ذریعے تقسیم کیے جاتے ہیں۔

بھارت میں، آئین نے مرکزی، ریاستی اور مشترکہ فہرستیں بنا کر یہ تقسیم کی ہے، تاکہ حکمرانی مؤثر اور ہم آہنگ رہے۔ اس اکائی میں، مرکز اور ریاستوں کے قانون سازی کے تعلقات، ان میں پیدا ہونے والے تنازعات، عدلیہ کے کردار، اور اصلاحات پر روشنی ڈالی جائے گی، جو بھارت کے جمہوری اور وفاقی نظام کو مضبوط بنانے میں مدد دیتی ہیں

3.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد، آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مرکز اور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم کو سمجھ سکیں۔
- ریاستی قوانین پر پارلیمنٹ کے کنٹرول اور آئینی دفعات کے تحت اس کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- آئینی اصولوں (مثلاً تضاد کا اصول، اصل مقصد کا نظریہ) مرکز-ریاست تعلقات پر اثر ورسوخ جان سکیں۔
- عدلیہ کے کردار کا تجزیہ کر سکیں کہ وہ مرکز اور ریاست کے درمیان قانون سازی کے تنازعات کو کس طرح حل کرتی ہے۔
- اہم کمیشنز (جیسے سرکاریا اور پنچھی کمیشن) کی سفارشات پر تبادلہ خیال کر سکیں اور ان کا جائزہ لے سکیں۔
- مرکز اور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے چیلنجز کو پہچان سکیں اور ان کے حل کے لیے تجاویز دے سکیں۔

9.2 مرکز اور ریاست کے درمیان قانونی تعلقات: ایک تعارف (Legal Relations between the Centre and the States: An Introduction)

مرکز اور ریاست کے درمیان قانونی تعلقات سے مراد وہ اصول اور ضوابط ہیں جو یہ طے کرتے ہیں کہ قانون سازی کے اختیارات مرکز اور ریاستوں کے درمیان کیسے تقسیم ہوں گے۔ ایک وفاقی نظام میں، جیسے کہ بھارت میں، حکومت کے دو درجے ہوتے ہیں: مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتیں۔ آئین ایک واضح ڈھانچہ فراہم کرتا ہے تاکہ دونوں سطحوں کی حکومتیں بغیر کسی مداخلت کے اپنے فرائض انجام دے سکیں۔

وفاقی نظام میں مرکز اور ریاست کے درمیان قانونی تعلقات کی اہمیت(Importance of Center-State Legislative Relations in a Federal System)

وفاقی طرز حکومت میں، اختیارات کو مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ قومی اتحاد اور علاقائی خود مختاری کے درمیان توازن برقرار رکھا جاسکے(K.C Wheare, 1963)۔ اس قانونی تعلق کا مقصد یہ ہے کہ مرکز اور ریاستوں کے اختیارات کی حدود کو واضح کیا جائے تاکہ تنازعات کو روکا جاسکے اور حکومتی معاملات کو مؤثر انداز میں چلایا جاسکے۔

بھارتی آئین میں قانون سازی کے اختیارات کو تین فہرستوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. مرکزی فہرست (Union List): وہ امور جن پر صرف پارلیمنٹ قانون بنا سکتی ہے، جیسے کہ دفاع، خارجہ امور اور کرنسی۔
2. ریاستی فہرست (State List): وہ امور جن پر ریاستی اسمبلیاں قانون سازی کر سکتی ہیں، جیسے کہ پولیس، صحت اور زراعت۔

.3 مشترکہ فہرست (Concurrent List): وہ امور جن پر مرکز اور ریاست دونوں قانون بنا سکتے ہیں، جیسے کہ تعلیم، مزدوری کے قوانین اور ماحولیات۔

تاہم، کچھ حالات میں مرکزی حکومت کو ریاستی معاملات میں مداخلت کا اختیار حاصل ہوتا ہے، جیسے کہ قومی سلامتی یا بین الاقوامی معاہدوں کے نفاذ کے معاملات میں۔ یہ نظام اس لیے ضروری ہے تاکہ مرکز اور ریاستوں کے درمیان طاقت کا غیر ضروری ارتکاز نہ ہو اور آئینی ڈھانچہ برقرار رہے۔

الغرض مرکز اور ریاست کے درمیان قانونی تعلقات کو سمجھنا ایک وفاقی نظام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بھارتی آئین نے ایک مؤثر نظام متعین کیا ہے جو قانون سازی کے اختیارات کو واضح طور پر تقسیم کرتا ہے، تاکہ قومی اتحاد اور علاقائی خود مختاری کے درمیان توازن قائم رکھا جا سکے۔ آئندہ حصوں میں، ان آئینی شقوں اور اصولوں کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا جو مرکز اور ریاست کے قانونی تعلقات کو منظم کرتے ہیں۔

3.3 مرکز اور ریاست کے درمیان قانونی تعلقات سے متعلق آئینی دفعات (Constitutional Provisions Related to Center-State Legislative Relations)

بھارتی آئین نے مرکز اور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے اختیارات کو واضح طور پر تقسیم کیا ہے تاکہ حکومت مؤثر طریقے سے کام کر سکے، تنازعات سے بچا جا سکے اور اختیارات میں توازن برقرار رکھا جا سکے۔ آئین میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ کون سے امور پر مرکز اور ریاستیں قانون بنا سکتی ہیں۔ درج ذیل آئینی دفعات اس تعلق کو واضح کرتی ہیں۔

1. آرٹیکل 245: قانون سازی کے جغرافیائی حدود

آرٹیکل 245 یہ طے کرتا ہے کہ کس علاقے میں مرکز اور ریاست قانون سازی کر سکتے ہیں:

- پارلیمنٹ پورے بھارت یا کسی مخصوص علاقے کے لیے قانون بنا سکتی ہے۔
- ریاستی اسمبلیاں صرف اپنی ریاست کے اندر قانون بنا سکتی ہیں۔
- بعض خاص حالات میں، پارلیمنٹ کسی مخصوص ریاست یا علاقے کے لیے قانون بنا سکتی ہے، جیسے کہ ایمرجنسی کی صورت میں۔
- یہ دفعہ مرکز اور ریاستوں کے اختیارات کو واضح کرتی ہے تاکہ قانون سازی میں مداخلت نہ ہو۔

2. آرٹیکل 246: قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

آرٹیکل 246 قانون سازی کے اختیارات کو تین فہرستوں میں تقسیم کرتا ہے، جنہیں ساتویں شیڈول کہا جاتا ہے:

(A) مرکزی فہرست (Union List) – صرف پارلیمنٹ کے اختیارات

یہ وہ امور ہیں جن پر صرف پارلیمنٹ قانون بنا سکتی ہے کیونکہ یہ پورے ملک کے لیے اہم ہیں۔ اس فہرست میں 100 موضوعات شامل ہیں، جیسے کہ :

- دفاع (فوج، نیوی، ایئر فورس)
- خارجہ امور (دیگر ممالک سے تعلقات، اقوام متحدہ)
- جوہری توانائی
- ریلوے
- کرنسی اور بینکاری
- ٹیلی کمیونیکیشن (فون، انٹرنیٹ، براڈکاسٹنگ)

چونکہ یہ معاملات پورے ملک پر اثر انداز ہوتے ہیں، اس لیے صرف مرکزی حکومت کو ان پر قانون بنانے کا اختیار ہے۔

(B) ریاستی فہرست (State List) صرف ریاستوں کے اختیارات

یہ وہ امور ہیں جن پر صرف ریاستی اسمبلیاں قانون بنا سکتی ہیں کیونکہ یہ ریاستوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس فہرست میں 61 موضوعات شامل ہیں، جیسے کہ :

- پولیس
- صحت عامہ (ہسپتال، صفائی)
- زراعت
- زمین اور لینڈ ریونیو
- پانی کی فراہمی
- مقامی حکومت (بلدیات، پنچایتیں)

چونکہ ہر ریاست کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں، اس لیے انہیں اپنے معاملات پر قانون بنانے کا حق دیا گیا ہے۔

(C) مشترکہ فہرست (Concurrent List) مرکز اور ریاستوں دونوں کے اختیارات

یہ وہ امور ہیں جن پر مرکز اور ریاست دونوں قانون بنا سکتے ہیں۔ اس فہرست میں 52 موضوعات شامل ہیں، جیسے کہ :

- تعلیم
- فوجداری قانون

- شادی اور طلاق
- بینک کرپسی اور دیوالیہ پن
- جنگلات
- تجارتی یونین
- مزدوروں کے قوانین

اگر مرکز اور ریاست ایک ہی موضوع پر الگ الگ قانون بنائیں اور ان میں تضاد ہو، تو مرکزی قانون کو فوقیت حاصل ہو گی (آرٹیکل 254)۔اس سے قومی یکجہتی برقرار رہتی ہے اور ریاستوں کو بھی لچک دی جاتی ہے۔

3. بچ جانے والے اختیارات (Residuary Powers) آرٹیکل 248

آئین میں کچھ موضوعات کا ذکر نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ وہ اس وقت موجود نہیں تھے۔ایسے تمام نئے معاملات کے بارے میں قانون بنانے کا اختیار پارلیمنٹ کو دیا گیا ہے۔ان معاملات میں شامل ہیں:

- سائبر قوانین
- خلائی تحقیق
- مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence)

یہ قانون سازی کا ایک نیا شعبہ ہے، اس لیے اسے مرکز کے اختیار میں رکھا گیا ہے۔

4. مرکز کو ریاستی معاملات میں قانون سازی کا اختیار (Power of the Centre to Legislate on State Matters)

کچھ خاص حالات میں، پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے معاملات پر بھی قانون بنانے کی اجازت دی گئی ہے:

- آرٹیکل 249: اگر راجیہ سبھا دو تہائی اکثریت سے قرارداد پاس کرے، تو پارلیمنٹ قومی مفاد میں ریاستی فہرست کے موضوعات پر قانون بنا سکتی ہے۔
- آرٹیکل 250: اگر ملک میں ایمرجنسی نافذ ہو، تو پارلیمنٹ ریاستی معاملات پر بھی قانون بنا سکتی ہے۔
- آرٹیکل 252: اگر دو یا زیادہ ریاستیں پارلیمنٹ سے درخواست کریں، تو پارلیمنٹ ان کے لیے قانون بنا سکتی ہے۔
- آرٹیکل 253: بین الاقوامی معاہدے پورے کرنے کے لیے، پارلیمنٹ کو کسی بھی موضوع پر قانون بنانے کا اختیار ہے، چاہے وہ ریاستی فہرست میں ہی کیوں نہ ہو۔

5. قانون میں تضاد کی صورت میں کیا ہو گا؟ (Doctrine of Repugnancy – Article 254)

اگر مرکز اور ریاست مشترکہ فہرست کے کسی موضوع پر الگ الگ قانون بنائیں اور ان میں تضاد ہو، تو:

- مرکزی قانون کو فوقیت حاصل ہو گی اور ریاستی قانون ختم ہو جائے گا۔
- اگر ریاست کا قانون صدرِ جمہوریہ کی منظوری سے بنایا گیا ہو، تو وہ مرکزی قانون کے باوجود نافذ رہ سکتا ہے۔
- یہ قانون سازی میں تنازعات کو حل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

الغرض بھارتی آئین میں قانون سازی کے اختیارات کو منظم اور متوازن رکھنے کے لیے واضح اصول دیے گئے ہیں۔ آرٹیکل 245 سے 254 کے ذریعے یہ طے کیا گیا ہے کہ کن امور پر ریاستیں قانون بنا سکتی ہیں اور کن پر مرکز کو اختیار حاصل ہے۔ تاہم، خاص حالات میں پارلیمنٹ کو ریاستی معاملات پر بھی قانون سازی کا حق دیا گیا ہے، تاکہ قومی مفاد اور بین الاقوامی معاہدے مکمل کیے جا سکیں۔

3.4 خصوصی حالات میں مرکز کو ریاستی معاملات پر قانون بنانے کا اختیار (Special Provisions for Parliament to Make Laws on State Subjects)

بھارتی آئین ایک وفاقی نظام پر مبنی ہے، جہاں مرکز اور ریاستوں کے اختیارات الگ الگ ہیں۔ عام طور پر، ریاستی حکومتیں اپنی فہرست (State List) میں شامل موضوعات پر خود قانون بناتی ہیں۔ لیکن کچھ خاص حالات میں مرکزی حکومت کو بھی ریاستی معاملات پر قانون سازی کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ خصوصی اختیارات ملک کی سیکورٹی، یکجہتی، اور بہتر حکمرانی کے لیے دیے گئے ہیں۔

وہ حالات جب پارلیمنٹ ریاستی معاملات پر قانون بنا سکتی ہے

1. قومی مفاد میں (In the National Interest) (آرٹیکل 249)

اگر کسی ریاستی معاملے کی اہمیت پورے ملک کے لیے بڑھ جائے، تو پارلیمنٹ کو مداخلت کا حق دیا جا سکتا ہے۔ آرٹیکل 249 کے تحت:

- راجیہ سبھا (ایوان بالا) کو دو تہائی اکثریت سے ایک قرارداد پاس کرنی ہوتی ہے کہ کوئی مخصوص ریاستی موضوع قومی مفاد میں ہے۔
- اس کے بعد پارلیمنٹ کو اختیار مل جاتا ہے کہ وہ اس پر قانون بنا سکے۔
- یہ قانون زیادہ سے زیادہ ایک سال تک نافذ رہ سکتا ہے، لیکن راجیہ سبھا اسے مزید بڑھا سکتی ہے۔

مثال کے طور پر، اگر زرعی پیداوار یا پانی کی تقسیم کسی ایک ریاست کا معاملہ ہونے کے باوجود پورے ملک کو متاثر کرنے لگے، تو پارلیمنٹ اس پر قانون بنا سکتی ہے۔

2. قومی ایمرجنسی کے دوران (During a National Emergency) (آرٹیکل 250)

اگر ملک میں قومی ایمرجنسی نافذ کر دی جائے (آرٹیکل 352 کے تحت)، تو مرکز کو خصوصی اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں۔

- ایمر جنسی کے دوران، پارلیمنٹ ریاستی فہرست کے موضوعات پر بھی قانون بنا سکتی ہے۔
- یہ قوانین صرف ایمر جنسی کی مدت تک نافذ رہتے ہیں۔
- جیسے ہی ایمر جنسی ختم ہو جاتی ہے، ریاستوں کو ان معاملات پر دوبارہ اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر ملک میں جنگ یا اندرونی بغاوت ہو، تو مرکزی حکومت کو پولیس، صحت عامہ، اور قانون و انتظام جیسے معاملات پر مکمل کنٹرول لینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

3. دو یا زیادہ ریاستوں کی درخواست پر (At the Request of Two or More States) (آرٹیکل 252)

کبھی کبھار، کئی ریاستیں کسی مخصوص مسئلے پر ایک جیسے قوانین چاہتی ہیں، تاکہ مشترکہ پالیسی بن سکے۔

- اس صورت میں، دو یا زیادہ ریاستیں پارلیمنٹ سے درخواست کر سکتی ہیں کہ وہ ان کے لیے ایک مشترکہ قانون بنائے۔
- یہ قانون صرف انہی ریاستوں پر لاگو ہوگا جو درخواست کریں گی۔
- بعد میں، دوسرے ریاستیں بھی اس قانون کو اپنا سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر، اگر کئی ریاستوں میں دریاؤں کی آلودگی ایک بڑا مسئلہ بن جائے، تو وہ پارلیمنٹ سے ایک مشترکہ ماحولیاتی قانون بنانے کی درخواست کر سکتی ہیں۔

4. بین الاقوامی معاہدوں پر عمل درآمد کے لیے (For the Implementation of International Treaties) (آرٹیکل 253)

کبھی کبھی، بھارت دیگر ممالک یا بین الاقوامی تنظیموں (مثلاً اقوام متحدہ) کے ساتھ معاہدے کرتا ہے۔ ان معاہدوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے:

- پارلیمنٹ کسی بھی معاملے پر قانون بنا سکتی ہے، چاہے وہ ریاستی فہرست کا ہی کیوں نہ ہو۔
- ایک بار قانون بن جانے کے بعد، تمام ریاستوں کو اس کی پابندی کرنی ہوگی۔

مثال کے طور پر، اگر بھارت کسی ماحولیاتی تحفظ کے عالمی معاہدے پر دستخط کرے، تو پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل ہوگا

3.5. مرکز اور ریاستی قوانین میں ٹکراؤ: تضاد کا اصول (آرٹیکل 254). (Conflict Between Central and State Laws: Doctrine of Repugnancy (Article 254

بھارتی آئین میں مرکز اور ریاستوں کو مختلف موضوعات پر قانون بنانے کا حق دیا گیا ہے۔ مشترکہ فہرست (Concurrent List) میں دونوں حکومتیں قانون بنا سکتی ہیں، لیکن اگر کسی معاملے پر مرکز اور ریاست کے قوانین میں تضاد ہو جائے، تو آئین کا آرٹیکل 254 اس مسئلے کو حل کرنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ اسے تضاد کا اصول (Doctrine of Repugnancy) کہا جاتا ہے۔

آرٹیکل 254 کے اہم نکات

1. جب مرکزاور ریاست کے قوانین میں ٹکراؤ ہو

- اگر مرکزاور ریاست دونوں کسی ایک ہی موضوع پر قانون بنائیں اوران قوانین میں اختلاف ہو، تو مرکزی قانون کو فوقیت حاصل ہو گی اور ریاستی قانون کالعدم ہو جائے گا۔
- اس اصول کا مقصد پورے بھارت میں قانونی یکجہتی قائم رکھنا ہے۔

2. استثنا—صدر کی منظوری والا ریاستی قانون

- اگر کوئی ریاستی قانون، مرکزی قانون سے مختلف ہو، لیکن صدرِ جمہوریہ نے اس کی منظوری دے دی ہو، تو وہ قانون اس مخصوص ریاست میں نافذ العمل رہ سکتا ہے۔
- لیکن، اگر پارلیمنٹ چاہے تو بعد میں اس ریاستی قانون کو ختم یا تبدیل کر سکتی ہے۔

3. سپریم کورٹ کا کردار

- سپریم کورٹ ایسے تنازعات کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- اگر کوئی ریاستی قانون مرکزی قانون سے متصادم ہو، تو سپریم کورٹ اسے کالعدم قرار دے سکتی ہے۔

مرکزاور ریاست کے قوانین میں تضاد کی مثالیں

کروناندھی بنام یونین آف انڈیا (1979) کے مقدمے میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اگر مرکزاور ریاست کے قوانین میں تضاد ہو، تو مرکزی قانون کو برتری حاصل ہو گی۔

ریاست مہاراشٹر بنام بھرت شانتی لال شاہ (2002) کیس میں، مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (MCOCA) کو برقرار رکھا گیا کیونکہ اسے صدرِ جمہوریہ کی منظوری حاصل تھی، حالانکہ اس میں کچھ نکات مرکزی قانون سے ملتے جلتے تھے۔

بالآخر تضاد کے اصول (Doctrine of Repugnancy) کی مدد سے آئین یہ یقینی بناتا ہے کہ اگر مرکزاور ریاستوں کے قوانین میں اختلاف ہو، تو مرکزی قانون کو فوقیت حاصل ہو گی تاکہ پورے ملک میں یکساں اور منظم قانونی نظام قائم رہے۔ تاہم، صدر کی منظوری سے کچھ ریاستی قوانین مخصوص حالات میں برقرار رہ سکتے ہیں۔

3.6 قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم کی اہمیت (Distribution of Legislative Power & Importance)

بھارت میں مرکزاور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم ایک متوازن وفاقی نظام (Federal System) کو یقینی بناتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مرکزاور ریاستیں اپنی اپنی ذمہ داریوں کو مؤثر طریقے سے انجام دیں اور ایک دوسرے کے معاملات میں بلاوجہ مداخلت نہ کریں۔

اہم نکات

1. وفاقی نظام کو برقرار رکھتا ہے

آئین میں اختیارات کو تین فہرستوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

- مرکزی فہرست (Union List)–صرف پارلیمنٹ قانون بنا سکتی ہے۔
- ریاستی فہرست (State List)–صرف ریاستی اسمبلیاں قانون بنا سکتی ہیں۔
- مشترکہ فہرست (Concurrent List)–مرکز اور ریاستیں دونوں قانون بنا سکتی ہیں۔

اس تقسیم سے ریاستوں کو خود مختاری ملتی ہے جبکہ مرکز قومی سطح کے امور سنبھالتا ہے۔

2. قومی یکجہتی اور اتحاد کو یقینی بناتا ہے

- مرکزی فہرست میں شامل معاملات جیسے دفاع، خارجہ پالیسی، اور کرنسی پورے ملک کے لیے یکساں قوانین کے تحت چلتے ہیں۔
- اگر کسی ریاست میں بحران ہو تو مرکز مداخلت کر کے استحکام قائم رکھ سکتا ہے۔

3. مرکز اور ریاستوں کے درمیان تنازعات کم کرتا ہے

- آئین میں واضح طور پر طے کیا گیا ہے کہ کون سے قوانین مرکز بنائے گا اور کون سے ریاستیں، جس سے اختلافات کم ہوتے ہیں۔
- اگر مرکز اور ریاست کے قانون میں تضاد ہو، تو آرٹیکل 254 کے تحت مرکزی قانون کو فوقیت حاصل ہو گی۔

4. لچکدار نظام فراہم کرتا ہے

- کچھ خاص حالات میں مرکز کو ریاستی معاملات پر قانون بنانے کا اختیار حاصل ہوتا ہے (آرٹیکل 249، 250، 252، 253 کے تحت)۔
- اس سے حکومت وقت کے ساتھ بدلتی ضروریات کو پورا کر سکتی ہے۔

5. مشترکہ طرزِ حکمرانی کو فروغ دیتا ہے

- مشترکہ فہرست (Concurrent List) میں ایسے معاملات شامل ہیں جن پر مرکز اور ریاستیں مل کر قانون بنا سکتی ہیں، جیسے تعلیم، ماحولیات، اور فوجداری قوانین۔
- اس سے بہتر پالیسی سازی اور مؤثر حکمرانی ممکن ہوتی ہے۔

الغرض قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم بھارت میں مضبوط اور متوازن حکومتی نظام کو یقینی بناتی ہے۔ اس سے مرکز اور ریاستوں کے درمیان توازن برقرار رہتا ہے اور دونوں سطحوں پر بہتر حکمرانی ممکن ہوتی ہے

3.7 مرکز اور ریاست کے درمیان قانون سازی کے مسائل اور چیلنجز (Legislative Issues and Challenges between the Centre and the States)

بھارت کے آئین میں مرکز اور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے اختیارات کی واضح تقسیم کی گئی ہے، لیکن عملی طور پر کئی مسائل اور چیلنجز پیدا ہوتے ہیں، جو حکمرانی اور وفاقی نظام کو متاثر کر سکتے ہیں۔

اہم چیلنجز:

- مرکز کا زیادہ اختیار استعمال کرنا—مرکز بعض اوقات آرٹیکل 249، 250، اور 356 جیسے اختیارات کا استعمال کر کے ریاستی حکومتوں کے اختیارات کم کر دیتا ہے۔
- آرٹیکل 356 (صدر راج) کا غلط استعمال—بعض مواقع پر مرکزی حکومت سیاسی بنیادوں پر ریاستی حکومت کو برطرف کر دیتی ہے، جس سے جمہوری عمل متاثر ہوتا ہے۔
- مشترکہ فہرست میں قوانین کا تنازع—جب مرکز اور ریاستیں ایک ہی موضوع پر مختلف قوانین بناتی ہیں، تو اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ آرٹیکل 254 کے تحت مرکزی قوانین کو برتری حاصل ہوتی ہے، جس سے ریاستوں میں ناراضی پیدا ہو سکتی ہے۔
- ریاستوں کا مالیاتی انحصار—ریاستوں کے پاس محدود مالی وسائل ہوتے ہیں اور وہ ترقیاتی کاموں کے لیے مرکز سے فنڈز پر انحصار کرتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کے فیصلے متاثر ہو سکتے ہیں۔
- گورنر کی مداخلت—چونکہ گورنر کو مرکز مقرر کرتا ہے، بعض اوقات وہ ریاستی حکومت کے قوانین کو منظور کرنے میں تاخیر یا رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں، جس سے سیاسی مسائل جنم لیتے ہیں۔
- عدالتی فیصلوں میں تاخیر—سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس مرکز اور ریاستوں کے تنازعات حل کرتی ہیں، لیکن قانونی عمل میں تاخیر کی وجہ سے کئی مسائل لمبے عرصے تک حل نہیں ہو پاتے۔

الغرض ان مسائل کو حل کرنے کے لیے مرکز اور ریاستوں کے درمیان بہتر تعاون، واضح اصولوں، اور اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ایک متوازن نظام ہی مؤثر حکمرانی کو یقینی بنا سکتا ہے۔

3.8 مرکز اور ریاست کے تعلقات پر کمیشنز کی سفارشات (Recommendations of Commissions on Centre State Relations)

بھارت میں مرکز اور ریاستوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے مختلف کمیشنز بنائے گئے، جنہوں نے آئین کا جائزہ لے کر بہتر قانون سازی اور ہم آہنگی کے لیے سفارشات پیش کیں۔ ان کمیشنز کا مقصد اختیارات کی منصفانہ تقسیم، تنازعات کو کم کرنا اور مشترکہ طرز حکمرانی کو فروغ دینا تھا۔

اہم کمیشنز اور ان کی سفارشات

1 .سرکاریا کمیشن (Sarkariya Commission) (1983)

یہ کمیشن مرکزاور ریاستوں کے تعلقات کا جائزہ لینے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس کی اہم سفارشات مندرجہ ذیل ہیں:

- ریاستی فہرست کو زیادہ اہمیت دی جائے تاکہ وفاقی ڈھانچہ مضبوط ہو۔
- آرٹیکل 356 (صدر راج) کا استعمال صرف انتہائی سنگین حالات میں کیا جائے تاکہ اس کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔
- مشترکہ فہرست (Concurrent List) میں قانون بنانے سے پہلے ریاستوں سے مشورہ لینا ضروری ہو۔
- بین الریاستی کونسل (Inter-State Council) کو مضبوط کیا جائے تاکہ مرکزاور ریاستوں کے درمیان بہتر تعاون ہو۔

2. پنچھی کمیشن (Punchi Commission) (2007)

یہ کمیشن سیاسی اور اقتصادی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزاور ریاستوں کے تعلقات کا تجزیہ کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس کی اہم سفارشات مندرجہ ذیل ہیں:

- گورنر کا کردار محدود ہونا چاہیے اور انہیں ریاستی قوانین کی منظوری یا مسترد کرنے میں غیر جانبدار رہنا چاہیے۔
- بین الریاستی تجارت اور معیشت کے مسائل حل کرنے کے لیے الگ کمیشن بنایا جائے۔
- مرکز کو ریاستی معاملات میں غیر ضروری مداخلت سے گریز کرنا چاہیے تاکہ ریاستوں کو زیادہ خود مختاری ملے۔

3. آئینی جائزہ کمیشن (Commission for the Review of the Constitution) (2000)

یہ کمیشن آئینی اصلاحات کے لیے بنایا گیا تھا، جس نے تجویز دی:

- مشترکہ فہرست (Concurrent List) میں ریاستوں کے قوانین کو تب تک برقرار رکھا جائے جب تک وہ قومی مفاد سے متصادم نہ ہوں۔
- ریاستوں کے قانون سازی کے اختیارات میں اضافہ کیا جائے تاکہ انہیں زیادہ خود مختاری ملے۔
- مرکزاور ریاستوں کے درمیان تنازعات حل کرنے کے لیے بہتر نظام بنایا جائے۔

الغرض یہ کمیشنز بھارت کے وفاقی ڈھانچے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی سفارشات ریاستوں کو زیادہ خود مختاری دینے، مرکز کے اختیارات کو محدود کرنے اور مرکز و ریاست کے درمیان بہتر تعاون قائم کرنے پر زور دیتی ہیں۔ تاہم، ان سفارشات پر مکمل عمل درآمد ایک چیلنج ہے۔

3.9 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی میں ہم نے مندرجہ ذیل نکات سیکھے:

- مرکزاور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم کو جانا۔

- ریاستی قوانین پر پارلیمنٹ کے کنٹرول اور آئینی دفعات کے تحت اس کے کردار کی وضاحت کو سمجھا۔
- آئینی اصولوں (مثلاً تضاد کا اصول، اصل مقصد کا نظریہ) کا مرکز-ریاست تعلقات پر اثر ورسوخ کی معلومات حاصل کیا۔
- مرکز اور ریاست کے درمیان قانون سازی کے تنازعات میں عدلیہ کا کردار کو جانا۔
- اہم کمیشنز جیسے سرکاریا اور پنچھی کمیشن کی سفارشات کو سمجھا۔
- مرکز اور ریاستوں کے درمیان قانون سازی کے چیلنجز اور ان کے حل کے لیے تجاویز کو جانا۔

3.10 کلیدی الفاظ (Key words)

وفاقی (Federal)	:	ایسا نظام جہاں مرکز اور ریاستوں کے اختیارات تقسیم ہوں۔
ہم آہنگی (Coordination)	:	مختلف اداروں یا حکومتوں کے درمیان باہمی تعاون۔
تنازع (Conflict)	:	کسی معاملے پر اختلاف یا جھگڑا، جیسے قوانین میں ٹکراؤ۔
اصلاحات (Reforms)	:	بہتری کے لیے تبدیلیاں، جیسے قانون سازی کے نظام میں بہتری۔
قانون سازی (Legislation)	:	نئے قوانین بنانا یا پرانے قوانین میں ترمیم کرنا۔

3.11 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

3..111 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. بھارت میں قانون سازی کے اختیارات کس طرح تقسیم کیے گئے ہیں؟:

(a) صرف مرکز کے پاس اختیارات ہیں (b) صرف ریاستوں کے پاس اختیارات ہیں

(c) مرکز، ریاستوں اور مشترکہ فہرست میں تقسیم ہیں (d) مرکز اور ریاستوں کے پاس ایک جیسے اختیارات ہیں

2. آئین کے کس آرٹیکل کے تحت پارلیمنٹ کو مشترکہ فہرست میں قانون بنانے کا اختیار دیا گیا ہے؟

(a) آرٹیکل 245 (b) آرٹیکل 246 (c) آرٹیکل 356 (d) آرٹیکل 370

3. اگر کسی ریاستی قانون اور مرکزی قانون میں تضاد ہو تو کون سا قانون نافذ ہوگا؟

(a) ریاستی قانون (b) مرکزی قانون

(c) جسے سپریم کورٹ درست سمجھے (d) دونوں قوانین ایک ساتھ نافذ ہوں گے

4. آرٹیکل 254 کا تعلق کس آئینی نظریے سے ہے؟

(a) نظریہ رنگا ہوا قانون (Doctrine of Colorable Legislation)

(b) نظریہ اصل مقصد (Doctrine of Pith and Substance)

(c) نظریہ تضاد (Doctrine of Repugnancy)

(d) نظریہ بنیادی ڈھانچہ (Basic Structure Doctrine)

5. گردو یا زیادہ ریاستیں کسی مخصوص موضوع پر قانون سازی کے لیے پارلیمنٹ سے درخواست کریں تو وہ کس آرٹیکل کے تحت قانون بنا سکتا ہے؟

(a) آرٹیکل 250۔ (b) آرٹیکل 252 (c) آرٹیکل 248 (d) آرٹیکل 356

6. صدر ریاستی قانون کو کس صورت میں روک سکتا ہے؟

(a) اگر وہ مرکزی قانون سے متصادم ہو (b) اگر گورنر اسے منظوری کے لیے صدر کے پاس بھیجے

(c) اگر وہ قومی مفاد کے خلاف ہو (d) ان سب صورتوں میں

7. ریاست اور مرکز کے درمیان تنازعات کو کون سا ادارہ حل کرتا ہے؟

(a) لوک سبھا (b) راجیہ سبھا (c) سپریم کورٹ (d) الیکشن کمیشن

8. سرکاریا کمیشن کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

(a) مالی تقسیم کا جائزہ لینا۔ (b) عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنانا

(c) مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختیارات کے تعلقات کا جائزہ لینا (d) تعلیم کے شعبے میں اصلاحات لانا

9. پنچھی کمیشن نے گورنر کے کردار کے بارے میں کیا تجویز دی؟

(a) گورنر کو مکمل اختیارات دیے جائیں (b) گورنر کو غیر جانبدار ہونا چاہیے

(c) گورنر کو صرف صدر کے مشورے پر عمل کرنا چاہیے (d) گورنر کا عہدہ ختم کر دینا چاہیے

10. آرٹیکل 356 کس صورتحال میں نافذ کیا جاتا ہے؟

(a) جب کوئی ریاستی حکومت ناکام ہو جائے (b) جب کوئی ریاست قانون سازی نہ کر سکے

(c) جب کسی ریاست میں مالی بحران پیدا ہو (d) جب ریاست اور مرکز کے درمیان تعلقات خراب ہو جائیں

3.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. بھارت میں قانون سازی کے اختیارات کتنی فہرستوں میں تقسیم کیے گئے ہیں؟ بیان کیجئے۔

2. مرکز اور ریاست کے درمیان قانون سازی کے تنازعات کو حل کرنے میں سپریم کورٹ کا کیا کردار ہے؟ واضح کیجئے۔

3. آرٹیکل 254 کا قانون سازی کے حوالے سے کیا مطلب ہے؟ قلم بند کیجئے

4. سرکاریا کمیشن نے مرکز اور ریاستی تعلقات میں کیا بہتری تجویز کی؟ وضاحت کیجئے۔

5. مرکز اور ریاست کے درمیان قانون سازی کے تنازعات کو حل کرنے کے لیے آئین میں کون سے اہم اصول یا نظریات دیے گئے ہیں؟ مختصر روشنی ڈالیئے۔

3.11.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ آرٹیکل 246 کے تحت مرکز، ریاست، اور مشترکہ فہرست میں قانون سازی کے اختیارات کو وضاحت تفصیل کے ساتھ بیان کیجیے۔

2۔ اگر ریاستی اور مرکزی قانون میں ٹکراؤ ہو تو آئین کے تحت اس کا کیا حل نکالا جاتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

3۔ گورنر کا ریاستی قانون سازی میں کیا کردار ہے، اور وہ کس صورت میں کسی قانون کو صدر کے پاس بھیج سکتا ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔ (c)	2۔ (b)	3۔ (b)	4۔ (c)	5۔ (b)
6۔ (c)	7۔ (c)	8۔ (c)	9۔ (b)	10۔ (a)

اکائی-4 ایوان میں بل کے اقسام

(Kinds of Bill in the House)

اکائی کے اجزاء

4.0 تمہید

4.1 مقاصد

4.2 بل کے لوازم

4.3 پارلیمنٹ میں بلوں کی اقسام

4.4 مواد کی نوعیت پر مبنی بلوں کی درجہ بندی

4.5 عام بل اور منی بل میں فرق

4.6 پارلیمنٹ میں قانون سازی کا عمل

4.7 اکتسابی نتائج

4.8 کلیدی الفاظ

4.9 نمونہ امتحانی سوالات

4.9.1 معروضی سوالات کے حامل جوابات

4.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

4.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

4.0 تمہید(Introduction)

اس اکائی کا مقصد طلبہ کو ایوان میں مختلف قسم کے بلوں سے روبرو کرانا ہے۔

بل، مختصراً، قانون یا قانون سازی کا مسودہ ہے جسے اتھارٹی سے منظور ہونا باقی ہے۔ منظور یا منظور نہ ہونے پر، بل کی کوئی قانونی قدر نہیں ہوتی۔ دریں اثنا، مقننہ حکومت کا وہ عضو ہے جو ریاست کے امن وامان کی تشکیل سے متعلق ہے-ان میں مذکورہ قانون کو ایک بل کی شکل میں بنانا،

پہلے سے موجود قانون کو کسی ایکٹ کے ذریعہ ترمیم کرنا، کسی قانون کو تبدیل کرنا یا ہٹانا شامل ہے۔ معاشرے کی بدلتی ہوئی ضرورت کے مطابق قانونی ادارے، عاملہ اور عدلیہ، بالترتیب ان قوانین کے نفاذ اور تشریح کا کام انجام دیتے ہیں۔

بلوں کو صرف مقننہ میں پیش کیا جاسکتا ہے اور حکومت کے دیگر اداروں کی طرف سے اس پر عمل درآمد یا تشریح کرنے سے پہلے ان کی منظوری اس میں موجود ایوان (ہاؤس) کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ چونکہ بل کی ایک سے زیادہ اقسام ہیں، اس لیے ان کی منظوری یا پاس ہونے کا طریقہ کار بل کی قسم اور ملک کے فلاح مختلف ہے۔

قانون بنانا پارلیمنٹ کا بنیادی کام ہے۔ لہٰذا، کوئی بھی قانون سازی کی تجویز جسے قانون کے طور پر بنایا جانا ہے، اسے بل کی صورت میں پارلیمنٹ کے سامنے لایا جانا چاہیے۔ بل کسی بھی قانون سازی کا مسودہ ہوتا ہے اور یہ پارلیمنٹ کا ایکٹ نہیں بن سکتا، اس طرح، اسے ایک قانون نہیں بن سکتا، جب تک کہ اسے پارلیمنٹ کے ایوانوں کے صدر کی منظوری نہ مل جائے۔ ایک ایکٹ بننے کے لیے اسے پارلیمنٹ کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، اس سے پہلے کہ یہ اصل میں پارلیمنٹ کا ایکٹ بن جائے۔ یہ طریقہ کار ریاستی قانون ساز اداروں میں بھی ایسا ہی ہے

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کا مقصد،

- طلبہ کو ایوان میں مختلف قسم کے بلوں سے روبرو کرانا ہے۔
- اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ مختلف بلوں کی نوعیت اور اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- ایوان میں بلوں کو کس طرح اور کیسے پیش کیا جاتا ہے، اس کی وضاحت ہو گی۔
- ایوان میں بلوں کو پیش کرنے، ترمیم کرنے، منسوخ کرنے اور اس کی ترتیب سے روشناس کرایا جائیگا۔

4.2 بل کے لوازم (Essentials of a Bill)

کچھ ضروری چیزیں ہیں جو کسی بل کو پارلیمنٹ کے ایکٹ سے الگ کرتی ہیں۔ ایک بل ایک مسودہ ہے، جو پارلیمنٹ میں مختلف مراحل سے گزر کر کثرت رائے بنا پر ہوتا ہے اُس کے کوئی بھی بل ریاست کے ضرورت اور عوام کی فلاح کو سامنے رکھ کر تشکیل دیا جاتا ہے جو ایون میں عوام کے نمائندوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جس کو سرکار میں کابینہ کے اراکین اپنے محکمے کی ضرورت کے اعتبار سے بناتے ہیں اور پیش کرتے ہیں۔ صدر کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے، جس کے بعد، یہ ایکٹ بن جاتا ہے۔ ہے اور پھر وزیر یا پرائیویٹ ممبر پارلیمنٹ کے ایوانوں میں پیش کر سکتے ہیں۔ بل پبلک بل یا پرائیویٹ بل جیسے جس کی الگ الگ قسمیں ہوتی ہے اگر لوک سبھا تحلیل ہو جاتی ہے تو وہ زیر التوا بل ختم ہو جاتا ہے۔

4.2.1 بل کیا ہیں؟(What are Bills)

- پارلیمنٹ کے تناظر میں، بل نئے قوانین، یا موجودہ قوانین میں ترامیم کے لیے تجاویز ہیں، جنہیں پارلیمنٹ کے سامنے بحث اور منظوری یا مسترد کرنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔
- اگر کوئی بل کامیابی سے پارلیمنٹ میں تمام مطلوبہ مراحل سے گزر جاتا ہے اور اسے حتمی منظوری مل جاتی ہے، تو یہ پارلیمنٹ کا ایکٹ بن جاتا ہے، اس طرح یہ قانون بن جاتا ہے۔

4.3 پارلیمنٹ میں بلوں کی اقسام(Types of Bills in Parliament)

پارلیمنٹ میں مختلف قسم کے بل پیش کیے جاتے ہیں جیسے سرکاری اور پرائویٹ بل۔ بل کے ساتھ ایک خاص مقصد کو پورا کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں قانون سازی سمجھنے کے لیے پارلیمنٹ میں بلوں کی اقسام کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

ہندوستانی پارلیمنٹ میں بلوں کی درجہ بندی(Classification of Bills in Indian Parliament)

پارلیمانی بلوں کو مختلف پیرامیٹرز کی بنیاد پر مختلف طریقے سے درجہ بندی کیا جاسکتا ہے بشمول:

- وہ شخص جس نے بل متعارف کروائے،
- مواد کی نوعیت،
- گزرنے کا طریقہ کار۔

مندرجہ بالا پیرامیٹرز کی بنیاد پر ہندوستانی پارلیمنٹ میں بلوں کی درجہ بندی پر ذیل میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

4.3.1 پبلک بل بمقابلہ پرائیویٹ بل(Public Bill Vs Private Bill)

ان کو متعارف کرانے والے شخص کی بنیاد پر، بل دو قسم کے ہوتے ہیں- عوامی بل، اور نجی بل۔

عوامی بل یا سرکاری بل(Public Bills or Government Bills)

- عوامی بل، جسے سرکاری بل بھی کہا جاتا ہے، ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو وزراء کے ذریعہ پارلیمنٹ میں پیش کیے جاتے ہیں۔
- یہ بل عام طور پر حکومت کی ایگزیکٹو برانچ کی طرف سے شروع کیے جاتے ہیں اور اکثر موجودہ حکومت کی پالیسیوں، پروگراموں اور منشور کے وعدوں کو نافذ کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

عوامی/سرکاری بلوں کی چند مثالوں میں ٹیکس، دفاع، خارجہ پالیسی، اور حکومتی پالیسی کے دیگر شعبوں سے متعلق بل شامل ہیں۔

پرائیویٹ بلز یا پرائیویٹ ممبرز کے بل(Private Bills or Private Members' Bills)

- پرائیویٹ بلز، جسے پرائیویٹ ممبرز بل بھی کہا جاتا ہے، ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو پارلیمنٹ میں وزیر کے علاوہ کسی بھی رکن پارلیمنٹ کے ذریعے پیش کیے جاتے ہیں۔
- یہ بل ممبران پارلیمنٹ کو اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے حلقوں کے لیے اہمیت کے مسائل کو سامنے لا سکیں۔

4.3.2 پبلک بل اور پرائیویٹ بل میں فرق(Difference between Public Bill and Private Bill)

پبلک بل اور پرائیویٹ بل دونوں ایک ہی عام طریقہ کار کے تحت چلتے ہیں اور ایوان میں ایک ہی مراحل سے گزرتے ہیں۔ تاہم، وہ مختلف حوالوں سے مختلف ہیں جیسا کہ ذیل میں بتایا گیا ہے۔

عوامی بل(Public Bill)

- ✓ یہ ایک وزیر کے ذریعہ پارلیمنٹ میں متعارف کرایا جاتا ہے۔
- ✓ یہ حکومت کی پالیسیوں کی عکاسی کرتا ہے۔
- ✓ اس کے پاس پارلیمنٹ سے منظور ہونے کا زیادہ موقع ہے۔
- ✓ ایوان کی طرف سے بل کو مسترد کرنا حکومت پر پارلیمانی عدم اعتماد کا اظہار جو حکومت کے استعفیٰ کا باعث بن سکتا ہے۔
- ✓ ایوان میں اس کے تعارف کے لیے سات دن کا نوٹس درکار ہے۔
- ✓ اس کا مسودہ متعلقہ محکمہ قانون کے ساتھ مشاورت سے تیار کرتا ہے۔

پرائیویٹ بل(Private Bill)

- یہ وزیر کے علاوہ کسی بھی رکن پارلیمنٹ کے ذریعہ متعارف کرایا جاتا ہے۔
- یہ عوامی معاملات پر حکومت کے موقف کی عکاسی نہیں کرتا۔
- چوں کہ پارلیمنٹ میں حکومت کی اکثریت ہوتی ہے اس لئے پارلیمنٹ سے اس کی منظوری کے امکانات رہتے ہیں۔
- ایوان کی طرف سے اس کے مسترد ہونے کا حکومت پر پارلیمانی اعتماد یا اس کے استعفیٰ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
- ایوان میں اس کا تعارف کے لئے ایک ماہ کے نوٹس کی ضرورت ہے۔
- اس کا مسودہ تیار کرنا متعلقہ ممبر کی ذمہ داری ہے۔

4.4 مواد کی نوعیت پر مبنی بلوں کی درجہ بندی (Classification of Bills based on the Nature of Content)

ان کے مواد کی بنیاد پر، بلوں کو وسیع پیمانے پر درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

4.4.1 اصل بل (Original Bills)

- اصل بل ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جن میں نئی تجاویز، خیالات یا پالیسیاں شامل ہیں۔
- آسان الفاظ میں، یہ وہ بل ہے جو پہلی بار مقننہ میں پیش کیا گیا ہے، ان بلوں کے خلاف جو موجودہ قوانین میں ترمیم کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔

4.4.2 ترمیمی بل (Amending Bills)

- ✓ ترمیمی بل ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو موجودہ ایکٹ میں ترمیم، ترمیم یا نظر ثانی کرنا چاہتے ہیں۔
- ✓ اس قسم کا بل موجودہ قوانین کی قانونی دفعات کو بہتر اور واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ موجودہ ضروریات کی عکاسی اور تضادات کو دور کیا جا سکے۔

4.4.3 مستحکم بل (Consolidating Bills)

- کنسولیڈیٹنگ بلز ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو کسی خاص موضوع پر موجودہ قوانین کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔
- ان بلوں کا مقصد متعدد موجودہ یا اوورلیپنگ قوانین کو ایک واحد، جامع، متحد قانون میں یکجا کر ہموار کرنا ہے۔
  - اس سے قانونی فریم ورک کو آسان بنانے اور وقت کی بربادی کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔

4.4.4 میعاد ختم ہونے والے قوانین (جاری) بل (Expiring Laws (Continuance) Bills)

- میعاد ختم ہونے والے قوانین (جاری) بل ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو ختم ہونے والے ایکٹ کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔
- یہ بل اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ مخصوص قوانین، جن کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ مقرر ہے، طویل مدت تک اثر میں رہیں جیسے ٹیکس کے قوانین، ہنگامی شرائط، یا مخصوص واقعات یا حالات سے متعلق قوانین۔
  - اس کا بنیادی مقصد قانونی تسلسل کو برقرار رکھنا اور قانون سازی کے خلا کو روکنا ہے۔

4.4.5 منسوخی بل (Repealing Bills)

- ✓ منسوخ کرنے والے بل موجودہ ایکٹ کو منسوخ کرنے کی کوشش کرنے والے بلوں کا حوالہ دیتے ہیں۔

- ✓ یہ بل موجودہ قوانین یا ضابطے کو ہٹانے یا منسوخ کرنے کے لیے پیش کیے گئے ہیں جو اب ضروری یا موثر نہیں ہیں۔
  - ان بلوں کا بنیادی مقصد قوانین کو ختم کر کے قانونی فریم ورک کو ہموار کرنا ہے، اس طرح یہ یقینی بنانا ہے کہ قانونی نظام موجودہ اور موثر رہے۔

4.4.6 توثیقی بل (Validating Bills)

- توثیق کرنے والے بل ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو بعض اعمال کو درست قرار دینا چاہتے ہیں۔
- قوانین کی توثیق کرنے کا بنیادی مقصد ماضی کے واقعات سے متعلق قانونی نقائص کا ازالہ کرنا ہے، اس طرح قانونی یقین اور استحکام فراہم کرنا ہے۔

4.4.7 فرمان کو تبدیل کرنے کے بل (Bills to Replace Ordinances)

- ✓ آرڈیننس کو تبدیل کرنے کے بل پارلیمنٹ یا قانون ساز اسمبلی میں پیش کیے جاتے ہیں جو بالترتیب پارلیمنٹ یا ریاستی قانون ساز اسمبلی کے تعطیل کے دوران صدر یا گورنر کے ذریعہ پہلے جاری کیے گئے آرڈیننسوں کی جگہ لے لیتے ہیں۔
- ✓ ان بلوں کا بنیادی مقصد آرڈیننس کو پارلیمانی یا قانون سازی کی منظوری فراہم کرنا ہے، اس طرح انہیں مستقل قوانین میں تبدیل کرنا ہے۔

4.4.8 آئینی ترمیمی بل (Constitutional Amendment Bills)

- آئینی (ترمیمی) بل ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو آئین کی کسی بھی شق میں ترمیم یا تبدیلی یا منسوخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- یہ بل ملک کے بنیادی قانون میں تبدیلیاں لاتے ہوئے اس کے ڈھانچے اور اختیار کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
  - آئینی ترمیمی بلوں کا بنیادی مقصد آئین کو بدلتی ہوئی معاشرتی ضروریات کے مطابق ڈھالنا، خامیوں کو دور کرنا، یا بدلتی ہوئی سیاسی حرکیات کی عکاسی کرنا ہے۔

4.4.9 رقمی بل (Money Bill)

- ➢ آئین کا آرٹیکل 110 منی بلز کی تعریف سے متعلق ہے۔ اس کے مطابق، کسی بھی بل کو رقمی بل سمجھا جاتا ہے اگر اس میں 'صرف' وہ دفعات ہوں جن کا آرٹیکل 110 میں ذکر کیا گیا ہے۔

- اس طرح، کسی بل کو رقمی بل سمجھا جاتا ہے اگر اس میں 'صرف' وہ دفعات شامل ہوں جو درج ذیل میں سے تمام یا کسی بھی معاملات سے نمٹ رہی ہوں:
  - کسی بھی ٹیکس کا نفاذ، خاتمہ، معافی، تبدیلی، یا ضابطہ،
  - مرکزی حکومت کی طرف سے رقم ادھار لینے کا ضابطہ،
  - ہندوستان کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ (Consolidated) یا ہندوستان کے ہنگامی فنڈ (Contingency) کی تحویل، ایسے کسی فنڈ میں رقم کی ادائیگی یا اس سے رقم نکالنا،
  - ہندوستان کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ سے رقم کا اختصاص،
  - ہندوستان کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ پر لگائے گئے کسی بھی اخراجات کا اعلان یا اس طرح کے کسی بھی اخراجات کی رقم میں اضافہ،
  - ہندوستان کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ یا پبلک اکاؤنٹ آف انڈیا کے اکاؤنٹ پر رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا جاری کرنا، یا یونین یا ریاست کے کھاتوں کا آڈٹ،
  - اوپر بیان کیے گئے کسی بھی معاملے سے متعلق کوئی بھی معاملہ۔
- تاہم، یہ واضح رہے کہ کسی بل کو صرف اس وجہ سے منی بل نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ اس میں درج ذیل چیزیں فراہم کی گئی ہیں:
  - جرمانے یا دیگر مالیاتی جرمانے عائد کرنا،
  - لائسنس کے لیے فیس کا مطالبہ یا ادائیگی یا فراہم کردہ خدمات کے لیے فیس،
  - مقامی مقاصد کے لیے کسی مقامی اتھارٹی یا باڈی کی طرف سے کسی ٹیکس کا نفاذ، خاتمہ، معافی، تبدیلی، یا ریگولیشن۔

4.5 عام بل اور رقمی بل میں فرق (Difference between Ordinary Bill and Money Bill)

4.5.1 عام بل (Ordinary Bill)

- ✓ اسے یا تو لوک سبھا یا راجیہ سبھا میں پیش کیا جا سکتا ہے۔
- ✓ یہ یا تو وزیر یا نجی ممبر کے ذریعہ متعارف کرایا جا سکتا ہے۔
- ✓ یہ صدر کی سفارش کے بغیر متعارف کرایا گیا ہے۔
- ✓ راجیہ سبھا اس میں ترمیم یا مسترد کر سکتی ہے۔
- ✓ اسے راجیہ سبھا زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک روک سکتی ہے۔

- ✓ راجیہ سبھا میں منتقل ہونے پر اسے اسپیکر کے سرٹیفیکیشن کی ضرورت نہیں ہے (اگر اس کی ابتدا لوک سبھا میں ہوئی ہے)۔
- ✓ دونوں ایوانوں سے منظوری کے بعد ہی اسے صدر کی منظوری کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ دونوں ایوانوں کے درمیان عدم اتفاق کی وجہ سے تعطل کی صورت میں، صدر کی طرف سے تعطل کو حل کرنے کے لیے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کیا جاسکتا ہے۔
  - لوک سبھا میں اس کی شکست حکومت کے استعفیٰ کا باعث بن سکتی ہے (اگر اسے کسی وزیر نے متعارف کرایا ہے)۔
- ✓ اسے صدر کی طرف سے منظور یا مسترد یا دوبارہ غور کے لیے واپس کیا جاسکتا ہے۔

4.5.2 رقمی بل (Money Bill)

- اسے صرف لوک سبھا میں پیش کیا جاسکتا ہے راجیہ سبھا میں نہیں۔
- اسے صرف وزیر ہی متعارف کرواسکتا ہے۔
- یہ صرف صدر کی سفارش پر متعارف کرایا جاسکتا ہے۔
- راجیہ سبھا کے ذریعہ اس میں ترمیم یا مسترد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ راجیہ سبھا کو سفارشات کے ساتھ یا اس کے بغیر بل واپس کرنا چاہئے، جسے لوک سبھا قبول یا مسترد کر سکتی ہے۔
- اسے راجیہ سبھا زیادہ سے زیادہ صرف 14 دنوں تک روک سکتی ہے۔
- جب راجیہ سبھا میں منتقل کیا جاتا ہے تو اسے اسپیکر کی تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے۔
- اسے صدر کی منظوری کے لیے بھیجا جاتا ہے چاہے اسے صرف لوک سبھا سے منظور کیا جائے۔ دونوں ایوانوں کے درمیان کسی اختلاف کا کوئی امکان نہیں ہے اس لیے اس سلسلے میں دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔
- لوک سبھا میں اس کی شکست حکومت کے استعفی کا باعث بنتی ہے۔
- اسے منظور یا مسترد کیا جاسکتا ہے لیکن صدر کی طرف سے نظر ثانی کے لیے واپس نہیں کیا جاسکتا۔

4.5.3 مالیاتی بلز (Finance Bills)

مالیاتی بل ان بلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو مالی معاملات سے متعلق ہیں یعنی آمدنی یا اخراجات۔ مالیاتی بلوں کی تین اقسام ہیں:

- ➢ رقمی بل (Money Bill)

- ✓ وہ مالیاتی بل جن میں خصوصی طور پر وہ معاملات ہوتے ہیں جن کا آئین کے آرٹیکل 110 میں ذکر کیا گیا ہے انہیں رقمی بل کہتے ہیں۔
  - اس طرح، رقمی بل مالیاتی بلوں کی ایک قسم ہیں، یعنی تمام رقمی بل مالیاتی بل ہیں۔
- ✓ تاہم، یہ بات قابل غور ہے کہ صرف کچھ مالیاتی بلز، جو کچھ معیارات کو پورا کرتے ہیں، منی بل کہلاتے ہیں۔
  - اس طرح، تمام مالیاتی بل منی بل نہیں ہیں۔
- ✓ رقمی بلز کی تفصیلی وضاحت اوپر پہلے ہی فراہم کی جا چکی ہے۔

➢ مالیاتی بل(I)(Financial Bills (I))

آرٹیکل 117(1)، مالیاتی بلز(I) سے متعلق ہے۔اس کے مطابق، ایک مالیاتی بل(I) ایک ایسا بل ہے جس میں نہ صرف آرٹیکل 110 میں مذکور کوئی یا تمام معاملات شامل ہیں بلکہ عام قانون سازی کے دیگر معاملات بھی شامل ہیں۔مثال کے طور پر، ایک ایسا بل جس میں قرض لینے کی شق ہو، لیکن صرف قرض لینے سے متعلق نہ ہو اسے مالیاتی بل(I) کہا جائے گا۔

➢ مالیاتی بل(II)(Financial Bills (II))

آرٹیکل 117(3)، مالیاتی بلز(II) سے متعلق ہے۔اسی مناسبت سے، ایک مالیاتی بل (II) ہندوستان کے کنسولیڈیٹیڈ فنڈ سے اخراجات پر مشتمل دفعات پر مشتمل ہے لیکن اس میں آرٹیکل 110 میں مذکور کوئی بھی معاملہ شامل نہیں ہے۔

4.6 پارلیمنٹ میں قانون سازی کا عمل (Legislative Process in Parliament)

ہندوستانی آئین میں سائنسی طریقہ کار کے لیے کچھ انتظامات کیے گئے ہیں، ان انتظامات کے علاوہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے قواعد و ضوابط میں قانون سازی کے عمل کے بارے میں تفصیلی معلومات درج ہیں۔آئینی نظام کے مطابق مالیاتی بل کے علاوہ کوئی بھی بل پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ قانون سازوں کو ایکٹ میں تبدیلی لانے کے لیے تین مرحلوں کے ذریعے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس کرنا پڑتا ہے، چاہے وہ سرکاری بل ہو یا پرائیویٹ بل، پارلیمنٹ میں پیش ہونے کے بعد دونوں میں ایک ہی طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔کابینہ کی اجازت صرف سرکاری بلوں پر لی جاتی ہے۔

پہلا متن(First Reading)

بل کی پیش کش سے لے کر گزٹ میں اس کی اشاعت تک کا عمل پہلے متن میں آتا ہے۔

سب سے پہلے، متعلقہ وزیر ایوان میں بل پیش کرنے کے لیے اسپیکر سے اجازت طلب کرتا ہے، عام طور پر اس پر زبانی رضامندی دی جاتی ہے اور اس پر کوئی بحث نہیں ہوتی۔ لیکن جب قانون سازی کی اہلیت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو سپیکر بحث کی اجازت دیتا ہے اور اٹارنی جنرل پارلیمانی رول 72 کے تحت اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس کے بعد بل کو ووٹ کے لیے رکھا جاتا ہے اور پاس ہونے کے بعد اسے گزٹ میں شائع کیا جاتا ہے۔ اگر قانون سازی کی اہلیت کا سوال ہی پیدا نہ ہو تو زبانی اجازت کے بعد بل کو براہِ راست گزٹ میں شائع کیا جاتا ہے، پہلے متن میں ایوان کی اجازت ضروری نہیں۔

دوسرا متن(Second Reading)

یہ تین مراحل پر مشتمل ہے۔

- پہلے اس معاملے پر غیر معمولی بحث ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد کے مرحلے میں بل کو سلیکٹ یا جوائنٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جاتا ہے۔
- یہ جوائنٹ سلیکٹ کمیٹیاں عارضی کمیٹیاں ہیں جو کہ بل پیش کرتی ہیں۔
- جب کہ مشترکہ کمیٹی میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں، لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے اراکین بالترتیب 2:1 کے تناسب سے ہوتے ہیں، مشترکہ کمیٹی کا چیئرمین اس ایوان سے ہوتا ہے جس میں بل منظور ہوتا ہے۔

یہ کمیٹیاں بل کی شق وار بحث کرتی ہیں اور پھر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہیں کمیٹیاں بل میں ترامیم تجویز کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ وزیر پر منحصر ہے کہ وہ اصل بل کو ایوان میں تفصیلی بحث کے لیے پیش کرے، کمیٹی کی طرف سے ترمیم شدہ بل پر بحث سے قبل وزیر بل کو نئی کمیٹی کے پاس بھی بھیج سکتے ہیں۔ دوسرا ایوان—اس میں بھی پہلے ایوان کی طرح قانون ساز کو تین مراحل یا وعدوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

تیسرا متن(Third Reading)

اس مرحلے میں بل پر ووٹنگ ہوتی ہے۔ جب کوئی بل دونوں ایوانوں سے منظور ہوتا ہے، تو اسے صدر کی منظوری کے لیے بھیجا جاتا ہے، اس کے دستخط کے بعد یہ بل قانون میں بدل جاتا ہے۔

4.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

ہندوستانی پارلیمنٹ میں بلوں کو ان کی نوعیت اور مقصد کی بنیاد پر درجہ بندی کیا جاتا ہے۔

- اس اکائی طلبہ کو ایوان میں مختلف قسم کے بلوں سے روبرو کرایا۔
- اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ مختلف بلوں کی نوعیت اور اہمیت کو سمجھا۔
- ایوان میں بلوں کو کس طرح اور کیسے پیش کیا جاتا ہے، اس کی وضاحت کا علم حاصل ہوا۔

ایوان میں بلوں کو پیش کرنے، ترمیم کرنے، منسوخ کرنے اور اس کی ترتیب سے روشناس کرایا گیا۔

4.8 کلیدی الفاظ (Keywords)

بل : بحث اور منظوری کے لیے پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے والے قانون کا مسودہ۔

ایکٹ : ایک ایسا بل جسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے منظور کیا ہے اور صدر کی منظوری حاصل کرنے کے بعد قانون بن گیا ہے۔

منی بل : ایک ایسا بل جو ٹیکس لگانے، قرض لینے اور سرکاری اخراجات جیسے مالی معاملات سے خصوصی طور پر نمٹتا ہے، صرف لوک سبھا میں پیش کیا جاتا ہے۔

مالیاتی بل : ایک ایسا بل جس میں مالیاتی دفعات شامل ہیں لیکن اس میں دیگر قانون سازی کے معاملات بھی شامل ہو سکتے ہیں، جس کو ایک عام بل کی طرح منظور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

آئینی ترمیمی بل : ایک ایسا بل جو آئین کی ایک یا زیادہ دفعات میں ترمیم کرنا چاہتا ہے، جس کی منظوری کے لیے خصوصی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے۔

پرائیویٹ ممبر زبل : ایک رکن پارلیمنٹ جو وزیر نہیں ہے کی طرف سے پیش کیا جانے والا بل، اکثر اہم مسائل کو اٹھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

گورنمنٹ بل : حکومت کی جانب سے ایک وزیر کی طرف سے پیش کیا جانے والا بل، جس میں عام طور پر منظوری کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

آرڈیننس : ایک عارضی قانون جو صدر کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے جب پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں ہوتا ہے، جس کے لیے چھ ہفتوں کے اندر پارلیمانی منظوری درکار ہوتی ہے۔

1.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

4.9.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

(1) مندرجہ ذیل میں سے کون سا بل صرف لوک سبھا میں پیش کیا جا سکتا ہے؟

a) عام بل
b) رقمی
c) آئینی ترمیمی بل

d) پرائیویٹ ممبر زبل

(2)یہ فیصلہ کرنے کا حتمی اختیار کس کے پاس ہے کہ آیا کوئی بل منی بل ہے؟

a) ہندوستان کے صدر

b) لوک سبھا کا اسپیکر

c) وزیر اعظم

d) وزیر خزانہ

(3)اختصاصی بل کا مقصد کیا ہے؟

a) آئین میں ترامیم کی تجویز پیش کرنا

b) ہندوستان کے کنسولیڈیٹیڈ فنڈ سے رقم نکالنے کی اجازت دینا

c) نئے ٹیکس لگانا

d) تجارت اور تجارت کو منظم کرنا

(4)کس بل کی منظوری کے لیے پارلیمنٹ میں خصوصی اکثریت کی ضرورت ہے؟

a) عام بل

b) رقمی

c) آئینی ترمیمی بل

d) پرائیویٹ ممبر زبل

(5) پارلیمنٹ میں پرائیویٹ ممبر زبل کون پیش کر سکتا ہے؟

a) پارلیمنٹ کا کوئی رکن جو وزیر نہیں ہے۔

b) صرف وزیر اعظم

c) صرف لوک سبھا کے اسپیکر

d) ہندوستان کا صدر

(6) زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے جس کے لیے صدر کی طرف سے جاری کیا گیا آرڈیننس پارلیمانی منظوری کے بغیر کارآمد رہتا ہے؟

a) 1 مہینہ

b) 3ماہ

c) 6ہفتے

d) 1سال

(7) حکومت کی طرف سے پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے والے بل کو کہا جاتا ہے:

a) پرائیویٹ ممبر کا بل

b) رقمی

c) حکومتی بل

d) فنانس بل

(8) پارلیمنٹ کے کس ایوان میں ایک عام بل پیش کیا جا سکتا ہے؟

a) صرف لوک سبھا میں

b) صرف راجیہ سبھا میں

c) لوک سبھا یا راجیہ سبھا میں

d) صرف مشترکہ اجلاس میں

(9) اگر راجیہ سبھا منی بل کو مسترد کر دے تو کیا ہو گا؟

a) اسے دوبارہ غور کے لیے لوک سبھا کو بھیجا جاتا ہے۔

b) یہ حتمی فیصلے کے لیے صدر کے پاس جاتا ہے۔

c) بل کو 14 دن کے بعد منظور ہونا سمجھا جاتا ہے۔

d) اسے نظر ثانی کے لیے سپریم کورٹ بھیجا جاتا ہے۔

(10) مندرجہ ذیل میں سے کون سا بھارتی پارلیمنٹ میں بل کی ایک قسم نہیں ہے؟

a) مالیاتی بل

b) رقمی

c) پالیسی بل

d) آئینی ترمیمی بل

4.9.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answers Type Questions)

(1) بل کے معنی اور مفہوم کو واضح کریں۔

(2) بل کے اغراض و مقاصد پر بحث کیجئے۔

(3) عوامی بل اور پرائیویٹ بل کے فرق کو واضح کریں۔

(4) مالیاتی بل پر مضمون لکھئے۔

(5) رقمی پر مختصر نوٹ لکھئے۔

4.9.3 طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answers Type Questions)

(1) پارلیمنٹ میں قانون سازی عمل کا جائزہ لیجئے۔

(2) رقمی اور عام بل کے فرق کو واضح کریں۔

(3) پارلیمنٹ میں بلوں کے اقسام پر روشنی ڈالیئے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(b)	2۔	(b)	3۔	(b)	4۔	(c)	5۔	(a)
6۔	(c)	7۔	(c)	8۔	(c)	9۔	(c)	10۔	(c)

اکائی-5 ایوان میں حرکات اور سوالیہ وقفہ

(Motions and Question Hour in the House)

اکائی کے اجزاء

5.0	تمہید
5.1	مقاصد
5.2	سوالیہ وقفہ
5.3	سوالات کی اقسام
5.4	ساعت صفر
5.5	سوالیہ وقفہ اور ساعت صفر کی اہمیت
5.6	ایوان میں حرکات
5.7	ایوان میں حرکات کی اقسام
5.8	ایوان میں حرکات کی منظوری
5.9	اکتسابی نتائج
5.10	کلیدی الفاظ
5.11	نمونہ امتحانی سوالات
5.11.1	معروضی سوالات کے حامل جوابات
5.11.2	مختصر جوابات کے حامل سوالات
5.11.3	طویل جوابات کے حامل سوالات

5.0 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کا مقصد ہے کہ ؛

- طلبہ ہندوستان میں قانون ساز ادارے کی کاروائی کو چلانے کے مختلف آلات کی جانکاری حاصل کر سکیں۔
- پارلیمانی کارروائی کے آلات میں اہم حرکات اور تجویز سے مستفیض ہو سکیں۔
- ساعت صفر اور مختلف سوالیہ وقفہ پر اپنی گرفت حاصل کر سکیں۔
- ایوان میں حرکات کی منظوری کو سمجھ سکیں گے۔
- ایوان میں حرکات کی اقسام کی معلومات حاصل کریں گے۔

5.0 تمہید(Introduction)

ہندوستان میں قانون ساز ادارے بشمول پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ اپنی پارلیمانی کارروائی کو چلانے کے لیے مختلف آلات استعمال کرتے ہیں۔ پارلیمانی کارروائی کے آلات سے مراد پارلیمانی نظام کے اندر مقننہ کے کاروبار کو آسان بنانے کے لیے استعمال کیے جانے والے مختلف طریقہ کار کے اوزار، اور طریقہ کار ہیں۔

پارلیمانی کارروائی کے آلات ہندوستان کے اعلیٰ ترین قانون ساز اداروں بشمول پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ کے کام کاج کے مرکز میں ہیں۔ ہندوستان میں مقننہ کے کام کاج کو سمجھنے کے لیے ان آلات کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ پارلیمانی کارروائی کے آلات میں سوالیہ وقفہ، ساعت صفر اور مختلف قسم کے حرکات اہم ہیں۔

5.1 سوالیہ وقفہ(Question Hour)

سوالیہ وقفہ ایک مقررہ مدت ہے جہاں اراکین پارلیمنٹ کو پارلیمانی اجلاس کے دوران مفاد عامہ کے مختلف امور کے بارے میں وزراء سے سوالات کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ مدت عام طور پر ہندوستانی پارلیمنٹ کی لوک سبھا (ایوان زیریں) اور راجیہ سبھا (ایوان بالا) دونوں میں ہر نشست کے پہلے گھنٹے میں ہوتی ہے۔

یہ مختلف ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ یہ سوالات مختلف انتظامی سرگرمیوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ سوالات کا رخ متعلقہ وزیر کی طرف ہوتا ہے جسے پارلیمنٹ کے سامنے زبانی یا تحریری شکل میں کسی خاص سوال کی قسم کی بنیاد پر جواب دینا ہوتا ہے۔

5.1.1 ضابطہ(Regulation)

اسے پارلیمانی قوانین کے مطابق منظم کیا جاتا ہے۔ دونوں ایوانوں (راجیہ سبھا اور لوک سبھا) کے پریذائیڈنگ افسران سوال کے وقت کے انعقاد کے سلسلے میں حتمی اتھارٹی ہیں۔

5.2 سوالات کی اقسام(Types of Questions)

وقفہ سوالات کے دوران وزراء سے پوچھے گئے مختلف قسم کے سوالات درج ذیل ہیں:

5.2.1 ممیز سوالات(Starred Questions)

ممیز سوال ایک ایسا سوال ہے جو بنیادی طور پر متعلقہ وزیر سے زبانی جواب کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے بعد وزیر کو ایوان میں جواب دینا ہو گا۔ سوال پوچھنے والے رکن کو سوال پر ستارے کے نشان سے نشان لگانا چاہیے تاکہ سوال کو ستارے کے نشان سے ظاہر کیا جا سکے۔ ممیز سوال کے جواب کے بعد کئی ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں جو اراکین پوچھتے ہیں۔ ایک دن میں زبانی جوابات کے لیے زیادہ سے زیادہ 20 سوالات لائے جا سکتے ہیں۔ یہ سبز رنگ میں پرنٹ کیے ہوتے ہیں۔

5.2.2 غیر ممیز سوالات(Unstarred Questions)

ایک غیر ممیز سوال ایک ایسا سوال ہے جو بنیادی طور پر متعلقہ وزیر کے ذریعہ ایوان کی میز پر تحریری جواب کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس طرح کے سوالات ضمنی سوالات کی اجازت نہیں دیتے جس کے بعد اصل جواب آتا ہے۔ ایک دن میں تحریری جوابات کے لیے زیادہ سے زیادہ 230 سوالات لائے جا سکتے ہیں۔ یہ سوالات سفید رنگ میں چھپے ہوتے ہیں۔۔

5.2.3 مختصر اطلاعاتی سوالات(Short Notice Questions)

ایک رکن کے پاس 10 دن سے کم کے مختصر اطلاع پر ایسا سوال پوچھنے کا انتظام ہے۔ اس سوال کا تعلق عوامی اہمیت کے شعبوں کے لیے فوری طور پر کچھ مسائل سے ہونا چاہیے۔ وزیر ایسے سوالات کے زبانی جواب دے سکتے ہیں۔ اس معاملے میں ضمنی سوالات کی اجازت ہے۔ یہ ہلکے گلابی رنگ میں پرنٹ کیے ہوتے ہیں۔

5.2.4.پرائویٹ ممبرز کے سوالات(Questions to Private Members)

ایک پرائیویٹ ممبر جو ایم پی ہے لیکن کابینہ وزیر نہیں ہے اس سے بھی پوچھ گچھ کی جاسکتی ہے۔ایک مخصوص سوال کا موضوع ایوان سے متعلقہ قرارداد، بل یا دیگر آئٹم سے ہونا چاہیے۔اس کا تعلق متعلقہ ایم پی کے ان کو جوابدہ رکھنے کے ساتھ بھی ہے۔ یہ سوالات پیلے رنگ میں چھپے ہوتے ہیں۔

5.2.5 وزارتوں کی گروپ بندی(Grouping of Ministries)

راجیہ سبھا میں حکومت ہند کی وزارتوں کو سوالات کے جوابات کے لیے پانچ گروپوں(I, II, III, IV, V)میں تقسیم کیا گیا ہے۔ہر گروپ کو ہفتے کا ایک مخصوص دن مقرر کیا جاتا ہے: گروپ I کے لیے پیر، گروپ II کے لیے منگل، وغیرہ۔ یہ یقینی بناتا ہے کہ ہر وزیر کے پاس راجیہ سبھا اور لوک سبھا دونوں میں سوالات کے لیے ایک وقفہ دن ہے۔اس کا مقصد ہر گروپ کو موصول ہونے والے سوالات کی تعداد میں توازن پیدا کرنا ہے،اس بات کو یقینی بنانا کہ بہت سے سوالات والی وزارتیں ایک ساتھ گروپ میں نہ ہوں۔

5.3 ساعت صفر(Zero Hour)

ساعت صفر وہ وقت ہے جب ممبران پارلیمنٹ فوری عوامی اہمیت کے مسائل اٹھا سکتے ہیں۔اس دوران معاملات اٹھانے کے لیے، اراکین اسمبلی کو اجلاس کے دن صبح 10 بجے سے پہلے اسپیکر/چیئرمین کو نوٹس دینا ہوتا ہے۔ نوٹس میں اس موضوع کو بیان کرنا چاہیے جو وہ ایوان میں اٹھانا چاہتے ہیں۔تاہم،اسپیکر،لوک سبھا/چیئرمین،راجیہ سبھا کسی رکن کو اہمیت کا معاملہ اٹھانے کی اجازت دے سکتے ہیں یا مسترد کر سکتے ہیں۔

طریقہ کار کے ضابطے(Rules of Procedure)میں 'ساعت صفر' کا ذکر نہیں ہے۔اس طرح، یہ ایک غیر رسمی آلہ ہے جو ارکان پارلیمنٹ کے لیے 10 دن پہلے بغیر کسی اطلاع کے معاملات کو اٹھانے کے لیے دستیاب ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر معاملات عوامی اہمیت کے ہوتے ہیں اور ایسے معاملات 10 دن کا انتظار نہیں کر سکتے۔ زیرو آور پارلیمانی طریقہ کار کے میدان میں ایک ہندوستانی اختراع ہے اور یہ 1962 سے موجود ہے۔

جب کہ 'زیرو آور' کا لغت کا مطلب ہے 'نازک لمحہ' یا 'فیصلے کا لمحہ'، پارلیمانی زبان میں، یہ وقفہ سوالات کے اختتام اور باقاعدہ کاروبار کے آغاز کے درمیان وقت کا فرق ہے۔اس کا نام رکھنے کے پیچھے دوسری دلیل اس حقیقت سے منسوب کی جاسکتی ہے کہ یہ دوپہر 12 بجے شروع ہوتا ہے۔

5.4 سوالیہ وقفہ اور ساعت صفر کی اہمیت (Significance of Question Hour and Zero Hour)

حکومت کے کام کاج اور فیصلہ سازی کے عمل میں احتساب اور شفافیت کو یقینی بنانے میں ساعت صفر اور سوالیہ وقفہ دونوں کی اہمیت ہے۔ ساعت صفر اور سوالیہ وقفہ کی چند اہم خصوصیات یہ ہیں:

5.4.1 **احتساب کو یقینی بنانا** (Ensuring accountability): ساعت صفر اور سوالیہ وقفہ دونوں کی بنیادی اہمیت یہ ہے کہ وہ اراکین پارلیمنٹ کو حکومت کو اس کی پالیسیوں اور اقدامات کے لیے جوابدہ ٹھہرانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ان محرکات کے ذریعے ارکان پارلیمنٹ سوالات پوچھ سکتے ہیں، اہم مسائل اٹھا سکتے ہیں اور وزراء سے وضاحتیں طلب کر سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں فیصلہ سازی کے عمل میں شفافیت کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔

5.4.2 **معلومات کی ترسیل میں سہولت** (Facilitating information dissemination): سوال کا وقفہ ارکان پارلیمنٹ کو حکومت کے کام کاج سے متعلق وسیع مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ یہ معلومات، بدلے میں، میڈیا کوریج اور دیگر چینلز کے ذریعے عوام تک پہنچائی جا سکتی ہیں۔ زیرو آور اہم مسائل کے بارے میں معلومات کو پھیلانے میں بھی مدد کرتا ہے جو میڈیا یا دوسرے فورمز میں نہیں آئے ہوں گے۔

5.4.3 **عوامی بیداری کو بڑھانا** (Raising public awareness): ساعت صفر اور سوالیہ وقفہ کے دوران ہونے والے مباحثے اور بحثیں قومی یا بین الاقوامی اہمیت کے اہم مسائل کے بارے میں عوامی بیداری بڑھانے میں مدد کر سکتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں، ان مسائل پر رائے عامہ بنانے اور عوامی پالیسیوں کی تشکیل میں مدد مل سکتی ہے۔

5.4.4 **جمہوریت کو مضبوط کرنا** (Strengthening democracy): ارکان پارلیمنٹ کو مسائل اٹھانے اور سوالات کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کر کے، ساعت صفر اور سوالیہ وقفہ اس بات کو یقینی بنا کر جمہوریت کو مضبوط بنانے میں مدد کرتے ہیں کہ حکومت عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔ یہ اجلاس ایک آزاد اور شفاف نظام حکومت بنانے میں مدد کرتے ہیں، جو ایک جمہوری معاشرے کے کام کرنے کے لیے ضروری ہے۔

5.4.5 عوامی رائے کی عکاسی (Reflecting public opinion): ساعت صفر اور وقفہ سوالات کے دوران اٹھائے گئے مسائل اکثر عوام کے خدشات اور ترجیحات کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان مسائل کو سامنے لا کر، یہ سیشن اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتے ہیں کہ حکومت عوامی رائے کا ادراک کرے اور اسے اپنی پالیسیوں اور فیصلہ سازی کے عمل میں شامل کرے۔

5.5 ایوان میں حرکات (Motions in Parliament)

حرکات (motions) سے مراد عام عوامی اہمیت کے معاملے پر بحث شروع کرنے کے لیے مقننہ کے ایک رکن کی طرف سے دی گئی رسمی تجویز ہے۔ اسے یا تو وزراء یا پرائیویٹ ممبران پیش کر سکتے ہیں۔ صدر ایوان کی رضامندی سے پیش کی گئی تجویز کے علاوہ ایسے معاملے پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ ایوان ایسے مسائل پر اپنے فیصلوں یا رائے کا اظہار تجاویز کو منظور یا مسترد کرنے کے ذریعے کرتا ہے۔

تجویز پیش کرنے والا اسے اس شکل میں تیار کرتا ہے جس میں وہ چاہتا ہے کہ اسے بالآخر ایوان سے منظور کر لیا جائے اور جس پر ایوان کا ووٹ آسانی سے لیا جا سکے۔ جو اراکین چاہتے ہیں کہ تحریک کو مختلف شکل میں منظور کیا جائے وہ اسپیکر کی طرف سے اصل تحریک کی تجویز کے بعد ترمیم پیش کر سکتے ہیں۔ یہ ترامیم بھی اس شکل میں ہونی چاہئیں جس میں ترمیم کی گئی تحریک کو ایوان سے منظور کیا جا سکتا ہے اور اس لیے ضروری ہے کہ وہ مرکزی تحریک کے موضوع سے متعلق ہوں۔

ہندوستانی پارلیمنٹ میں، لوک سبھا (ایوان زیریں) اور راجیہ سبھا (ایوان بالا) دونوں کے اراکین اہم معاملات پر بحث کرنے اور ان پر غور کرنے، عوامی تشویش کے مسائل اٹھانے، اور قانون سازی پر اثر انداز ہونے کے لیے مختلف قسم کی حرکات کے ذریعے اس میں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ عمل پارلیمنٹ میں تحریکیں مباحثوں، پالیسی فیصلوں اور پارلیمانی نظام کے کام کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

تحریک کا نوٹس تحریری طور پر دیا جاتا ہے اور سیکرٹری جنرل کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ تحریک کے نوٹس سیشن کے لیے سمن جاری ہونے کی تاریخ کے بعد کی تاریخ سے دیے جا سکتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ جو اراکین دہلی میں نہیں ہیں، انہیں نوٹس آف موشن پیش کرنے کے حوالے سے کوئی نقصان نہیں ہے، سمن کے اجرا کی تاریخ کے بعد ایک مخصوص مدت کے اندر موصول ہونے والے اسی موضوع پر نوٹس کی باہمی ترجیح بیلٹ کے ذریعے طے کی جاتی ہے۔ اس کے بعد موصول ہونے والے نوٹسز کی ترجیح وصولی کی تاریخ اور وقت کے مطابق طے کی جاتی ہے۔

5.6 ایوان میں حرکات کی اقسام (Types of Motions in Parliament)

حرکات کو درج ذیل زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، یعنی:

- بنیادی حرکات

- ❖ متبادل حرکات
- ❖ ذیلی حرکات

5.6.1 بنیادی حرکات (Substantive Motions)

ایک بنیادی/ٹھوس تحریک ایک خود مختار، آزادانہ تجویز ہے جو ایوان کی منظوری کے لیے پیش کی جاتی ہے اور اس کا مسودہ اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ایوان کے فیصلے کا اظہار کرنے کے قابل ہو، جیسے کہ تمام قرار دادیں اصل تحریکیں ہیں۔

- ○ ایک ٹھوس تحریک ایک باضابطہ تجویز ہے جو ایک رکن کی طرف سے ایوان میں غور کے لیے پیش کی جاتی ہے۔اس میں عام طور پر ایک اہم مسئلہ شامل ہوتا ہے جس کے لیے فیصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

5.6.2 متبادل حرکات (Substitute Motions)

کسی پالیسی یا صورت حال یا بیان یا کسی اور معاملے کو مد نظر رکھنے کے لیے اصل تحریک کے متبادل کے طور پر پیش کی گئی تحریکوں کو متبادل تحریک کہا جاتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض حرکات خود اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں، لیکن انہیں آزاد یا بنیادی حرکات نہیں سمجھا جاتا کیونکہ وہ سیاق و سباق یا درستگی کے لیے سابقہ تحریک پر انحصار کرتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں، ان کا جواز اور معنی تنہا کھڑے ہونے کے بجائے اس اصل حرکت پر منحصر ہے جس سے ان کا تعلق ہے۔

- ○ ایک متبادل تحریک کو اصل تحریک کے متبادل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جو زیر غور ہے۔یہ اراکین کو کسی مسئلے کے لیے مختلف طریقے یا حل تجویز کرنے کی اجازت دیتا ہے۔
- ○ اصل تحریک جس میں پالیسی یا صورتحال وغیرہ کو زیر غور لایا جائے ایوان کے سامنے رکھا گیا ہے اور تحریک پیش کرنے والے نے تقریر ختم کر دی ہے، ایوان اس معاملے پر بحث کے لیے آگے بڑھتا ہے۔
- ○ بحث کے بعد اس پر مزید کوئی سوال نہیں رکھا جاتا۔تاہم، بحث شروع ہونے سے پہلے، ایک رکن ایک متبادل تحریک پیش کر سکتا ہے، جو اصل تحریک کے موضوع سے مطابقت رکھتے ہوئے، ایوان کی رائے کا اظہار کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔
- ○ متبادل تحریک، اصل تحریک میں ترمیم کی طرح، بھی ایوان کے سامنے رکھی جاتی ہے اور اصل تحریک کے ساتھ اس پر بحث کی جاتی ہے۔
- ○ متبادل تحریکوں میں ترمیم جائز نہیں ہے۔بحث کے اختتام پر، متبادل تحریک صرف ایوان کے ووٹ کے لیے پیش کی جاتی ہے۔

5.6.3 ماتحت حرکات (Subsidiary Motions)

وہ دیگر تحریکوں پر انحصار کرتے ہیں یا ان سے متعلق ہیں یا ایوان میں کچھ کارروائیوں پر عمل کرتے ہیں۔ ان کا بذات خود کوئی مطلب نہیں ہے اور وہ ایوان کی اصل تحریک یا کارروائی کے حوالے کے بغیر ایوان کا فیصلہ بیان کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

ماتحت تحریکوں کو مزید تقسیم کیا جا سکتا ہے:

- ✓ ذیلی حرکات
- ✓ جانشین حرکات
- ✓ ترمیمی حرکات

5.6.4 ذیلی حرکات (Ancillary Motions)

یہ وہ تحریکیں ہیں جن کو ایوان کے عمل سے مختلف قسم کے کاروبار کے ساتھ کارروائی کے باقاعدہ طریقہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ذیلی حرکات کی مثالیں ہیں:

- ○ کہ بل کو زیر غور لایا جائے۔
- ○ یہ کہ بل منظور کیا جائے۔

5.6.5 جانشین حرکات (Superseding Motions)

یہ حرکات پارلیمانی طریقہ کار میں تحریک کی ایک قسم کی وضاحت کرتا ہے جسے، ایک الگ مسئلہ کے طور پر پیش کرتے ہوئے، زیر بحث اہم سوال کو تبدیل کرنا یا اس میں تاخیر کرنا ہے۔ یہ حرکات اکثر موجودہ بنیادی معاملے پر بحث یا فیصلے کو ملتوی کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ایسی تحریکوں کی مثالوں میں وہ شامل ہیں جن کا مقصد ووٹ یا بحث میں تاخیر کرنا ہے۔

ایک بل کو زیر غور لانے کی تحریک کے بارے میں مندرجہ ذیل حرکات زیر غور ہیں:

- ○ یہ بل کو دوبارہ منتخب کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔
- ○ یہ بل کو ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کے پاس دوبارہ پیش کیا جائے۔
- ○ یہ کہ اس پر مزید رائے حاصل کرنے کے لیے بل کو گردش میں لایا جائے۔
- ○ اس بل پر غور یا بل پر بحث کو نامناسب یا مستقبل کی کسی تاریخ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

5.6.6 ترمیمی حرکات(Amendment)

یہ معاون تحریکیں ہیں جو اہم سوال اور اس کے فیصلے کے درمیان سوال اور فیصلے کے ایک نئے عمل کو روکتی ہیں۔ ترمیم بل کی شقوں، قرارداد یا تحریک میں، یا بل، قرارداد، یا تحریک کی شق میں ترمیم ہو سکتی ہے۔

5.6.7 بندش کی تحریک(Closure Motion)

یہ ایک تحریک ہے جسے ایک رکن نے ایوان کے سامنے کسی معاملے پر بحث کو مختصر کرنے کے لیے پیش کیا ہے۔ اگر ایوان کی طرف سے تحریک کی منظوری دی جاتی ہے، تو بحث روک دی جاتی ہے اور اس معاملے کو ووٹ کے لیے رکھا جاتا ہے۔ بند کرنے کی چار قسم کی حرکات ہیں:

5.6.8 سادہ بندش(Simple Closure)

- اس کا مطلب ہے کہ اس موضوع پر اچھی طرح بات کی گئی ہے، اور اب ووٹ ڈالنے کا وقت آ گیا ہے۔

5.6.9 شق کے ذریعے بندش(Closure by Compartments)

- اس صورت میں، بحث کے آغاز سے پہلے بل یا قراردادوں کی شقوں کو حصوں میں گروپ کیا جاتا ہے۔
- اس کے بعد، بحث پورے حصے کا احاطہ کرتی ہے اور پورے حصے کو ووٹ کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔

5.6.10 کینگرو کی بندش(Kangaroo Closure)

- اس قسم کے تحت، صرف اہم شقوں کو بحث اور ووٹنگ کے لیے لیا جاتا ہے اور مداخلت کرنے والی شقوں کو چھوڑ کر منظور کیا جاتا ہے۔

5.6.11. گیلوٹین کی بندش(Guillotine Closure)

- یہ وہ وقت ہوتا ہے جب کسی بل یا قرارداد کی غیر زیر بحث شقوں کو بھی وقت کی کمی کی وجہ سے زیر بحث شقوں کے ساتھ ووٹ کے لیے رکھا جاتا ہے۔

5.6.12 تحریک استحقاق(Privilege Motion)

یہ ایک رکن کی طرف سے منتقل ہوتا ہے جب وہ محسوس کرتا ہے کہ ایک وزیر نے حقائق کو چھپا کر یا غلط حقائق دے کر ہاؤس یا اس کے اراکین کے استحقاق کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کا مقصد متعلقہ وزیر کی سرزنش کرنا ہے۔

5.6.13 توجہ کی تحریک(Calling Attention Motion)

اس تحریک کا استعمال ایک رکن کسی وزیر کی توجہ فوری عوامی اہمیت کے معاملے کی طرف دلانے اور اس کے بعد اس سے مستند بیان طلب کرنے کے لیے کرتا ہے۔ زیرو آور کی طرح یہ بھی پارلیمانی طریقہ کار میں ایک ہندوستانی اختراع ہے۔ تاہم، زیرو آور کے برعکس، اس کا ذکر ضابطے کے طریقہ کار میں ہے۔

5.6.14 تحریک التواء(Adjournment Motion)

اسے پارلیمنٹ میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ ایوان کی توجہ فوری عوامی اہمیت کے ایک خاص معاملے کی طرف مبذول کرائی جائے۔ اسے داخلے کے لیے کم از کم 50 اراکین کی حمایت کی ضرورت ہے۔ اس سے ایوان کے معمول کے کام میں خلل پڑتا ہے۔ اس طرح، یہ ایک غیر معمولی آلہ ہے۔ اس میں حکومت کے خلاف سرزنش کا عنصر شامل ہے اور اس لیے راجیہ سبھا کو اس آلے کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ تحریک التواء پر بحث دو گھنٹے تیس منٹ سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ یہ تحریک درج ذیل پابندیوں کے ساتھ مشروط ہے:

- ✓ اسے کوئی ایسا معاملہ اٹھانا چاہیے جو قطعی، حقیقت پر مبنی، فوری اور عوامی اہمیت کا ہو۔
- ✓ اسے ایک سے زیادہ معاملات کا احاطہ نہیں کرنا چاہئے۔
- ✓ اسے حالیہ واقعہ کے کسی خاص معاملے تک محدود رکھا جائے۔
- ✓ اسے عام اصطلاحات میں نہیں بنایا جانا چاہیے۔
- ✓ اس سے استحقاق کا سوال نہیں اٹھنا چاہیے۔
- ✓ اسے کسی ایسے معاملے پر بحث کو بحال نہیں کرنا چاہئے جس پر ایک ہی اجلاس میں بحث کی گئی ہو۔
- ✓ اسے کسی ایسے معاملے سے نمٹنا نہیں چاہیے جو عدالت کے زیرِ فیصلہ ہو۔
- ✓ اسے کوئی سوال نہیں اٹھانا چاہیے جو الگ الگ تحریکوں کے ذریعے اٹھایا جا سکے۔

5.6.15 تحریک عدم اعتماد(No-Confidence Motion)

یہ ایک تحریک ہے جسے ایک ممبر نے حکومت میں لوک سبھا کے عدم اعتماد کا اظہار کرنے کے لیے پیش کیا ہے۔ یہ تحریک آرٹیکل 75 کے تحت دی گئی دفعات کے مطابق پیش کی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ وزراء کی کونسل لوک سبھا کو اجتماعی طور پر ذمہ دار ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت صرف اس وقت تک دفتر میں رہتی ہے جب تک اسے لوک سبھا کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو۔

اسے صرف لوک سبھا میں پیش کیا جاسکتا ہے۔اسے داخل کرنے کے لیے 50 اراکین کی حمایت درکار ہے۔اس تحریک کو، اگر لوک سبھا کے اسپیکر کی طرف سے اجازت دی جاتی ہے، اس پر بحث کی جاتی ہے اور پھر اسے ووٹ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ ایوان سے سادہ اکثریت سے منظور ہو جاتا ہے تو حکومت کو مستعفی ہونا پڑے گا۔

5.6.16 تحریک مذمت (Censure Motion)

یہ تحریک حکومت کی بعض پالیسیوں کی منظوری کے لیے پیش کی گئی ہے۔ یہ حکومت کو اس کی 'غلطیوں' کے لیے سرزنش کرنا چاہتا ہے۔اسے صرف لوک سبھا میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ تحریک عدم اعتماد سے مختلف ہے کیونکہ اس میں حکومت پر مخصوص الزامات لگائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ، جہاں عدم اعتماد کی تحریک صرف وزراء کونسل کے خلاف پیش کی جاتی ہے، وہیں کسی ایک وزیر یا وزراء کے ایک گروپ کے خلاف پالیسی پر عمل نہ کرنے یا ناکامی پر مذمتی تحریک پیش کی جاتی ہے۔ تحریک میں سرزنش کی وجوہات واضح اور اختصار کے ساتھ درج ہونی چاہئیں۔ اور اسے کم از کم 50 ممبران کی حمایت حاصل ہونی چاہیے۔ تجویز درست ہے یا نہیں اس کا فیصلہ کرنے کا حق سپیکر کو دیا گیا ہے۔ اگر اسپیکر مذمتی تحریک کو قبول کرتا ہے، تو یہ حکومت پر منحصر ہے کہ وہ اس پر غور کرنے کے لیے ایک تاریخ طے کرے، اگر یہ تحریک لوک سبھا سے منظور ہوتی ہے، تو وزراء کی کونسل کو اپنا استعفیٰ پیش کرنا ہوگا۔

5.6.17 شکریہ کی تحریک (Motion of Thanks)

ہر عام انتخابات کے بعد پہلے اجلاس اور ہر مالی سال کے پہلے اجلاس سے صدر خطاب کرتے ہیں، جس میں صدر پچھلے سال اور آنے والے سال میں حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ صدر کے اس خطاب پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ایک تحریک پر بحث ہوتی ہے جسے 'تحریک شکریہ' کہا جاتا ہے۔ بحث کے اختتام پر، تحریک کو ووٹ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔اس تحریک کو ایوان میں پاس کیا جانا چاہیے۔ ورنہ یہ حکومت کی شکست کے مترادف ہے۔

5. 6.18 غیر متعین مدت تحریک (No Fixed tenure Motion)

اس سے مراد وہ تحریک ہے جسے اسپیکر نے منظور کر لیا ہے لیکن اس پر بحث کے لیے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اسپیکر، قائد ایوان کے مشورے سے یا بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی سفارش پر، ایسی تحریک پر بحث کے لیے وقت مختص کرتا ہے۔

5.6.19 پوائنٹ آف آرڈر (Point of Order)

جب کوئی رکن یہ محسوس کرتا ہے کہ ایوان کی کارروائی معمول کے اصولوں پر عمل نہیں کرتی ہے تو وہ ایک نکتہ اعتراض اٹھا سکتا ہے۔ یہ ایوان کے سامنے کی کارروائی کو معطل کر دیتا ہے۔ لہذا، یہ ایک غیر معمولی آلہ ہے. پوائنٹ آف آرڈر پر بحث کی اجازت نہیں ہے۔

5.6.20 آدھے گھنٹے کی بحث (Half-an-Hour Discussion)

اس کا مقصد عوامی اہمیت کے ایک ایسے معاملے پر بحث کرنا ہے، جس پر کافی بحث ہوئی ہے اور جس کا جواب حقیقت میں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ سپیکر اس طرح کے مباحث کے لیے ہفتے میں تین دن مختص کر سکتا ہے۔ ایوان کے سامنے کوئی باضابطہ تحریک یا ووٹنگ نہیں ہے۔

5.6.21 مختصر دورانیہ کی بحث (Short Duration Discussion)

اسے دو گھنٹے کی بحث بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس طرح کی بحث کے لیے مختص وقت دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ پارلیمنٹ کے اراکین فوری عوامی اہمیت کے معاملے پر اس طرح کی بحث کر سکتے ہیں۔ سپیکر اس طرح کے مباحث کے لیے ہفتے میں دو دن مختص کر سکتے ہیں۔ ایوان کے سامنے نہ تو کوئی باقاعدہ تحریک ہے اور نہ ہی ووٹنگ۔ یہ ڈیوائس 1953 سے موجود ہے۔

5.6.22 بجٹ کی حرکات (Budgetary Motions)

سب سے زیادہ مقبول اور معروف حرکات جو اراکین بجٹ کے سلسلے میں استعمال کرتے ہیں وہ تین ہیں۔ گرانٹس کے مطالبے پر غور کیا جاتا ہے اور لوک سبھا سے منظور کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ حرکات صرف لوک سبھا میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

پالیسی کٹ (Policy Cut): ممبر یہ کہتا ہے کہ مطالبہ کم کر کے ایک روپے کر دیا جائے۔ اس تحریک کو پیش کرنے والا رکن درحقیقت مطالبے کے پیچھے پالیسی پر تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہے اور متبادل پالیسی تجاویز دیتا ہے۔

اکانومی کٹ (Economy Cut): اس تحریک میں مانگ میں نمایاں کمی شامل ہے، مخصوص رقم کے ساتھ، جس کا مقصد اخراجات کی بچت حاصل کرنا ہے۔

ٹوکن کٹ (Token Cut): اس تحریک میں مطالبہ روپے میں 100 روپئے کی کمی کی کوشش کی جاتی ہے۔ تحریک کا مقصد حکومت کی ذمہ داری کے دائرے میں مخصوص شکایات کو ہوا دینا ہے۔

5.7 ایوان میں حرکات کی منظوری (Admissibility of Motions in Parliament)

اسپیکر پارلیمنٹ میں حرکات کی منظوری کا تعین کرتا ہے۔ تحریک کو مسترد کیا جا سکتا ہے اگر اسے تحریک کے عمل کا غلط استعمال، رکاوٹ یا قواعد کے خلاف سمجھا جائے۔ اسپیکر ووٹنگ سے پہلے کسی تحریک کو مسترد کر سکتا ہے اگر یہ ایوان کے طریقہ کار کا غلط استعمال کرتا ہے۔ کسی تحریک کے قابل قبول ہونے کے لیے، اسے ان معیارات پر پورا اترنا چاہیے:

- ایک واضح مسئلہ پر توجہ دیں۔

- دلائل، قیاس، ستم ظریفی، یا ہتک آمیز تبصروں سے گریز کریں۔
- صرف عوامی طرز عمل یا کردار کا حوالہ دیں۔
- ایک حالیہ واقعہ کے بارے میں ہو.
- استحقاق کے سوالات نہ اٹھائیں۔
- ایک ہی اجلاس میں زیر بحث معاملات پر نظر ثانی نہ کریں۔
- ایک ہی سیشن میں مستقبل کے مباحثوں کو پیشگی نہ کریں۔
- ہندوستان میں عدالتی فیصلے کے تحت معاملات کو شامل نہ کریں۔
- ممبر کو کسی بھی بیان کی تصدیق کرنی ہو گی۔
- نجی اراکین سے دستاویزات پر بحث نہ کریں۔
- عام طور پر پارلیمانی کمیٹیوں کے سامنے معاملات سے متعلق نہیں ہے.
- تجریدی قانونی سوالات پر رائے یا حل کی درخواست نہ کریں۔
- ہندوستان کے غیر سرکاری مسائل کی فکر نہ کریں۔
- غیر سرکاری اداروں کے زیر کنٹرول معاملات کو حل نہ کریں۔
- وزیر کے سرکاری فرائض سے غیر متعلق معاملات کو شامل نہ کریں۔
- دوستانہ بیرونی ملک کی بے عزتی نہ کریں۔
- خفیہ معلومات کے افشاء کی کوشش نہ کریں۔

5.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد،

- طلبہ ہندوستان میں قانون ساز ادارے کی کاروائی کو چلانے کے مختلف آلات کی جانکاری حاصل کیا۔
- پارلیمانی کارروائی کے آلات میں اہم حرکات اور تجویز سے مستفیض ہوا۔
- ساعت صفر اور مختلف سوالیہ وقفہ پر اپنی گرفت حاصل کیا۔
- ایوان میں حرکات کی منظوری کو سمجھا۔
- ایوان میں حرکات کی اقسام کی معلومات حاصل کیا۔

5.9 کلیدی الفاظ (Keywords)

تحریک التواء : حکومت کی توجہ عوامی اہمیت کے ایک فوری معاملے کی طرف مبذول کروانے کی کوشش کرتی ہے، جس سے بحث ہوتی ہے اور باقاعدہ کاروبار کی عارضی معطلی ہوتی ہے۔

توجہ دلانے کی تحریک: ایک رکن کو وزیر کی توجہ ایک ایسے فوری مسئلے کی طرف دلانے کی اجازت دیتا ہے جس میں حکومت کی فوری مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے۔

تحریک عدم اعتماد : اگر منظور ہو جاتی ہے، تو یہ حکومت کے استعفیٰ کا باعث بنتی ہے، کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ ایوان اس کی مزید حمایت نہیں کرتا۔

تحریک مزمت : کسی مخصوص حکومتی پالیسی یا کارروائی کی ناپسندیدگی کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ استعفیٰ دیا جائے۔

استحقاق کی تحریک : اس وقت اٹھایا جاتا ہے جب کسی رکن کو یقین ہو کہ اس کے پارلیمانی استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

بھارتی پارلیمنٹ میں گھنٹے

سوال کا وقت : ارکان وزراء سے پالیسیوں اور حکمرانی پر سوال کرتے ہیں۔

زیرو آور : غیر رسمی سیشن جہاں فوری مسائل کو پیشگی اطلاع کے بغیر اٹھایا جاتا ہے۔

قانون سازی کا کاروبار: بحث اور بلوں کی منظوری۔

پرائیویٹ ممبرز کا بزنس: پرائیویٹ ممبرز (غیر وزراء) بل اور قراردادیں پیش کرتے ہیں۔

5.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

5.11.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer type Questions)

(1) لوک سبھا میں زیرو آور کی زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

(a) 30 منٹ

(b)1 گھنٹہ

(c)2 گھنٹے

(d)کوئی مقررہ وقت نہیں۔

(2) لوک سبھا کے اسپیکر کو ہٹانے کے لیے درج ذیل میں سے کون سی تحریک استعمال کی جاتی ہے؟

(a)تحریک التواء

(b)تحریک عدم اعتماد

(c)تحریک مذمت

(d)ان میں سے کوئی نہیں

(3) سوالیہ وقفہ میں ایک سوال کے لیے کم از کم نوٹس کی مدت کتنی ہے؟

(a)7 دن

(b)10 دن

(c) 14 دن

(d)21 دن

(4) 'کٹ موشن' کا تعلق درج ذیل میں سے کس سے ہے؟

(a)آئین میں ترامیم

(b)بجٹ میں گرانٹس کا مطالبہ

(c)اسپیکر کا انتخاب

(d)بل کی منظوری

(5) پارلیمنٹ میں پرائیویٹ ممبر زبل کون پیش کر سکتا ہے؟

(a)پارلیمنٹ کا کوئی رکن جو وزیر نہیں ہے۔

(b)صرف وزیر اعظم

(c)صرف لوک سبھا کے اسپیکر

(d)ہندوستان کا صدر

(6) فوری عوامی اہمیت کے معاملے پر بحث کے لیے کس قسم کی تحریک پیش کی جاتی ہے؟

(a)توجہ کی تحریک

(b)تحریک التواء

(c)تحریک استحقاق

(d)کٹ موشن

(7) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں وقفہ سوالات کا دورانیہ کتنا ہے؟

(a) 30منٹ

(b) 1گھنٹہ

(c) 90منٹ

(d) 2گھنٹے

(8) اگر لوک سبھا میں عدم اعتماد کی تحریک منظور ہو جاتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟

(a)اسپیکر کو ہٹا دیا جاتا ہے۔

(b)حکومت مستعفی ہو جاتا ہے۔

(c)لوک سبھا تحلیل ہو جاتی ہے۔

(d)صدر حکومت سنبھالتا ہے۔

(9)مندرجہ ذیل میں سے کون سی کٹ موشن کی قسم نہیں ہے؟

(a)پالیسی کٹ

(b)اقتصادی کٹوتی

(c)ٹوکن کٹ

(d)میجر کٹ

(10) لوک سبھامیں تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کے لیےارکان کی کم از کم کتنی تعداد کی ضرورت ہے؟

10(a)

25(b)

50(c)

100(d)

5.11.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

(1) پارلیمانی کارروائی کے آلات کے معنی اور مفہوم کو واضح کریں۔

(2) وقفہ سوال کے اغراض و مقاصد پر بحث کریں۔

(3) تحریک عدم اعتماد کی وضاحت کریں۔

(4) ساعت صفر سے آپ کیا سمجھتے ہیں،اس کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

(5) ایوان میں حرکات کو پیش کرنے کے معیارات کی وضاحت کریں۔

5.11.3. طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

(1) ساعت صفر سے آپ کیا سمجھتے ہیں،اس کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

(2) ایوان میں حرکات کی اقسام بیان کیجئے۔

(3) ایوان میں حرکات کی منظوری کیسے ہوتی ہے وضاحت کیجئے؟

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(a)	2۔	(b)	3۔	(b)	4۔	(b)	5۔	(a)
6۔	(c)	7۔	(a)	8۔	(b)	9۔	(d)	10۔	(c)

اکائی 6۔ پارلیمانی کمیٹیاں

(Parliamentary Committees)

اکائی کے اجزا:

6.0 تمہید

6.1 مقاصد

6.2 پارلیمانی کمیٹیوں کے معنی

6.3 پارلیمانی کمیٹیوں کی اقسام

6.4 مالیاتی کمیٹیاں

6.4.1 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی

6.4.2 تخمینہ کمیٹی

6.4.3 عوامی کروبار کمیٹی

6.5 اکتسابی نتائج

6.6 کلیدی الفاظ

6.7 نمونہ امتحانی سوالات

6.7.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

6.7.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

6.7.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

6.0 تمہید (Introduction)

پارلیمانی کمیٹی ایک ایسا اہم ادارہ ہے جو کسی بھی جمہوری پارلیمانی نظام میں قانون سازی، نگرانی اور پالیسی سازی کے عمل کو زیادہ مؤثر اور منظم بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ کمیٹیاں قومی یا صوبائی اسمبلی کے منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی ہیں، اور ان کا بنیادی مقصد پارلیمنٹ کے مختلف امور کو تفصیل سے جانچنا اور ان پر سفارشات کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ پارلیمان میں ہر موضوع پر مکمل بحث ممکن نہیں ہوتی، اس لیے پارلیمانی کمیٹیاں مخصوص شعبہ جات یا معاملات کے لیے تشکیل دی جاتی ہیں تاکہ وہ گہرائی کے ساتھ تجزیہ کر کے پارلیمان کی رہنمائی کر سکیں۔

یہ کمیٹیاں مختلف اقسام کی ہو سکتی ہیں، جیسے کہ قائمہ کمیٹیاں، خصوصی کمیٹیاں، مشترکہ کمیٹیاں، اور سلیکٹ کمیٹیاں۔ ہر کمیٹی کا دائرہ کار متعین ہوتا ہے اور وہ اسی کے مطابق اپنے فرائض انجام دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، قائمہ کمیٹیاں مختلف وزارتوں کے امور کی نگرانی کرتی ہیں ان کے کام کا جائزہ لیتی ہیں، جب کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی قومی خزانے کے استعمال کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ پارلیمانی کمیٹیوں کو اکثر یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ حکومتی افسران یا ماہرین کو طلب کریں، رپورٹس طلب کریں، اور تحقیقاتی عمل کا آغاز کریں۔

پارلیمانی کمیٹیوں کا کام نہ صرف قانون سازی کے عمل میں بہتری لاتا ہے بلکہ حکومت کو جوابدہ بنانے میں بھی مدد کرتا ہے۔ یہ کمیٹیاں عوامی مسائل کو اجاگر کرتی ہیں، اور حکومت کے اقدامات کا تنقیدی جائزہ لے کر شفافیت اور دیانتداری کو فروغ دیتی ہیں۔ یوں یہ کہنا بجا ہو گا کہ پارلیمانی کمیٹیاں جمہوریت کی بنیاد کو مضبوط بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں، جن کے بغیر پارلیمانی نظام نامکمل تصور کیا جاتا ہے۔

6.1 مقاصد (Objectives)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ،

- پارلیمانی کمیٹیوں کا مطالعہ کریں گے۔
- مالیاتی کمیٹیوں کی خصوصیات کو سمجھیں گے۔
- مالیاتی کمیٹیوں کے فرائض کا مطالعہ کریں گے۔
- مالیاتی کمیٹیوں کے تاریخی پس منظر کو جانیں گے۔
- مالیاتی کمیٹیوں کی تحدیدات کو سمجھیں گے۔

6.2 پارلیمانی کمیٹیوں کے معنی (Meaning of Parliamentary Committees)

پارلیمنٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو اس کے سامنے آنے والے کچھ مسائل کو دانستہ طور پر بھی مؤثر طریقے سے حل نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ کی ذمہ داریاں پیچیدہ اور بڑی ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ اس کے پاس قانون سازی کے تمام اقدامات اور دیگر معاملات کی تفصیلی جانچ

پڑتال کے لیے نہ تو مناسب وقت ہوتا ہے اور نہ ہی ضروری مہارت۔ لہذا، اس کے فرائض کی انجام دہی میں متعدد کمیٹیوں کے ذریعہ مدد فراہم کی جاتی ہے۔ یہ کمیٹیاں پارلیمانی کمیٹیاں کہلاتی ہیں۔

ہندوستان کا آئین مختلف جگہوں پر ان کمیٹیوں کا تذکرہ کرتا ہے، لیکن ان کی تشکیل، میعاد، فرائض وغیرہ کے بارے میں کوئی خاص دفعات بنائے بغیر، یہ تمام معاملات دو ایوانوں کے قواعد کے تحت چلائے جاتے ہیں۔ اس کے مطابق کسی پارلیمانی کمیٹی کا مطلب ایک ایسی کمیٹی ہوتی ہے جو:

- ایوان کے ذریعہ مقرر یا منتخب کی جاتی ہے یا اسپیکر/چیئرمین کے ذریعہ نامزد کی جاتی ہے۔
- اسپیکر/چیئرمین کی ہدایت پر کام کرتی ہے۔
- اپنی رپورٹ ایوان یا اسپیکر/چیئرمین کو پیش کرتی ہے۔
- لوک سبھا/راجیہ سبھا کی طرف سے فراہم کردہ ایک سیکریٹریٹ پر مبنی ہوتی ہے۔

غور طلب یہ ہے کہ مشاورتی کمیٹیاں، جن میں پارلیمنٹ کے اراکین بھی موجود ہوتے ہیں، پارلیمانی کمیٹیاں نہیں ہوتی ہیں کیونکہ وہ درج بالا چار شرائط کو پورا نہیں کرتی ہیں۔

6.3 پارلیمانی کمیٹیوں کی اقسام (Types of Parliamentary Committees)

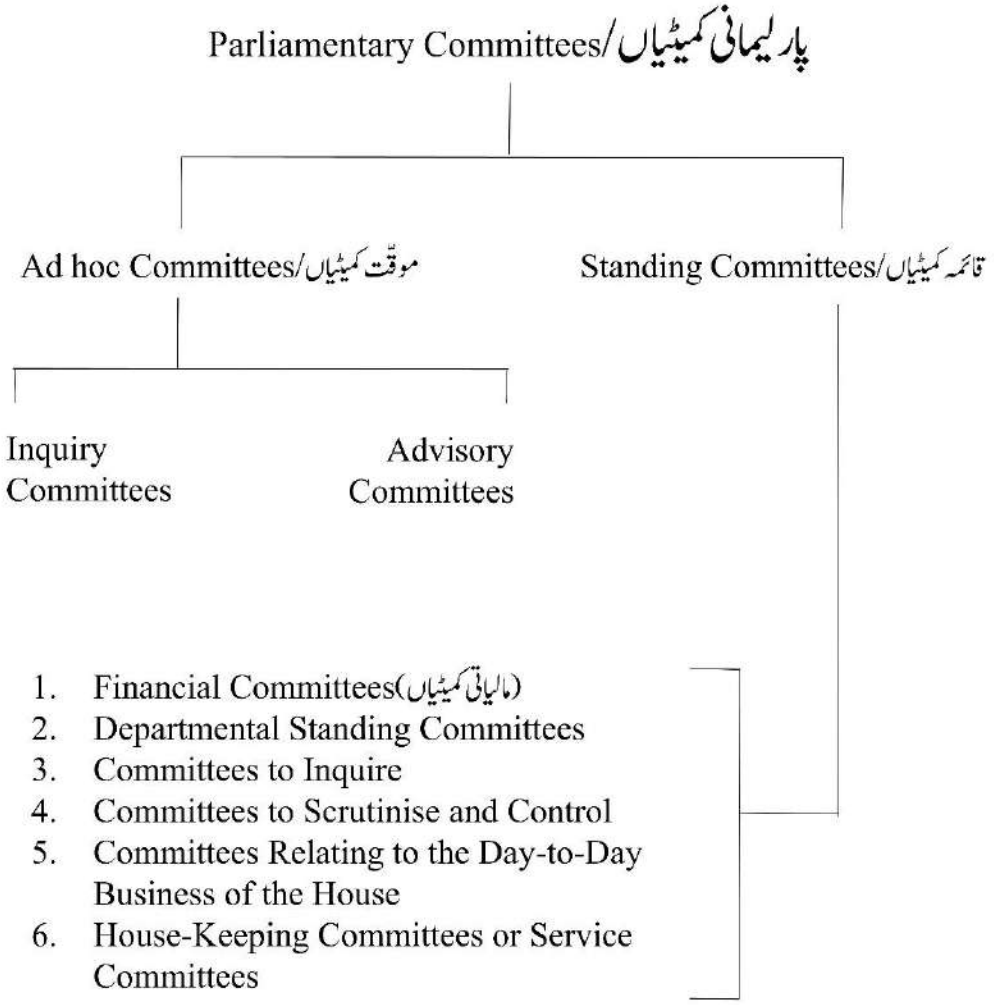
موٹے طور پر پارلیمانی کمیٹیاں دو طرح کی ہوتی ہیں- قائمہ کمیٹیاں (Standing Committee) اور موقّت کمیٹیاں (Ad hoc Committee)۔ قائمہ کمیٹیاں مستقل کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ وہ ہر سال یا وقتاً فوقتاً تشکیل کی جاتی ہیں اور مسلسل کام کرتی ہیں۔ موقّت کمیٹیاں عارضی ہوتی ہیں اور انہیں تفویض کردہ کام کی تکمیل کے بعد ختم کر دیا جاتا ہے۔

(A) قائمہ کمیٹیاں (Standing Committee)

ان کی طرف سے انجام پانے والے فرائض کی نوعیت کی بنیاد پر قائمہ کمیٹیوں کو درج ذیل چھ زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- مالیاتی کمیٹیاں (Financial Committees)
- محکمانہ قائمہ کمیٹیاں (Departmental Standing Committees)
- انکوائری کے لیے کمیٹیاں (Committees to Inquire)
- جانچ اور کنٹرول کے لیے کمیٹیاں (Committees to Scrutinize and Control)
- ایوان کے روزمرہ کے کام سے متعلق کمیٹیاں (Committees Relating to the Day-to-Day Business of the House)

- ہاؤس کیپنگ کمیٹیاں یا خدمت کمیٹیاں (House-Keeping Committees or Service Committees)



(B)موقّت کمیٹیاں (Ad-hoc Committees)

موقّت کمیٹیوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے،

- تحقیقی کمیٹیاں (Inquiry Committees)
- مشاورتی کمیٹیاں (Advisory Committees)

تحقیقی کمیٹیاں وقتاً فوقتاً یا تو دونوں ایوانوں کی طرف سے اس حوالے سے منظور کردہ معاملات پر یا اسپیکر یا چیئرمین کی طرف سے مخصوص موضوعات پر انکوائری کرنے اور رپورٹ کرنے کے لیے تشکیل دی جاتی ہیں۔

مشاورتی کمیٹیوں میں منتخب یا مشترکہ کمیٹیاں شامل ہوتی ہیں، جنہیں مخصوص بلوں پر غور کرنے اور رپورٹ کرنے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔

6.4 مالیاتی کمیٹیاں (Financial Committees)

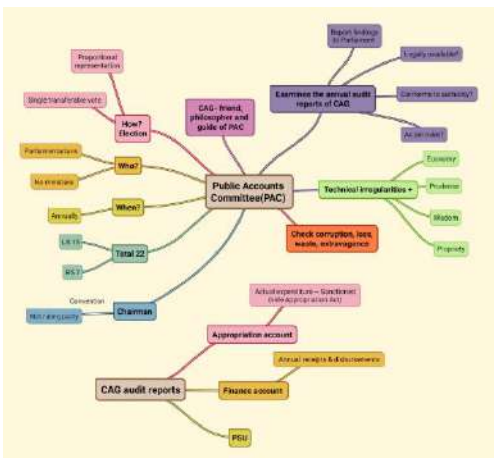
پارلیمنٹ میں درج ذیل تین مالیاتی کمیٹیاں ہوتی ہیں:

- پبلک اکاؤنٹس کمیٹی
- تخمینہ کمیٹی
- عوامی کاروبار کمیٹی

6.4.1 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (Public Accounts Committee)

یہ کمیٹی سب سے پہلے 1921 میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919 کی دفعات کے تحت قائم کی گئی تھی اور اس کے بعد سے آج تک موجود ہے۔ یہ 22 ارکان پر مشتمل ہوتی ہے (15 لوک سبھا سے اور 7 راجیہ سبھا سے)۔ اراکین کا انتخاب ہر سال پارلیمنٹ اپنے اراکین میں سے متناسب نمائندگی (Proportional Representation) کے اصول کے مطابق واحد منتقلی ووٹ (Single Transferrable Vote) کے ذریعے کرتی ہے۔ اس طرح تمام سیاسی جماعتوں کو اس میں مناسب نمائندگی ملتی ہے۔

اس کمیٹی میں اراکین کی میعادِ رکنیت ایک سال ہوتی ہے۔ کسی وزیر کو کمیٹی کا رکن منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ کمیٹی کے صدر کا تقرر اس کے اراکین میں سے اسپیکر کرتا ہے۔ 1966 سے 1967 تک کمیٹی کے صدر حکمران جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ تاہم، 1967 کے بعد سے ایک کنونشن تیار ہوا جس کے تحت کمیٹی کے صدر کا انتخاب ہمیشہ اپوزیشن کی جماعت سے ہوتا ہے۔



کمیٹی کا کام کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا (سی اے جی) کی سالانہ آڈٹ رپورٹس کی جانچ کرنا ہے، جو صدر کے ذریعہ پارلیمنٹ کے سامنے رکھی جاتی ہیں۔ سی اے جی صدر جمہوریہ کو تین آڈٹ رپورٹس پیش کرتا ہے:

- اختصاصی کھاتوں پر آڈٹ رپورٹ (Audit Report on Appropriation Accounts)
- مالیاتی کھاتوں پر آڈٹ رپورٹ (Audit Report on Financial Accounts)
- عوامی کاروبار پر آڈٹ رپورٹ (Audit Report on Public Undertakings)

یہ کمیٹی تکنیکی بے ضابطگیوں کو تلاش کرنے کے لیے نہ صرف قانونی اور رسمی نقطہ نظر سے عوامی اخراجات کا جائزہ لیتی ہے بلکہ فضول خرچی، نقصان، بدعنوانی، اسراف اور نااہلی کے معاملات کو سامنے لانے کے لیے معیشت، دانشمندی اور مناسبیت کے نقطہ نظر سے بھی اخراجات کو جانچتی ہے۔

کمیٹی کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- مرکزی حکومت کے اختصاصی کھاتوں اور مالیاتی کھاتوں اور لوک سبھا کے سامنے رکھے گئے دیگر کھاتوں کی جانچ کرنا۔
- اختصاصی کھاتوں میں اصل اخراجات کا موازنہ پارلیمنٹ کے ذریعے منظور شدہ اخراجات سے کیا جاتا ہے، جب کہ مالیاتی کھاتوں میں مرکزی حکومت کی سالانہ وصولیاں اور ادائیگیاں دکھائی جاتی ہیں۔
- اختصاصی کھاتوں اور اس پر سی اے جی کی آڈٹ رپورٹ کی جانچ پڑتال میں، کمیٹی کو تعین کرنا ہوتا ہے کہ :
  - جو رقم تقسیم کی گئی ہے وہ درخواست کردہ خدمت یا مقصد کے لیے قانونی طور پر دستیاب تھی یا نہیں۔
  - اخراجات اس اتھارٹی کے مطابق ہیں جو اس پر حکومت کرتی ہے۔
  - ہر تخصیص متعلقہ قواعد کے مطابق کی گئی ہے یا نہیں۔
- ریاستی کارپوریشنوں کے اکاؤنٹس، تجارتی خدشات اور مینوفیکچرنگ پروجیکٹس اور ان پر سی اے جی کی آڈٹ رپورٹ کی جانچ کرنا (سوائے ان عوامی اداروں کے جو کمیٹی برائے پبلک انڈرٹیکنگس کو الاٹ کیے گئے ہیں)
- خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کے کھاتوں کی جانچ کرنا، جن کا آڈٹ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا کرتا ہے۔
- کسی بھی وصولی کے آڈٹ سے متعلق سی اے جی کی رپورٹ پر غور کرنا یا اسٹورز اور اسٹاک کے کھاتوں کی جانچ کرنا۔
- اس مقصد کے لیے لوک سبھا کی طرف سے دی گئی رقم سے زیادہ مالی سال کے دوران کسی بھی خدمت پر خرچ کی گئی رقم کی جانچ کرنا

۔

مندرجہ بالا فرائض کی تکمیل میں سی اے جی کی طرف سے کمیٹی کی مدد کی جاتی ہے۔ دراصل، سی اے جی کمیٹی کے رہنما، دوست اور فلسفی کے طور پر کام کرتا ہے۔

کمیٹی کے کردار پر اشوک چند (جو خود ہندوستان کے سی اے جی رہ چکے ہیں) نے مشاہدہ کیا: ''کچھ سالوں کے دوران، کمیٹی نے اس توقع کو پوری طرح پورا کیا ہے کہ اسے عوامی اخراجات کے کنٹرول میں ایک طاقتور پلیٹ فارم کے طور پر ترقی کرنی چاہیے۔ یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی قائم کردہ روایات اور کنونشن پارلیمانی جمہوریت کی اعلیٰ ترین روایات کے مطابق ہیں۔''

تاہم، کمیٹی کے کردار کی تاثیر درج ذیل تک محدود ہے:

- وسیع معنوں میں اس کا پالیسی کے سوالات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔
- یہ کھاتوں کا پوسٹ مارٹم معائنہ کرتی ہے۔ یعنی پہلے سے کیے گئے اخراجات کو ظاہر کرتی ہے۔
- یہ روزمرہ کی انتظامیہ کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی ہے۔
- اس کی سفارشات مشاورتی ہوتی ہیں اور وزارتوں پر پابند نہیں ہیں۔
- یہ محکموں کی طرف سے اخراجات کی اجازت نہ دینے کا اختیار نہیں رکھتی ہے۔
- یہ کوئی انتظامی ادارہ نہیں ہے اس لیے یہ حکم جاری نہیں کر سکتی ہے۔ اس کے نتائج پر صرف پارلیمنٹ ہی حتمی فیصلہ کر سکتی ہے۔

6.4.2 تخمینہ کمیٹی (Estimates Committee)

تخمینہ کمیٹی کی ابتدا 1921 میں قائم کی گئی قائمہ مالیاتی کمیٹی سے کی گئی۔ آزادی کے بعد کے دور میں پہلی تخمینہ کمیٹی 1950 میں اس وقت کے وزیر خزانہ جان متھائی (John Matthai) کی سفارش پر تشکیل دی گئی تھی۔

ابتدا میں اس کے 25 ارکان تھے لیکن 1956 میں اس کی رکنیت بڑھا کر 30 کر دی گئی۔ تمام تیس ارکان صرف لوک سبھا سے ہوتے ہیں۔ اس کمیٹی میں راجیہ سبھا کی کوئی نمائندگی نہیں ہوتی ہے۔ یہ اراکین ہر سال لوک سبھا کے اپنے ہی اراکین میں سے متناسب نمائندگی کے اصولوں کے مطابق واحد منتقلی ووٹ کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔ اس طرح تمام جماعتوں کو اس میں مناسب نمائندگی ملتی ہے۔ اس کمیٹی کی میعاد ایک سال ہوتی ہے۔ وزیر کو کمیٹی کا رکن منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ کمیٹی کے صدر کا تقرر اس کے اراکین میں سے اسپیکر کرتا ہے اور وہ ہمیشہ حکمران جماعت سے ہوتا ہے۔ کمیٹی کا کام بجٹ میں شامل تخمینوں کا جائزہ لینا اور عوامی اخراجات میں 'معیشت' تجویز کرنا ہے۔ اس لیے اسے 'مسلسل اقتصادی کمیٹی' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

تخمینہ کمیٹی کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- یہ بتانا کہ کون سی معیشتیں، تنظیم میں بہتری، کارکردگی اور انتظامی اصلاحات جو تخمینوں کی بنیادی پالیسی سے مطابقت رکھتی ہیں، متاثر ہو سکتی ہیں۔
- انتظامیہ کی کارکردگی اور معیشت کے تعین کے لیے متبادل پالیسیاں تجویز کرنا۔
- یہ جانچنا کہ رقم تخمینوں میں شامل پالیسی کی حدود میں اچھی طرح سے رکھی گئی ہے یا نہیں۔
- وہ شکل تجویز کرنا جس میں تخمینہ پارلیمنٹ میں پیش کیا جانا ہے۔

کمیٹی کے فرائض کی دیگر شرائط درج ذیل ہیں:

- کمیٹی ایسے عوامی فرائض کے سلسلے میں اپنے اختیارات کو استعمال نہیں کرے گی جو کہ کمیٹی برائے پبلک انڈر ٹیکنگس کو الاٹ کیے گئے ہیں۔
- کمیٹی پورے مالی سال کے دوران وقتاً فوقتاً تخمینوں کی جانچ جاری رکھ سکتی ہے اور اس کی جانچ کی رفتار کے مطابق ہی ایوان کو رپورٹ کر سکتی ہے۔
- کسی ایک سال کے پورے تخمینوں کی جانچ کرنا کمیٹی پر فرض نہیں ہوگا۔

تاہم کمیٹی کی تحدیدات درج ذیل ہیں:

- یہ بجٹ کے تخمینوں کی جانچ صرف اس کے بعد کرتی ہے کہ جب پارلیمنٹ میں ان پر ووٹنگ ہو چکی ہو۔
- یہ پارلیمنٹ کی وضع کردہ پالیسی پر سوال نہیں اٹھا سکتی ہے۔
- اس کی سفارشات مشاورتی ہوتی ہیں اور وزارتوں پر پابند نہیں ہیں۔
- یہ ہر سال صرف چند منتخب وزارتوں اور محکموں کا جائزہ لیتی ہے۔
- اس میں کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا کی ماہرانہ مدد کی کمی ہوتی ہے جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو دستیاب ہوتی ہے۔
- اس کا کام پوسٹ مارٹم کی نوعیت میں ہوتا ہے۔

6.4.3 عوامی کاروبار کمیٹی (Committee on Public Undertakings)

یہ کمیٹی 1964 میں کرشن مینن کمیٹی کی سفارش پر بنائی گئی تھی۔ اصل میں، اس کے 15 ارکان تھے (10 لوک سبھا سے اور 5 راجیہ سبھا سے)۔ تاہم، 1974 میں، اس کی رکنیت بڑھا کر 22 کر دی گئی (15 لوک سبھا سے اور 7 راجیہ سبھا سے)۔ اس کمیٹی کے اراکین کا انتخاب ہر سال پارلیمنٹ اپنے اراکین میں سے متناسب نمائندگی کے اصول کے مطابق واحد منتقلی ووٹ کے ذریعے کرتی ہے۔ اس طرح تمام جماعتوں کو اس میں مناسب نمائندگی ملتی ہے۔ اراکین کی میعادِ رکنیت ایک سال ہوتی ہے۔ وزیر کو کمیٹی کا رکن منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ کمیٹی کے صدر کا تقرر اس کے اراکین میں سے اسپیکر کرتا ہے جو صرف لوک سبھا سے ہوتے ہیں۔ اس طرح، کمیٹی کے ممبران جو راجیہ سبھا سے ہوتے ہیں انہیں صدر نہیں بنایا جا سکتا۔

کمیٹی کے دیگر فرائض درج ذیل ہیں:

- عوامی اداروں کی رپورٹوں اور کھاتوں کی جانچ کرنا۔
- عوامی امور پر کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹوں کی جانچ کرنا۔
- عوامی اداروں کی خود مختاری اور کارکردگی کے تناظر میں یہ جانچنا کہ عوامی اداروں کے معاملات درست کاروباری اصولوں اور معقول تجارتی طریقوں کے مطابق چلائے جا رہے ہیں یا نہیں۔

- پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اور تخمینہ کمیٹی کے سپرد اس طرح کے دیگر اختیارات کو استعمال کرنا جو عوامی فرائض کے سلسلے میں اسپیکر کی طرف سے وقتاً فوقتاً الاٹ کیے جاتے ہیں۔

کمیٹی درج ذیل میں سے کسی کی جانچ اور تفتیش نہیں کرے گی:

- اہم سرکاری پالیسی کے معاملات جو عوامی اداروں کے کاروباری یا تجارتی فرائض سے مختلف ہیں۔
- روزمرہ کے انتظامی معاملات۔
- اس بات پر غور کرنے کے لئے کہ کون سی مشینری کسی خاص قانون کے ذریعہ قائم کی جاتی ہے جس کے تحت کوئی خاص عوامی ادارہ قائم کیا جاتا ہے۔

کمیٹی کی تحدیدات درج ذیل ہیں:

- یہ ایک سال میں 12-10 سے زیادہ عوامی اداروں کی جانچ نہیں کر سکتی۔
- اس کا کام پوسٹ مارٹم کی نوعیت میں ہوتا ہے۔
- یہ تکنیکی معاملات کو نہیں دیکھتی کیونکہ اس کے ممبران تکنیکی ماہرین نہیں ہوتے ہیں۔
- اس کی سفارشات مشاورتی ہوتی ہیں اور وزارتوں پر پابند نہیں ہوتی ہیں۔

6.5 مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (Joint Parliamentary Committee)

مشترکہ پارلیمانی کمیٹی، جسے JPC بھی کہا جاتا ہے، بھارتی پارلیمان کی ایک خصوصی اور اہم کمیٹی ہے جو کسی اہم، حساس یا متنازع معاملے کی مکمل تحقیق اور چھان بین کے لیے تشکیل دی جاتی ہے۔ یہ کمیٹی لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ایوانوں کے اراکین پر مشتمل ہوتی ہے، اور اسے پارلیمان کی قرارداد یا حکومت کی تجویز پر قائم کیا جاتا ہے۔ اس کمیٹی کا مقصد کسی مخصوص مسئلے پر مکمل اور غیر جانبدار تجزیہ کر کے اپنی رپورٹ پارلیمان کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے۔

JPC کا قیام اس وقت عمل میں لایا جاتا ہے جب کوئی معاملہ عوامی توجہ کا مرکز بن جائے، جیسے مالیاتی اسکینڈل، پالیسی میں بے ضابطگی، یا کسی بڑے سرکاری فیصلے پر تنازع۔ اس کمیٹی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ متعلقہ وزارتوں، سرکاری اداروں اور افسران سے ریکارڈ طلب کرے، گواہوں کو طلب کرے، اور ماہرین سے مشورہ کرے۔ JPC کی کارروائیاں عموماً بند کمرے میں ہوتی ہیں تاکہ سیاسی دباؤ سے آزاد فیصلے ممکن ہوں۔

بھارت میں کئی بار JPC تشکیل دی گئی، جن میں نمایاں مثالیں 1992 کا سیکیورٹیز اسکینڈل، 2 G اسپیکٹرم گھوٹالہ، اور کوئلہ اسکینڈل شامل ہیں۔ اگرچہ JPC کی سفارشات لازمی نہیں ہوتیں، مگر ان کی رپورٹس کو سنجیدگی سے دیکھا جاتا ہے اور وہ حکومت کے لیے اخلاقی دباؤ کا باعث بنتی ہیں۔

مختصراً، مشترکہ پارلیمانی کمیٹی بھارتی جمہوریت میں شفافیت، احتساب اور تحقیق کے لیے ایک مؤثر ادارہ ہے، جو پارلیمان کے وقار اور عوامی اعتماد کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

6.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

عزیز طلبا، اس اکائی میں آپ نے:

- پارلیمانی کمیٹیوں کا مطالعہ کیا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کی خصوصیات کو سمجھا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کے فرائض کا مطالعہ کیا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کے تاریخی پس منظر کو جانا۔
- مالیاتی کمیٹیوں کی تحدیدات کو سمجھا۔

6.6 کلیدی الفاظ (Keywords)

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل (Comptroller and Auditor General)

ہندوستان کا آئین (آرٹیکل 148) ہندوستان کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے ایک آزاد دفتر کی تشکیل کرتا ہے۔ وہ انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ عوامی خزانہ کا محافظ ہوتا ہے اور مرکز اور ریاست دونوں سطحوں پر ملک کے پورے مالیاتی نظام کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ مالیاتی انتظامیہ کے میدان میں ہندوستان کے آئین اور پارلیمنٹ کے قوانین کو برقرار رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے کہا کہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہندوستان کے آئین کے تحت سب سے اہم افسر ہوگا۔ وہ ہندوستان میں جمہوری نظام حکومت کے محافظوں میں سے ایک ہے۔ دیگر محافظ سپریم کورٹ، الیکشن کمیشن اور یونین پبلک سروس کمیشن ہیں۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کا تقرر ہندوستان کا صدر جمہوریہ ایک وارنٹ کے ذریعے کرتا ہے۔ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے، صدر کے سامنے درج ذیل کا حلف اٹھاتا ہے:

1. ہندوستان کے آئین پر سچا ایمان اور وفاداری رکھنا؛
2. ہندوستان کی خود مختاری اور سالمیت کو برقرار رکھنا؛

3. اپنے عہدہ کے فرائض کو بغیر کسی خوف، احسان، یا بغض کے اپنی بہترین صلاحیت، علم اور فیصلہ کے ساتھ انجام دینا؛ اور
4. آئین اور قوانین کو برقرار رکھنا۔

وہ چھ سال یا 65 سال کی عمر تک، جو بھی پہلے ہو، اس عہدے پر فائز ہوتا ہے۔ وہ صدر کو خط بھیج کر کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔ صدر اسے اسی بنیاد پر اس کے عہدے سے ہٹا سکتا ہے جس طرح ایک سپریم کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اسے یا تو ثابت شدہ بد سلوکی یا نااہلی کی بنیاد پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے خصوصی اکثریت کے ساتھ منظور کردہ قرارداد کی بنیاد پر ہٹایا جا سکتا ہے۔

انتظامی اصلاحات (Administrative Reforms)

انتظامی اصلاحات کی اصطلاح کا اطلاق عاملہ مشینری کے کام میں بہتری پر ہوتا ہے۔ اس سے مراد سرکاری محکموں کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں اور ان کے اندر کام کرنے کے طریقوں میں تبدیلیاں ہیں۔ ریاستہائے متحدہ اور یورپ جیسے ممالک میں، اس سے مراد عوامی خدمات کے اندر انتظامی ڈھانچے یا طریقہ کار میں تبدیلیوں کا عمل ہے۔

6.7 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

6.7.1۔ معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ پارلیمنٹ کی مالیاتی کمیٹی کس قسم کی کمیٹی ہے؟

(a) قائمہ کمیٹی (b) موقّت کمیٹی

(c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ درج ذیل میں مالیاتی کمیٹی ہے:

(a) Public Accounts Committee (b) Estimates Committee

(c) Committee on Public Undertaking (d) یہ سبھی مالیاتی کمیٹیاں ہیں۔

3۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا صدر پارلیمنٹ کی کس جماعت سے ہوتا ہے؟

(a) حکومتی جماعت سے (b) اپوزیشن جماعت سے

(c)دونوں جماعتوں سے (d)ان میں سے کوئی نہیں

4۔پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی تشکیل سب سے پہلے کب ہوئی؟

1919(a) 1920(b)

1921(c) 1947(d)

5۔پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں لوک سبھا کے کتنے اراکین ہوتے ہیں؟

7(a) 15(b)

21(c) 22(d)

6۔پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں راجیہ سبھا کے کتنے اراکین ہوتے ہیں؟

7(a) 15(b)

21(c) 22(d)

7۔ کمپٹرولراور آڈیٹر جنرل کو کس مالیاتی کمیٹی کا رہنما،دوست اور فلسفی کہا جاتا ہے؟

(a)پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (b)تخمینہ کمیٹی

(c) کمیٹی برائے عوامی کاروبار (d)ان میں سے کوئی نہیں

8۔کون سی مالیاتی کمیٹی کرشنا مینن کمیٹی کی سفارشات پر بنائی گئی؟

(a)پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (b)تخمینہ کمیٹی

(c) کمیٹی برائے عوامی کاروبار (d)ان میں سے کوئی نہیں

9۔عوامی کاروبار کمیٹی میں لوک سبھا کے کتنے اراکین ہوتے ہیں؟

7(a) 15(b)

21(c) 22(d)

10۔ عوامی کاروبار کمیٹی میں راجیہ سبھا کے کتنے اراکین ہوتے ہیں؟

7(a) 15(b)

21(c) 22(d)

6.7.2۔ مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. پارلیمنٹ کی مالیاتی کمیٹیاں کیا ہیں؟
2. پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے فرائض بیان کیجیے۔
3. تخمینہ کمیٹی کی ساخت پر ایک نوٹ لکھیے۔
4. پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی تحدیدات کیا ہیں؟ بیان کیجیے۔
5. تخمینہ کمیٹی کی تحدیدات بیان کیجیے۔

6.7.3۔ طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. پارلیمانی کمیٹیوں کی وضاحت کیجیے۔
2. پارلیمنٹ کی مختلف مالیاتی کمیٹیوں کے فرائض بیان کیجیے۔
3. پارلیمنٹ کی مختلف مالیاتی کمیٹیوں کا تاریخی پس منظر، تشکیل اور ساخت کو واضح کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات:

1۔	(a)	2۔	(b)	3۔	(b)	4۔	(b)	5۔	(a)
6۔	(c)	7۔	(a)	8۔	(b)	9۔	(d)	10۔	(c)

تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Readings)

1. Oshi, K. C. "*PARLIAMENTARY PROCEDURE–LAW, PRIVILEGES, PRACTICE AND PRECEDENTS.*" (2000): 498-504.
2. Gupta, Udit Narayan. *Indian Parliamentary Democracy*. Atlantic Publishers & Dist.., 2003.
3. Wallack, Jessica S. *"India's parliament as a representative institution*." India Review 7, no. 2 (2008): 91-114.
4. Agrawal, Veena. "*Parliamentary Procedure: Questions which cannot be asked*." The Indian Journal of Political Science 27, no. 2 (1966): 37-54.
5. Nayak, Siddhant, and Sourish Ballav Dey. "*Parliamentary Privileges in India: An In-Depth Analysis*." Issue 5 Indian JL & Legal Rsch. 4 (2022): 1.
6. Singh, Mahendra Prasad, and Roopinder Oberoi. "*The Parliament." Indian Political An Integrated Concept of Material Management* by N M Shah
7. Rau, Benegal Nursing. "The Parliamentary System of Government in India." Wash. L. Rev. & St. BJ 24 (1949): 91.
8. Bairagi, Ashutosh. "*Parliamentary Motions: An Overview with Special Reference to No Confidence Motion*." Issue 4 Int'l JL Mgmt. & Human. 6 (2023): 2169.
9. Spray, Carole. "*Disrupting rituals of debate in the Indian parliament." In Ceremony and Ritual in Parliament*, pp. 55-68. Routledge, 2013.
10. Palekar, S. A. (2009). *Comparative Politics and Governments*, New Delhi: PHI Learning Private Limited.
11. Basu, D. D. (2019). *Introduction to the Constitution of India*: Generic.
12. Subhash Kashyap (2020). *Our Parliament*, National Book Publishers.
13. Fadia, B. L. (2018). *Indian Government and Politics*, Sahitya Bhawan Publications, New Delhi.
14. Austin, G. (1999). *The Indian Constitution: Cornerstone of a Nation*. Oxford University Press.
15. Bakshi, P. M. (2018). *The Constitution of India*. Universal Law Publishing.
16. Basu, D. D. (2020). *Introduction to the Constitution of India*. LexisNexis.
17. Jain, M. P. (2019). *Indian Constitutional Law*. LexisNexis.
18. *Karunanidhi v. Union of India,* AIR 1979 SC 898.
19. *Kesavananda Bharati v. State of Kerala*, AIR 1973 SC 1461.
20. *National Commission to Review the Working of the Constitution (2002*). Government of India.
21. *Punchhi Commission Report (2010).* Government of India.
22. *S. R. Bommai v. Union of India, AIR* 1994 SC 1918.
23. Sarkaria Commission Report (1988). Government of India.
24. *State of Maharashtra v. Bharat Shanti Lal Shah*, AIR 2002 SC 2283.
25. *State of West Bengal v. Union of India*, AIR 1963 SC 1241.
26. De, Rohit. *A people's constitution: the everyday life of law in the Indian Republic*. Princeton University Press, 2018.
27. Baxi, Upendra. *The crisis of the Indian legal system. Alternatives in development: Law*. Stranger Journalism, 1982.
28. Singh, Mahendra Pal. *Outlines of Indian Legal & Constitutional History*. Universal Law Publishing, 2006.

29. Patra, Atul Chandra. "*Landmarks in the constitutional history of India*." Journal of the Indian Law Institute 5, no. 1 (1963): 81-131.
30. Ramaswamy, M. "*Constitutional Developments in India 1600-1955*." Stan. L. Rev. 8 (1955): 326.
31. Singh, Tejas Pratap. "*Basic Structure under the Indian Constitution: A Critical Analysis*." Issue 1 Indian JL & Legal Research. 5 (2023): 1.

نمونہ امتحانی پرچہ

ہندوستان میں قانون سازی کا طریقہ

Time: 2 hours **Maximum Marks: 35**

ہدایات:

یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول، حصہ دوم اور حصہ سوم۔ ہر جواب کے لئے لفظوں کی تعدات اشارہ ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جوب دینا لازمی ہے۔

1۔ حصہ اول میں 5 لازمی سولات ہیں جو کہ معروضی سولات ہیں۔ ہر سولات کا جواب دینا لازمی ہے۔ ہر سوال کے لئے ایک نمبر مختص ہے۔

(1x5 =5 Marks)

2۔ حصہ دوم میں 6 سولات ہیں اس میں سے طالب علم کوئی 4 سوالوں کے جواب تقریباً (200) دو سو لفظوں میں دینے ہیں۔ ہر سوال کے لئے 5 نمبرات مختص ہیں۔

(5x4= 20 Marks)

3۔ حصہ سوم میں 2 سولات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 1 سوال کا جواب دینا لازمی ہے۔ سوالوں کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہونا چاہئے۔ اس سوال کے لئے 10 نمبر مختص ہیں۔

(1x10= 10 Marks)

حصہ اول

i. پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی صدارت.....کرتا ہے۔

(a) سپیکر (b) وزیر اعظم (c) صدر نشین (d) صدر جمہوریہ

ii. قومی ایمر جنسی کا اعلان کیا گیا کس دفعہ کے تحت کیا جاتا ہے؟

352 (a) 356 (b) 360 (c) (d) ان میں سے کوئی نہیں

iii. آئین کے کس دفعہ میں ریاست اسمبلی میں دو ایوان کو ذکر ہے؟

169(a) 179(b) 189(c) 199 (d)

iv. آئین کے کس آرٹیکل کے تحت پارلیمنٹ کو مشترکہ فہرست میں قانون بنانے کا اختیار دیا گیا ہے؟

(a) آرٹیکل 245 (b) آرٹیکل 246 (c) آرٹیکل 356 (d) آرٹیکل 370

v. کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو کس مالیاتی کمیٹی کا رہنما، دوست اور فلسفی کہا جاتا ہے؟

(a)پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (b)تخمینہ کمیٹی (c) کمیٹی برائے عوامی کاروبار (d)ان میں سے کوئی نہیں

حصہ دوم

2 . سرکار یا کمیشن نے مرکزاور ریاستی تعلقات میں کیا بہتری تجویز کی؟ وضاحت کیجئے۔

3. بل کے معنی اور مفہوم کو واضح کیجئے۔

4. تحریک عدم اعتماد کی وضاحت کیجئے۔

5. پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے فرائض بیان کیجیے۔

6. تحریک عدم اعتماد کی وضاحت کیجئے۔

7. پارلیمانی کمیٹیوں کی وضاحت کیجیے۔

حصہ سوم

8 . پارلیمنٹ کے اختیارات و فرائض تفصیل سے تحریر کیجئے۔

9. ریاست اسمبلی میں اسپیکر اور نائب اسپیکر کے رول پر ایک مضمون لکھیے